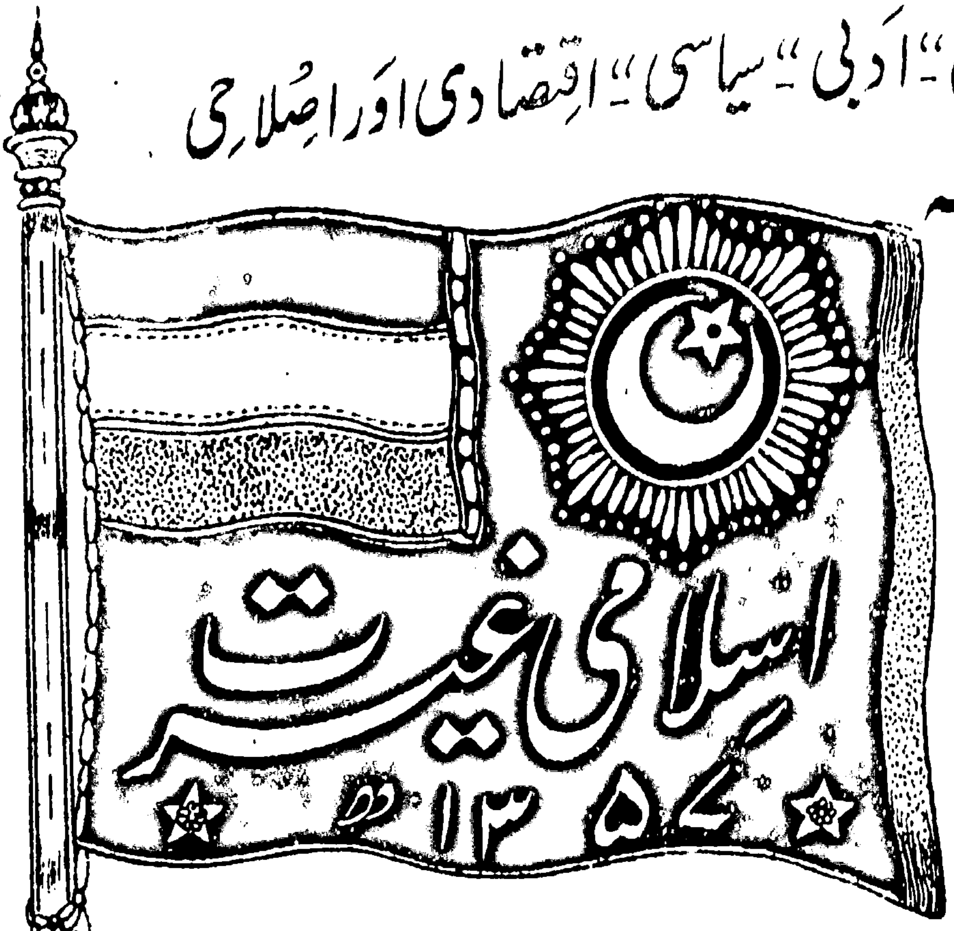
علمی" ادبی" سیاسی" اقتصادی اور اصلاحی

ماہنامہ



قائد

مرادآباد

یوپی

مدیر مسئول ——— قائد التحریر

سیّد اختر اسلام قاسمی ——— سید محمد میاں

قیمت سالانہ ——— ششماہی ——— فی پرچہ

عہ ۸ کاغذ عمدہ ۱ر کاغذ عہ   عہ ۱۲ ار   ۳ر

اسلامی غیرت ۵۷ھ ۱۳

تاریخ القائد ۵۷ھ ۱۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماہنامہ قائد مراد آباد

شرح چندہ

سالانہ عمدہ کاغذ ۱۲/ عہ

ششماہی ″ عہ

سالانہ معمولی کاغذ عہ/

ششماہی ″ ۱۲/

ممالک غیر سے سالانہ عمدہ کاغذ چار شلنگ

معمولی کاغذ ۳ ″

ترسیل زر کا پتہ (مولانا حکیم) انظار احمد صاحب مدیر نظامی محلہ فیلخانہ مراد آباد

نمبر ۳ بابتہ ماہ ربیع الثانی ۵۷ھ جلد ۱

رسالہ "قائد" کے متعلق

شیخ الاسلام مجاہدِ اعظم حضرت علامہ مولانا حسین احمد صاحب شیخ الحدیث دار العلوم دیوبند کے

ارشاداتِ عالیہ

میں نے رسالہ قائد کے بعض بعض مضامین دیکھے ہیں پہلے ہی سے اُسکے کارکنوں سے واقف ہوں سب کے سب ماشاء اللہ ماہرین علم وفضل اور صحیح الخیال اشخاص اور اہل کمال افراد ہیں ان میں سے بہت سے حضرات نے خدماتِ ملیہ اور وطنیہ میں عالی ہمتی کیساتھ بہت سی قربانیاں بھی دی ہیں مجھ کو قوی اُمید ہے کہ قوم مسلم اور تمام ہندوستانیوں کیلئے ان حضرات اور اس رسالہ کی رہنمائی نہایت صحیح اور بہت زیادہ مفید اور کارآمد ہوگی میں تمام ہندوستانیوں اور بالخصوص مسلمانوں سے پُر زور اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس رسالہ کی ہمت افزائی فرمائیں۔ اور اسکی خدمت میں بیش از بیش حصہ لیکر اپنے فرائض سے سبکدوشی حاصل کریں۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسکو بیش از بیش توفیق عمل اور توفیقِ اصلاح دے اور ہر قسم کی خرابیوں سے بچائے۔ آمین والسلام

ننگِ اسلاف حسین احمد غفرلہ

۱۴ر ربیع الاول سنہ ۱۳۵۷ھ

شذرات

ضروری باتیں

پہلی بات | ناظرین کرام کو مبارک ہو کہ انکا رسالہ بفضلہ تعالیٰ توقع سے زیادہ مقبول ہو رہا ہے، اس سے پہلے کہ محکمۂ ڈاک سے رجسٹرڈ نمبر حاصل ہو اور نمونہ ملک میں تقسیم کیا جائے اس کے قدردان اور قدر افزا حضرات کی تعداد دو سو تک پہنچ چکی ہے۔ والحمد للہ علیٰ ذالک

لیکن یہ ظاہر ہے کہ رسالہ اپنے مصارف برداشت کرنے کے لئے موجودہ تعداد سے کم از کم دس گنی تعداد کا خواہاں ہے انقصانات سے بچنے کیلئے ضروری ہے کہ اس تعداد کو جلد از جلد پورا کیا جائے، ہمارے لئے اس تعداد کی تکمیل ایک دشوار مرحلہ ہے لیکن اگر ہر ایک کرمفرما خریدار کم از کم دو خریدار مہیا کرنا اپنا ایک فرض قرار دیتے رہیں تو یہ تعداد بہت جلد انشاءاللہ آسانی کیساتھ پوری ہو سکتی ہے۔

"آیا بود کہ گوشۂ چشمے بما کنند"

طالبانِ الطاف:- (مولانا) عبد الحق (مدنی) (مولانا سید) فخر الدین احمد - محمد میاں - اختر اسلام

دوسری بات | رسالہ کی اگر کوئی بات ناپسند ہو تو رسالہ کو نظرانداز مت فرمائیے بلکہ اس کے متعلق ہدایت فرمائیے جسپر شکریہ کیساتھ عمل کیا جائیگا یا معذرت پیش کی جائیگی جو یقیناً قابل قبول ہوگی۔

تیسری بات | پہلے رسالہ میں فلسفۂ ایمان کے ماتحت ایک مضمون شائع ہوا ہے جسکی سرخی ہے "خداوندِ عالم فرشتے اور جنات نظر کیوں نہیں آتے" اُس مضمون میں محض سمجھانے کو جراثیم کی مثال دی گئی تھی جو بغیر خوردبین کے نظر نہیں آتے ہمارے ایک کرمفرما بزرگ مولوی ظفر احسن صاحب قصبہ لوڑ کا سوال ہے "کہ کیا فرشتوں کے دیکھنے کی بھی کوئی خوردبین ہے"؟

جوابًا عرض ہے کہ بیشک فرشتوں کے دیکھنے کے لئے بھی خوردبین ہے مگر فرق یہ ہے کہ وہ ظلمت کدہ یورپ کے مادی کارخانوں میں نہیں ڈھلتی بلکہ وہ انبیاء اور رسل علیہم الصلوٰۃ والسلام کی مقدس تربیت گاہوں میں تیار کی جاتی ہے۔ اور اُس کے استعمال کرنے کیلئے مازاغ البصر وما طغیٰ کے

شرمہ کی ضرورت ہوتی ہے۔

ایک مرتبہ صحابہ کرام (رضوان اللہ علیہم) نے بارگاہ رسالت مآب میں شکایت پیش کی کہ خدمت اقدس میں حاضری کے وقت بہت ہی بہتر حالت ہوتی ہے لیکن جب ہم گھر جاکر بال بچوں میں لگ جاتے ہیں تو وہ کیفیت زائل ہوجاتی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اگر وہی حالت باقی رہے تو فرشتے تم سے مصافحہ کریں

چوتھی بات رسالہ کا چندہ حضرت مولانا حکیم نظام احمد صاحب مدیر انتظامی محلہ فیل خانہ مراد آباد کے نام پر ارسال ہونا چاہیئے۔ اسکو یاد رکھیئے۔

پانچویں بات کچھ مقامی دوست سر ورق کی موجودہ شکل کو بہتر نہیں خیال فرماتے ممکن ہے رسالہ کے بیرونی کرمفرما حضرات کو بھی اسکی شکایت ہو، اسکے متعلق یہ تو تسلیم ہے کہ ٹائٹل پیج اب تک وہ حسن اور دلکشی نہیں حاصل کرسکا جو ٹائٹل کے لئے ضروری ہے جسکا باعث یہ ہے کہ اسکا نہ بلاک اب تک تیار ہوسکا ہے اور نہ طباعت میں کوئی ایسا رنگ اختیار کیا گیا ہے جو جاذب نظر ہو۔

لیکن اگر خواہش یہ ہو کہ ٹائٹل پر جھنڈے کا نشان نہ ہونا چاہیئے تو ہم چاہتے ہیں کہ اسمرتبہ جھنڈی کی تغیر کردیں اسکے بعد بھی اگر ناظرین کرام کی رائے مخالف ہی ہو تو ہمیں بھی تعمیل ارشاد میں کوئی عذر نہ ہوگا

جھنڈے کی شرح ہم مسلمان ہیں۔ اور ہمارا وطن ہندوستان ہے وطن عزیز کی پاسبانی اور اسکی بہی خواہی ہمارا پیدائشی فرض ہے، ہمیں اپنی قربانیوں سے وطنی اور سیاسی قیادت حاصل کرنی ہے مگر اس طرح کہ اسلامی رنگ ہم پر غالب ہو، مذہبی شعار کے چاند تارے درخشاں ہوں اسلامی غیرت، مذہبی خودداری، ملکی رواداری کیساتھ کنتم خیر امتی اخرجت للناس کا عملی ثبوت پیش کررہی ہو۔ ان ہی جذبات کی پرورش رسالہ کا مقصود ہے۔ اور ان جذبات کی طرف جھنڈے کے نشانات اشارہ کررہے ہیں۔

شکریہ ادارۂ قائد حضرت مولانا معین الدین صاحب اجمیری کی سرپرستانہ عنایات کا تہ دل سے شکر گذار ہے آپ کا بزرگانہ لطف و کرم خود ہی رسالہ قائد کیطرف متوجہ ہوا اور اپنے متوسلین کو رسالہ قائد کی خریداری کا حکم صادر فرمادیا* جنہوں نے حضرت موصوف کا حوالہ دیتے ہوئے رسالہ کی خریداری منظور فرمائی ہے۔ ادارۂ قائد حضرت موصوف کی سرپرستانہ

*ہم جناب کو حضرت موصوف [illegible] متوسلین *

عنایت کا مکرر شکریہ ادا کرتے ہوئے دیگر متوسلین حضرات سے متوقع ہے کہ وہ رسالہ قائد کی حوصلہ افزائی میں بیش از بیش حصہ لیں گے

سیاسیات حاضرہ

جنگِ اسپین اور عالمگیر خلفشار

تقریباً دو سال ہوئے اسپین میں خانہ جنگی کا آغاز ہوا تھا جو آجتک روز افزوں ہے، باوجودیکہ اس جنگ کی قربان گاہ پر لاکھوں محترم جانیں بھینٹ چڑھ چکی ہیں پھر بھی اس جنگی دیوتا کا شکم شیطانی ہل من مزید کی ہی صدا لگا رہا ہے اور برابر اپنے خوفناک شعلوں سے اسپین کو دوزخ کا نمونہ بناتا جا رہا ہے۔ میڈرڈ، قرطبہ ویلنشیا اور بیلک جیسی پُر رونق اور شاندار آبادیاں ویرانی اور بربادی میں تبدیل ہو چکی ہیں، اربوں روپیہ کا مال و اسباب تباہ و برباد ہو گیا، لاکھوں نازپروردہ خواتین خانماں برباد پھر رہی ہیں، ہزاروں معصوم اور ننھی ننھی جانوں کی آہ و فغاں عرشِ انسانیت کو لرزہ براندام کر رہی ہیں۔ سب سے عبرتناک منظر یہ ہے کہ رشتہ دار آپس میں ایک دوسرے کو قتل کر رہے ہیں، ایک رشتہ دار کے دل کو سکون اسوقت ہوتا ہے جب دوسرے رشتہ دار کو اس کے بال بچوں سمیت تختۂ دار پر دیکھے

بنائے فساد خیال کیا جا سکتا ہے کہ یہ جنگ دُنیا کے ایک محدود رقبہ کی اندرونی چپقلش ہے، مگر درحقیقت یہاں دو متضاد نظریئے آپسمیں برسرِ پیکار ہیں۔ یعنی جمہوریت اور فسطائیت، اس جنگ کے نتیجہ پر آئیدہ عالمگیر نظام کی اساس موقوف ہے، حقیقت یہ ہے کہ یورپ کے تمدن نے سرمایہ داروں کی آغوش میں پرورش پائی ہے، تمدنِ یورپ کا حاصل صرف یہ ہے کہ نئی نئی ایجادات کے ذریعہ سے یورپ کے سفید فام بنئے اپنے سرمایہ میں روز افزوں اضافہ کرتے رہیں، بڑے بڑے کارخانے قائم کئے جائیں جنگی مصنوعات سے دنیا کو لوٹا جائے مگر یہ تمام دولت مالکانِ مل کے قبضہ میں پہنچتی رہے۔ اور مالکانِ مل اپنی دولت کے ذریعہ سے ایسے لوگوں ہی کو پارلیمنٹ اور آئین ساز مجالس کا ممبر بناتے رہیں جو دُنیا کی ساری مخلوق کو اور نوعِ انسان کے اربوں افراد سے آنکھ بند کر کے ان ہی سرمایہ داروں کے اشارہ چشم پر رقص کرتے رہیں غریب و مزدور جو متاعِ جان صرف کر کے ان کارخانوں میں کام کرتے ہیں تھوڑی سی تھوڑی مزدوری پر قناعت کر کے اپنی تمام تمناؤں کو فاقہ و افلاس کی بھینٹ چڑھاتے رہیں اور اسی تلخ زندگی کی صعوبتوں کو سہتے ہوئے کسی کان کی سُرنگ میں دب کر یا مشین کے خون آشام پُرزے سے کٹ کر یا کسی ہسپتال

میں پڑ کر اپنی جان دیدیں۔

ہر فرعونے را موسیٰ

دُنیا کی اربوں مخلوق ان ہی سرمایہ دار انسان نما درندوں کے نخوت و غرور کا شکار رہی ہوئی تھی۔ کہ تنگ آمد بجنگ آمد کا اصول زار روس کی حکومت میں ایک انقلاب عظیم کا باعث بن گیا اور اب وہ تحریک شروع ہوئی جسکو مزدور تحریک بالشویزم کہا جاتا ہے جسکا حاصل تھا

اے چمن والو! چمن میں یوں بسیرا چاہئے باغباں بھی خوش رہے راضی رہے صیاد بھی

بالشویزم تحریک نے ایک نیا اصول دُنیا کے سامنے رکھا کہ مل یا زمیندار کسی کی ملک نہ ہو بلکہ ان پر حکومت کا قبضہ ہو۔ اراکین حکومت مزدوروں اور کاشتکاروں کے ووٹ سے منتخب ہوں بلاشبہ تحریک بالشویزم ردِ عمل ہے سرمایہ داری کی ہلاکت انگیزیوں کا جو تقریباً چھ سو برس سے شروع ہو کر رفتہ رفتہ دنیا کی تمام قوموں کو غلام بناتی رہیں اور اُنکی عیش و عشرت کی جگہ فاقہ اور افلاس سے بدلتی رہیں۔

اس ردِ عمل میں طبعی طور پر بہت کچھ افراط تفریط ہونی چاہئے تھی جسکے ہم قطعاً حامی نہیں ہیں تو یہ عرض کرنا ہے کہ سرمایہ داری کی فرعونیت نے ہی اس تحریک کو اپنی بربادی کے لئے پیدا کیا۔ بہر حال یہ تحریک جنگ عظیم کے دوران میں روس میں پیدا ہوئی، روس کے بعد فرانس جو دو صدی پیشتر سے انقلاب کا گہوارہ بنا ہوا ہے اُس نے اسکو قبول کیا اور پھر اس سے متصل اسپین تھا جہاں اس تحریک کا دور دورہ ہوا اور دُنیا کو وہ دن یاد ہوگا کہ شاہ اسپین ایک دم تخت سے دست بردار ہو کر تختۂ جہاز پر سوار ہو گیا، اور ملک کو تحریک جمہوریت کے لیڈروں کے حوالے کر دیا۔ اسپین کے بعد اٹلی، جرمنی اور برطانیہ کا نمبر تھا جو سرمایہ داری اور مطلق العنانیت کے اڈے ہیں، تحریک بالشویزم کا اثر لا محالہ ان پر بھی پڑنے والا تھا چنانچہ انکو اپنے نظام کے بقاء اور تحفظ کا خیال دامنگیر ہوا اور اُنکی شاطرانہ چال نے رہنمائی کی جسکا نتیجہ اسپین کی بغاوت کی شکل میں نمودار ہوا، آج یہی بغاوت ہے جسکی پشت پر تمام شہنشاہیت پسند عناصر در پردہ مصروف پیکار ہیں اور اسپین کی موجودہ جمہوری حکومت کو پھر شہنشاہیت سے بدلنا چاہتے ہیں اور اس سلسلہ میں جنرل فرانکو کی ہر طرح امداد کر رہے ہیں، چنانچہ سابق شاہ اسپین الفانسو اور دیگر سرمایہ پرست جن کے سرمایہ میں اس جمہوری نظام کی وجہ سے کمی آنی شروع ہو گئی جنرل فرانکو کی مالی امداد کر رہے ہیں۔ چنانچہ خود سابق

شاہ اسپین کی چچی الفانسا نے گذشتہ سال اپریل میں کہا تھا کہ وہ اور اُس کے خاندان والے جنرل فرانکو کی امداد کر رہے ہیں، نیز جنرل فرانکو نے جولائی ۳۶ء میں سابق شاہ اسپین الفانسو کو اس بات کا یقین دلاکر کہ وہ دو ہفتہ میں میڈرڈ کو فتح کرسکتا ہے، ۲۷ کروڑ وصول کیا، اس سلسلہ میں جان مارش کو بھی خاص اہمیت حاصل ہے، اس نے ۱۵ کروڑ کی رقم سے فرانکو کی امداد کی، لیکن فرانکو کا روزانہ خرچہ جنگ چیکہ ۱۵ لاکھ، یعنی ساڑھے چار کروڑ ماہانہ ہے تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ بقیہ مصارف کہاں سے پورے کئے گئے! ظاہر ہے کہ اس قسم کی ضروریات کی کفیل جرمنی اور اٹلی کی حکومتیں ہیں۔ ہرہٹلر اور مسولینی کا نقطہ خیال ایک ہے اور وہ وہی فسطائیت ہی جو دنیا کو چھ سو سال سے تباہ کررہی ہے جسکے جبر و استبداد کا حال معلوم کرنے کیلئے فقط اتنا ہی جان لینا کافی ہے کہ وہاں کے باشندوں کی زبان اور قلم بھی محکوم ہیں وہاں اخبارات کی پالیسی آزاد نہیں پالیسی حکومت کیطرف سے متعین کی جاتی ہے جسکی پابندی تمام اخبارات پر لازمی ہوتی ہے، چنانچہ وہاں کے اخبارات کا مقصد ایک اور فقط ایک ہی یعنی حکومت کا ہر جائز اور ناجائز معاملہ سراہنا اور حکومت کا وفادار رہنا، حکومت کے خلاف زبان کھولنا گویا موت کو دعوت دینا ہے۔ اور ہٹلر ازم ذہنیت کے پیش نظر جرمنی اور اٹلی نے جنرل فرانکو کو اس وعدہ پر روپیہ قرض دیا کہ فتح کے بعد اسپین کی معدنیات کا ٹھیکہ انہیں حکومتوں کو دیا جائیگا۔ آہنی قلعے، طیارے، بندوقیں اور مشین گنیں وغیرہ کی قیمت تانبا، لوہا، پارہ اور خام پیداوار سے ادا کی جائیگی۔

برطانیہ کیوں غیر جانبدار ہے لیکن اس عہد و پیمان کے معنی یہ ہیں کہ اسپین اور اسپین سے متعلق بحر روم پر اٹلی اور جرمنی کا پورا پورا تسلط ہوجائے، جو فرانس اور برطانیہ دونوں کے لئے پیغام فنا ہے کیونکہ بحر روم کے ساحلی مقامات یعنی الجیریا، مراکو، پر جسطرح فرانس کا قبضہ ہے تو اُن کے متصل جبرالٹر، اور پھر مشرقی جانب مصر پر برطانیہ کا تسلط ہی، اسپین اور اٹلی کا اتصال، فرانس کو الجیریا اور مراکو سے قطعاً منقطع کردیتا ہے اور برطانیہ کیلئے عظیم ترین خطرہ بنجاتا ہے۔ ان ساحلی مقامات کی خاطر برطانیہ فرانس سے جوڑ لگائے ہوئے ہے یا پھر برطانیہ کیلئے یہ ممکن ہی کہ وہ فرانس کو نظر انداز کرکے اٹلی سے سازباز کرلے۔ اور ان مقامات کو محفوظ رکھے فرانس کے لئے بدقسمتی سے یہ بھی ممکن نہیں۔ یہی سبب ہے کہ برطانیہ ابتدا سے غیر جانبدار رہا۔ اور جبکہ کامیابی ا

[illegible] برطانیہ [illegible] اٹلی و جرمنی [illegible] بحر روم اور بحر احمر وغیرہ کی متعلق ایک معاہدہ کرلیا جو رسالہ قائد کی ربیع الاول والی اشاعت میں شائع ہو[illegible] عالمگیر جنگ کا پیش خیمہ ہی۔ اخبارات کی اطلاع سے معلوم ہوتا ہے کہ فرانکو نے اپنی طاقت کے گھمنڈ میں حکومت اسپین کی صلح کی درخواست کو ٹھکرا دیا۔ اور کہہ دیا کہ صلح فقط اس شکل میں ہوسکتی ہے کہ ارکان حکومت غیر مشروط اطاعت قبول کرلیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہی کہ فرانکو اسپین پر قبضہ کرلیگا جسکا نتیجہ فسطائیت کی فتح اور جمہوریت کی شکست ہوگا، جو یقینا قابل افسوس ہی۔

تعلیمات اسلام

صفات حضرت حق جل مجدہٗ و تعالیٰ شانہٗ

از حضرت علامہ مولانا سید محمد فخر الدین احمد صاحب شیخ الحدیث جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مرادآباد

صفات الٰہیہ کی دو قسمیں ہیں (۱) صفاتِ ذات (۲) صفاتِ افعال۔ بعنوانِ دیگر اصولی صفات اور فروعی صفات۔ صفاتِ ذات آٹھ ہیں۔ حیات۔ قدرت، علم، ارادہ، سمع، بصر، کلام، تکوین اور صفاتِ افعال کی کوئی انتہا نہیں۔

لہ صفاتِ الٰہیہ کے بیان کے وقت ضروری معلوم ہوتا ہے کہ سیدنا حضرت علامہ شاہ ولی اللہ صاحب قدس اللہ سرہ العزیز کے ارشادات کا ترجمہ ہدیۂ ناظرین کردیا جائے۔ (ملاحظہ ہو حجۃ البالغہ باب الایمان بصفات اللہ تعالیٰ)

یاد رکھو کہ حضرت حق جل مجدہ کی ذات اس سے بہت بالا ہے کہ کسی عقلی یا حسی چیز پر اسکو قیاس کریں، یا یہ فرض کرلیا جائے کہ جیسے رنگ بو وغیرہ اعراض اپنے اپنے محل میں حلول کئے ہوئے ہیں اسی طرح باری تعالیٰ عز اسمہٗ کی صفات بھی اُسکی ذات میں حلول کئے ہوئے ہیں۔ یا یہ مان لیا جائے کہ عام عقلیں صفات خداوندی کو کما حقہٗ سمجھ سکتی ہیں یا ہمارے الفاظ اُنکی پوری تعبیر کرسکتے ہیں۔ با ایں ہمہ ضرورت ہے کہ خداوندی صفات کا کچھ تعارف کرایا جائے تاکہ انسان اُس کمال کو حاصل کرسکے جو اس کے لئے ممکن ہے۔ کیونکہ ان صفات کے تعارف سے ذاتِ حق کی عظمت محبت اور اس سے اُمید و بیم کا تعلق قائم ہوجاتا ہے۔

سب سے پہلے یہ ذہن نشین کرلینا ضروری ہے کہ جن صفات کا حضرتِ حق کے لئے اطلاق کیا جاتا ہے اُن سے اُن کے نتیجے و غائتیں مراد ہوتی ہیں، اُن کی ابتدائی حالتیں مراد نہیں ہوتی ہیں۔ مثلاً رحمت کے اصلی معنی تو یہ ہیں کہ دل میں رقت اور مہربانی پیدا ہو (مگر باری تعالیٰ عز اسمہ کی ذات دل وغیرہ اعضاء سے منزہ ہے۔ لہٰذا یہ معنی وہاں نہیں چل سکتے) بلکہ وصفِ رحمت کا یہ مطلب ہوگا کہ نعمتوں کا فیضان ہو ——— دُنیا کے بادشاہ کسی شہر پر قبضہ کرتے ہیں اُسکی خاص صورت ہوتی ہے اُسکے لئے تسخیر کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ لفظ تسخیر کا اطلاق حضرتِ حق کیلئے بھی ہوتا ہے کہ تمام موجودات کو مسخر کر رکھا ہے (مگر کیا دنیادی بادشاہوں کی تسخیر کی طرح؟ ہرگز نہیں، اسکی نوعیت کچھ اور ہی ہے مگر ہماری عقلیں اس تک نہیں پہنچ سکیں) ہمارے پاس جو الفاظ ہیں اُن میں تسخیر سے زیادہ فصیح لفظ کوئی نہیں۔ لہٰذا ہم اسی کو استعمال کرلیتے ہیں۔

سی طرح یہ بھی ضروری ہے کہ ید وغیرہ تشبیہ کے الفاظ کا استعمال جو شریعت میں وارد ہوا ہے اُس سے خاص ہاتھ وغیرہ مراد نہ لئے جائیں۔ بلکہ انکی تفسیر حضرت حق کی شان کے شایاں کی جائے۔ بسطِ ید (ہاتھ کی فراخی) سے مراد سخاوت و دریا دلی ہوگی۔ نیز یہ بھی ضروری ہے کہ ایسی صفات کا اطلاق نہ کیا جائے جن سے حضرت حق جل مجدہٗ کے متعلق بیہودہ صفات کا وہم پیدا ہو۔ اس سلسلہ میں مخاطبین کے فہم و استعداد کے بموجب بھی احکام میں اختلاف ہوتا رہتا ہے مثلاً ۔۔۔ کا اطلاق حضرت حق کے لئے نہیں ہو سکتا، ہاں رویت و سمع کا اطلاق وارد ہوا ہے (بقیہ صفحہ ؟ پر دیکھئے)

(۱)

پہلی صفت حیات[۱]

لا الٰہ الا ھو الحی القیوم (ع سورۂ بقرہ) کوئی معبود نہیں صرف وہی جو حی و قیوم ہے

الحی الذین لا یموت ۔ (سورۂ فرقان ع ۶) وہ حی جسکو موت نہیں ۔

حقیقی حیات اُسی کی ہے

ھو الحی لا الٰہ الا ھو (ج ۲۴ رکوع ۷ سورۂ مومن) وہی ہے حی اسکے سوا کوئی معبود نہیں

وہی جسکو چاہتا ہے زندگی بخشدیتا ہی

ھو الذی یحیی و یمیت (ج ۱۸ ع ۵ سورۂ مومن) وہی ہے جو جلاتا اور مارتا ہے ۔

(بقیہ صفہ گذشتہ) نیز ایسے تمام اوصاف جو اثر میں ایک ہوں انکی فیض رسانی کو ایک نام سے موسوم کریں (مثلاً نفع رسانی کے تمام اسباب کے لحاظ سے) رازق کہا جائے (نقش اور صورت بنانے کے تمام اوصاف کو) مصوّر کے نام سے تعبیر کیا جائے (ہر جزوی فرق پر الگ نام نہ ہونا چاہیئے) یہ بھی شرط ہے کہ ان تمام اوصاف کی نفی کی جائے جو ذات حق جل مجدہ کے شایانِ شان نہیں خصوصاً ایسے اوصاف جنکو کافر بیان کرتے ہیں، مثلاً کہنا چاہیئے کہ اُسکے کوئی اولاد نہیں نہ وہ کسی کی اولاد ہو ۔ لم یلد ولم یولد ۔ تمام آسمانی مذاہب متفق ہیں کہ خداوندی صفات اسی صورت سے بیان کی جائیں اور جو عبارتیں صفاتِ خداوندی کے متعلق شریعت میں وارد ہوئی ہیں انکو اسی صورت سے استعمال کیا جائے اس سے زائد بحث نہ کی جائے ۔

جن زبانوں کی خوبی اور بہتری کی شہادت دی گئی ہے ان کا طریقہ یہی رہا ہے، بعد میں مسلمانوں کا ایک فرقہ نے ان کے مباحث اور تحقیق معانی میں غور کیا مگر ان کے پاس نہ کوئی نقل تھی نہ حجت، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تفکروا فی الخلق ولا تفکروا فی الخالق مخلوق میں غور کرو اور خالق میں غور مت کرو ۔ ان الی ربک المنتھی کی تفسیر بھی یہی فرمائی کہ پروردگار ذات پر تمام غور و فکر ختم ہو جاتا ہے، صفاتِ خداوندی مخلوق اور حادث نہیں تو صفات کی توضیح اور چگونگی میں غور و فکر بھی ذاتِ خدا ہی میں غور کرنا ہوگا کیونکہ صفاتِ خداوندی میں غور کرنے کی یہی معنی ہوں گی کہ خدا ان صفات سے کیسے متصف ہوا تو لا محالہ ذاتِ حق میں غور و فکر ہو گیا جسکی ممانعت تھی ۔ انتہیٰ ۔ ۵[۲] حیات کے لغوی معنی زندگی ہیں ۔ نوعِ انسان میں جسم و روح کی وابستگی کو عموماً زندگی کہا جاتا ہے، مگر خداوندِ عالم جسم یا روح سے منزہ ہے، یہ دونوں مخلوق ہیں لہٰذا وصفِ حیات کی تشریح فرماتے ہوئے حضرت شاہ صاحب فرماتے ہیں، "ہمارے سامنے تین قسم کی چیزیں ہیں زندہ، مردہ، اور جمادات، جو زندہ ہوتا ہے وہ علم بھی رکھتا ہے اور قدرت بھی اسکو حاصل ہوتا ہے ۔ تو چونکہ حضرتِ حق عالم اور قادر ہے تو اسکے لئے وصفِ حیات بھی شایاں ہوا ۔ قال تفتازانی ھی صفۃ ازلیۃ توجب صحۃ العلم یعنی حیات ایک ازلی صفت ہے جسکی بنا پر علم و دانائی کی نسبت صحیح ہو جاتی ہے ۔ ۱۲

چونکہ وہ حیّ قیوم ہی لہذا ازلی ابدی ہے

ھُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ (سورۂ حدید ع ا پ ۲۷) وہی ہے سب سے پہلے اور سب کے بعد۔

فَلِلّٰہِ الْاٰخِرَۃُ وَالْاُوْلٰی (ع ۲ سورۂ نجم) اسی کی ہے پچھلی اور اگلی۔

ہر چیز فنا ہو جائیگی وہی باقی رہے گا

کُلُّ شَیْءٍ ھَالِکٌ اِلَّا وَجْھَہٗ (پ ۲۰ ع ۹ سورۂ قصص) ہر چیز فنا ہونے والی ہے صرف باقی رہیگا

ایک غلطی کی تصحیح | قائد نمبر ۲ ماہ ربیع الاول صفحہ ۲ سب سے آخری مصرع میں اللّٰہ الحمد کے بجائے للّٰہ الحمد پڑھیں۔

اصلاح - از افادات حضرت مولانا سید فخر الدین احمد صاحب شیخ الحدیث جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مراد آباد

قائد ربیع الاول صفحہ ۲ ترجمہ اُردو سطر ۱۔ تمام نوازشوں کے بجائے گرانقدر بخششوں پر۔

ایضاً سطر ۲ (کرم آمیز امتحان کے) بجائے (اس کے عمدہ احسانات پر) (فجزا ھم احسن الجزاء) -

محمد میاں مترجم

ترجمہ تفسیر ابن کثیر۔

اسرائیلیات اور تفسیرِ قرآن

جنگ یرموک میں جب عبداللہ بن عمرو بن العاص کو اہل کتاب کی کتابوں کا ایک بہت بڑا ذخیرہ یعنی دو اونٹ کا بوجھ ہاتھ لگ گیا تو اس اجازت کی بنا پر ان کتب کے حوالے سے بنی اسرائیل کے روایتیں نقل فرمایا کرتے

کیا اسرائیلیات سے استدلال درست ہے

مگر اسرائیلی روایات سے تائید اور نظیر کے طور پر تو ذکر کیا جا سکتا ہے، اُن سے استدلال نہیں کیا جا سکتا۔

اسلامی تعلیمات کے لحاظ سے اسرائیلیات کی قسمیں

اسرائیلی روایات تین قسم کی ہوتی ہیں۔ (۱) وہ کہ شریعت غرا کی صادق تعلیم سے اُن کی صحت ثابت ہوتی ہے۔ اس قسم کی روایات کو صحیح کہا جائیگا۔ (۲) وہ کہ ملتِ اسلامیہ کی سچی تعلیم اُنکی تکذیب کرتی ہے۔ (۳) اسلامی تعلیمات اسکی تکذیب یا تصدیق سے خاموش ہیں، شریعتِ مقدسہ کی روشنی میں نہ اُنکو صحیح کہا جا سکتا ہے نہ غلط۔

حدیث سابق سے اس قسم کی روایات کی اباحت ثابت ہوتی ہے، لیکن اس قسم کی روایات کا بیشتر حصہ وہ ہے کہ اُن سے شریعت کے کسی مسئلہ کا تعلق نہیں ہوتا، اور اسی وجہ سے علماء اہل کتاب بھی اس قسم کی روایات میں بہت کچھ اختلاف رکھتے ہیں، اور اُن کے اختلافات کا اثر علماءِ تفسیر پر بھی پڑتا ہے۔ مثال کے طور پر اصحابِ کہف کے متعلق روایات کو لے لیجئے، اُن کے نام اُن کے کُتّے کا رنگ اُنکی تعداد میں مختلف روائتیں ہیں اسی طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا کس درخت کا تھا، وہ پرندے جنکو خداوندعالم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی درخواست پر زندہ کر کے دکھایا تھا، وہ کون کون تھے، بنی اسرائیل کا جو شخص قتل کر دیا گیا تھا اور اس کے سلسلہ میں ایک گائے کے ذبح کرنے اور اُس کے حصۂ بدن کو مقتول کے بدن پر مارنے یا لگانے کا حکم ہوا تھا تو اسمیں اختلاف ہوا کہ یہ حصّہ کونسا تھا۔

اسی طرح اس درخت کی قسم کے متعلق اختلاف ہے جس کے پاس سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حضرت حق جل مجدہ سے مکالمہ کا شرف حاصل ہوا تھا۔

اسی قسم کی وہ تمام چیزیں جنکو خداوند عالم نے قرآن پاک میں مبہم رکھا ہے، جنکی تعیین اور تفصیل میں کوئی دینی یا دنیوی فائدہ مکلفین کیلئے حاصل نہیں ہوتا، بہرحال اس قسم کی چیزوں میں علماء بنی اسرائیل کے اختلاف کو نقل کردینا جائز ہے، چنانچہ قرآن پاک میں اصحاب کہف کے متعلق بنی اسرائیل کے اقوال نقل فرمائے گئے ہیں۔ ارشاد ربانی ہے

سیقولون ثلاثۃ رابعھم کلبھم	اب (بنو اسرائیل) یہ بھی کہیں گے کہ وہ تین ہیں چوتھا
ویقولون خمسۃ سادسھم کلبھم	اُنکا کُتّا، اب یہ بھی کہیں گے کہ پانچ ہیں چھٹا اُن کا کُتا
رجماً بالغیب و یقولون سبعۃ و	بن دیکھے نشانہ پتھر چلانا، اور یہ بھی کہتے ہیں کہ سات ہیں
ثامنھم کلبھم، قل ربی اعلم	اور آٹھواں اُنکا کُتا، آپ یہ فرمادیجئے کہ میرا رب ہی اُنکی شمار
۱۴ بعدتھم ما یعلمھم الا قلیل فلا تمار فیھم الا مراءً	خوب جانتا ہے اُنکی خبر نہیں رکھتے مگر تھوڑے لوگ، سرسری گفتگو کے سوا اُن کے بارے میں
ظاھراً ولا تستفت فیھم منھم احداً	مت جھگڑیئے۔ اور نہ اُن میں سے کسی سے اُن کے
(سورۂ کہف ع ۲ پ ۱۴)	متعلق فتویٰ طلب کیجئے۔

یہ آیت کریمہ اُس ادب اور اس طرز کی تعلیم پر مشتمل ہے جو اس قسم کے موقعوں پر مناسب و شایاں ہو۔ ملاحظہ فرمائیے کہ باری تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے تین قول نقل فرمائے، پھر پہلے دو کے متعلق رجماً بالغیب کہکر اُن کی تردید فرمادی۔ تیسرے قول کے متعلق سکوت فرمایا گیا جس سے اُسکی صحت معلوم ہوتی ہے، کیونکہ اگر وہ بھی باطل ہوتا تو پہلے دو کی طرح اسکی بھی تردید کردی جاتی۔

اس کے بعد یہ بھی ہدایت فرمادی کہ اس قسم کی چیزوں پر اطلاع پالینا کوئی مفید کام نہیں چنانچہ ارشاد فرمایا گیا کہ اُن سے (اہل کتاب سے) فرمادیجئے کہ اُنکی تعداد اللہ ہی خوب جانتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ صحیح تعداد وہی تھوڑے سے حضرات جانتے ہیں جنکو اللہ تعالیٰ نے بتادیا ہے۔ اور

اسی لئے یہ بھی ارشاد ہوا کہ لا تمار فیھم الامراء ظاھراً ۔ مطلب یہ ہے کہ آپ ایسی غیر مفید باتوں میں پڑ کر اپنے آپکو پریشان نہ کیجئے اور نہ اس بارے میں اہلِ کتاب سے دریافت فرمایئے کیونکہ بجز ایک اٹکل اور تخمین کے صحیح علم اُن کو بھی نہیں ۔

مختصر یہ کہ اس قسم کے اختلافات میں یہی صورت سب سے بہتر ہے جو قرآنِ پاک میں اختیار فرمائی گئی، یعنی یہ کہ اس مقام سے متعلقہ اقوال کل کے کل نقل کر دیئے جائیں، پھر اُن میں سے صحیح قول پر تنبیہ اور باطل کی تغلیط کر دی جائے ۔ اور اختلافات کا فائدہ اور ثمرہ ذکر کر دیا جائے، تاکہ بے فائدہ امور میں نزاع اور خلاف طویل نہ ہو جس سے ایسے امور کی طرف سے توجہ ہٹ جائے جو زیادہ تر توجہ کے مستحق ہیں ۔

لیکن یہ شکل ناقص ہے کہ کسی اختلافی مسئلہ کو ذکر کرنے کے بعد اُس کے متعلق جملہ اقوال نقل نہ کئے جائیں ۔ کیونکہ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ وہی قول صحیح ہوتا ہے جسکو چھوڑ دیا گیا ۔

نیز یہ صورت بھی ناکافی ہے کہ اختلافات کو نقل کرنے کے بعد صحیح قول پر تنبیہ نہ کی جائے، پس اگر غلط
۱۵ قول کو غلط سمجھتے ہوئے صحت کا درجہ عطا کیا تو جھوٹ بولا ۔ اور اگر ناواقفیت کی بنا پر ایسا کیا تو غلطی کی علیٰ ہذا جو شخص ایسے موقعہ پر اختلاف کو قائم کر رہا ہو جسکے تحت میں کوئی فائدہ نہیں، یا چند اقوال اس قسم کے نقل کرتا ہے جنکا مآل اور حاصل صرف ایک یا دو ہی قول ہیں وہ خواہ مخواہ وقت ضائع کر رہا ہے ۔ اور غیر صحیح اقوال کا ڈھیر لگا رہا ہے ۔ تو اسکی مثال اس شخص جیسی ہے جو سر سے پیر تک جھوٹ کا لباس پہنے ہوئے ہو (یعنی جھوٹ کی پوٹ ہو)

فصل :- (اقوال تابعین اور تفسیر بالرائے) جب کسی آیت کی تفسیر میں قرآن پاک کی کوئی آیت یا کوئی حدیث یا صحابہ کرام کے اقوال نہ پائے جاسکیں تو ایسی صورت میں اکثر ائمہ تفسیر نے تو حضرت مجاہد جیسے تابعین کے اقوال کیطرف رجوع کیا ہے ۔

حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ تفسیر کے بارے میں اعجازی شان رکھتے تھے ۔ چنانچہ ابن اسحٰق نے ابان بن صالح کے واسطے سے حضرت مجاہد کا قول نقل کیا ہے ۔ کہ میں نے تین مرتبہ قرآن شریف الحمد سے لیکر والناس تک حضرت ابن عباسؓ کو اس طرح سنایا کہ ہر ایک آیت پر میں حضرت

ابن عباس رضی اللہ عنہ کو روک لیتا تھا اور اس آیت کے متعلق سوال کیا کرتا تھا۔

ابن جریر نے اپنی سند کیساتھ ابن ابی ملیکہ رحمۃ اللہ کا بیان نقل کیا ہے کہ میں نے دیکھا حضرت مجاہد اپنی تختیاں لئے ہوئے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے تفسیر قرآن معلوم کر رہے ہیں اور ابن عباس رضی اللہ عنہما فرما رہے ہیں کہ لکھو، اسی طرح تمام قرآنِ پاک کی تفسیر ختم کی۔ یہی وجہ تھی کہ سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ فرمایا کرتے تھے کہ جب حضرت مجاہد کے واسطہ سے کوئی چیز معلوم ہو جائے تو اسپر بس کرو وہ کافی ہے۔

حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ کے بعد تابعین میں سے حسب ذیل حضرات ہیں جن کے اقوال تفسیر کے سلسلہ میں مستند ہیں۔ حضرت سعید بن جبیر، حضرت عکرمہ۔ (یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام) حضرت عطا ابن ابی رباح، حضرت حسن بصری۔ رضی اللہ عنہ۔ حضرت مسروق بن
حضرت سعید بن المسیب۔ حضرت ابو العالیہ۔ حضرت ربیع بن انس۔ حضرت قتادہ، حضرت ضحاک
۱۶ بن مزاحم وغیرہ۔

حضرات تابعین کے بعد اتباع تابعین اور ان کے بعد کے علماء جن کے اقوال تفسیر کے سلسلہ میں درج کئے جاتے ہیں۔

فائدہ: ۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ مذکورہ بالا علماء کے اقوال میں لفظی اختلاف ہوتا ہے، جس کو ناواقف حقیقی اور واقعی اختلاف سمجھ کر چند اقوال کی شکل میں نقل کرتا ہے، حالانکہ اکثر وہاں محض تعبیرات کا اختلاف ہوتا ہے، مقصود ایک ہوتا ہے کوئی اس ایک ہی مقصود کو کنایہ اور تمثیل کے طور پر نقل کر دیتا اور کوئی اس مقصود کی تصریح کر دیتا ہے، مراد ایک ہی ہوتی ہے سمجھدار شخص کو چاہیئے کہ اس چیز کو

بہر حال اکثر ائمہ تفسیر کا مسلک یہی ہے کہ ان حضرات کی تفسیر کی طرف رجوع کیا جائے۔ لیکن شعبہ بن الحجاج وغیرہ فرماتے ہیں کہ تابعین کا قول فروعی مسائل میں بھی حجت نہیں ہوتا تو تفسیر میں کیسے حجت ہو سکتا ہے یہ بھی صحیح ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اگر کسی مسئلہ میں ان حضرات کا باہمی اختلاف ہو تو ایک کا قول دوسرے کے مقابلہ میں حجت نہیں ہوتا۔ اور نہ بعد کے مجتہدین کے مقابلہ میں حجت ہوتا ہے۔ (باقی آئندہ انشاء اللہ)

تاریخ عالم

حیات حبیب امع حالات انبیاء علیہم السلام

پدر انبیاء و خاتم الانبیاء علیہم السلام کی امتحانات کا مقابلہ

(۸)

شیطانی اغواء

شیطان نے عہد کیا تھا

لاقعدن لھم صراطک المستقیم سورۂ اعراف	میں انکی تاک میں تیری سیدھی راہ پر بیٹھونگا
لاتخذن من عبادک نصیبًا مفروضًا	ضرور میں لونگا تیرے بندوں سے مقرر حصہ
ولاضلنھم ولامنینھم الایہ	اور میں ضرور گمراہ کرونگا انکو اور ضرور آرزوئیں
(رکوع ۱۸ پارہ ۵ سورۂ نساء)	دلاؤنگا اُن کو۔

علاوہ ازیں آدم علیہ السلام کو تاج خلافت اور باغ جنت ملا ہو اور اس لعین کیلئے طوق لعنت اور جنت سے اخراج کا حکم ہو، یہ اسکی برداشت سے باہر تھا۔ اس نے انتہائی عیاری اختیار کی جبکہ قرآن پاک کی تصریح کے بموجب اسکی سرشت لطیف مادّہ سے یعنی "نار" سے ہوئی ہے اور وہ جنس جنات سے ہے تو اسکے لئے یہ قدرت بھی عطا ہوئی کہ وہ جنات کی طرح مختلف شکلیں اختیار کرے، ممکن ہے وہ کسی مقدس بزرگ کی شکل میں نمودار ہوا ہو، یا اس نے سانپ کی شکل اختیار کرلی ہو جیسا کہ بائبل میں ہے۔

تب خداوند خدا نے عورت سے (حضرت حوّا سے) کہا تو نے یہ کیا کیا، عورت بولی کہ سانپ نے مجھے بہکایا تو میں نے ایسا کیا۔ (پیدائش - ۱۳)

بہرحال قرآن پاک میں اغواء کی شکل یہ بیان فرمائی گئی ہے۔

فوسوس الیہ الشیطان قال
یاآدم ھل ادلک علی شجرة الخلد
وملک لایبلی (سورۂ طٰہٰ ع ۷ پ ۱۶)
فوسوس لھما الشیطان، لیبدی
لھما ما وری عنھما من سوآتھما وقال ما
نھاکما ربکما عن ھذہ الشجرة الا ان
تکونا ملکین او تکونا من الخالدین
وقاسمھما انی لکما لمن الناصحین
فدلاھما بغرور۔

شیطان نے وسوسہ ڈالا اور کہا اے آدم
کیا نہ بتاؤں ابدی زندگی کا درخت اور
بادشاہی جو پرانی نہ ہو۔
شیطان نے انکو بہکایا تاکہ ابھارے انکی شرمگاہ جو
انکی نظر سے پوشیدہ کردی گئی تھی آشکارا کرنے
اور کہا کہ تمکو تمہارے رب نے اس شجرہ سے صرف اسلئے
منع کیا ہے کہ تم کہیں فرشتے ہوجاؤ یا تم ہمیشہ جینے والے
ہوجاؤ اور ان دونوں سے قسمیں کھائیں کہ میں تمہارا
خیرخواہ ہوں۔ پس دھوکے نے انکو پستی میں ڈالدیا

(۵)

اغوا کے وجوہات اور بدعتوں کی اختراع

قرآن پاک کے الفاظ پر مکرر غور فرمائیے، آپکو شیطان کی دسیسہ کاری کی عجیب وغریب حقیقت معلوم ہوگی اور اسکے اغوا کا طرز ہر شخص کے مذاق کے بموجب علیحدہ علیحدہ ہوتا ہے، وہ زناکار یا شرابی کیلئے اغوا کی شکل یہی اختیار کریگا کہ زنا کی خوبیاں اسکے ذہن نشین کردیگا، لیکن کسی متقی پرہیزگار کو اسطرح اغوا نہیں کریگا، بلکہ اسکے اغوا کی شکل یہ ہوتی ہے کہ کسی گمراہی کو نیکی کی شکل ہی میں اسکے سامنے پیش کرتا ہے، بدعتوں کا آغاز اسی طرح ہوتا ہے، چنانچہ بدعت کی تعریف ہی علماء نے یہ فرمائی ہے۔

ما احدث علی خلاف الحق المتلقی
عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من علم او عمل او حال او صفة بنوع
استحسان وطریق شبھة وجعل دینا
قویما وصراطا مستقیما (شرح نخبہ علی قاری) (ایضاح ح طحطاوی)

یعنی علم یا عمل سے متعلق کوئی ایسی بات جو اس حق کے
برخلاف ہو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوچکا
ہو کسی قسم کی ظاہری پسندیدگی اور مشابہت کی باعث
ایجاد کرلیا گیا ہو اور پھر اسکو دین قدیم اور صراط مستقیم کی طرح مان لیا گیا

اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہوا۔

من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منه فھو علیه ردٌّ۔ — جو شخص ہمارے اس کام (اسلام) میں کوئی ایسی چیز ایجاد کرے، جو اسلام کی نہ ہو تو وہ اسی پر رد ہے

اور اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دین قیم کا یہ معیار قرار دیا۔

ما انا علیه واصحابی — وہ کہ جس پر میں ہوں، اور میرے ساتھی۔

قرآن پاک میں ارشاد ہوا

ولو آمنوا بمثل ما آمنتم به فقد اھتدوا — اگر وہ اسی طرح ایمان لے آئے جیسے تم ایمان لائے تو وہ ہدایت پا گئے

اور بدعت کے متعلق ارشاد ہوا

کل بدعة ضلالة وکل ضلالة فی النار — ہر ایک بدعت گمراہی ہے۔ اور ہر گمراہی آتش جہنم میں

سیدنا آدم علیہ السلام کے اغوا کی شکل بھی وہی اختیار کی جو ایک قرب الٰہی کے عاشق اور شیدائی کیلئے نہایت دلفریب تھی۔ حضرت آدم سے شجرہ ممنوعہ کی تاثیر بیان کی کہ:۔

(۱) اس کے کھانے سے انسان فرشتہ ہو جاتا ہے۔ (۲) وہ آب حیات کی خاصیت رکھتا ہے یعنی اسکو کھا کر ہمیشہ ہمیشہ انسان اس جنت میں رہیگا۔

اور پھر ممانعت کا فلسفہ یہ بیان کیا کہ مرضی خداوندی ہے کہ آپ فرشتہ نہ ہوں اور آپکا قیام اس باغ میں دائمی نہ ہو۔ توریت کی تصریح [۵] کے بموجب وہ نیکی اور بدی کی پہچان کا درخت تھا۔ اب شیطان کی

---

[۵] قرآن شریف یا صحیح احادیث میں اس درخت کے متعلق کوئی تصریح نہیں آئی کہ کس چیز کا تھا، علماء مفسرین کے اقوال مختلف ہیں کہ وہ انگور، انجیر، گیہوں یا کھجور کا درخت تھا۔ ابو العالیہ کا قول ہے کہ وہ درخت ایسا تھا جس کے کھانے سے بول و براز کی حاجت ہوتی تھی، وہب بن منبہ فرماتے ہیں کہ وہ ایسا درخت ہے جسکو فرشتے کھاتے ہیں خلود اور ابدی زندگی کے لئے۔ (تفسیر ابن کثیر جلد ا صفحہ ۱۳۵) حضرت وہب بن منبہ کے ارشاد کے بموجب گویا شیطان کا بیان بھی صحیح تھا، مگر چونکہ حکم الٰہی کی مخالفت ہوئی اسلئے حضرت آدم علیہ السلام معتوب ہوئے، مگر قرآن پاک کی دوسری آیت جو اسی مضمون میں ذکر کی گئی ہے اس میں یہ بھی ہے کہ اس درخت کے کھاتے ہی ان کی شرمگاہیں ظاہر ہونے لگیں۔

اس سے بنا بر حضرت ابو العالیہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول راجح معلوم ہوتا ہے کہ وہ درخت تھا جس سے بول و براز کی حاجت ہونے لگتی تھی ۱۲ منہ

منطقی دلیل کا حاصل یہ ہوا کہ اس درخت کا پھل کھا کر جب آپ نیکی اور بدی کی پہچان حاصل کر لیں گے تو بدی سے محفوظ رہیں گے، نیکی ہی پر عامل رہیں گے، تو آپ ترقی کرتے کرتے تقرب الی اللہ کا بہت اونچا مرتبہ حاصل کر لیں گے، اور بدی کے باعث جو اس جنت سے نکلنے کا خطرہ ہے اس سے بھی آپ محفوظ ہو جائیں گے۔

اگر واقعی توریت کی تصریح کے بموجب یہ درخت ایسا ہی تھا جسکے کھانے سے نیکی اور بدی کی پہچان کی قوت پیدا ہو جاتی تھی تو اغواء کا سبب ایک نہایت دقیق لطیفہ ہوگا، یعنی یہ کہ کوئی چیز اپنا اثر خود سے کر لیتی ہے، یا اُسکی تاثیر کیلئے بھی حکم خداوندی کی ضرورت ہے، مثلاً زہر کو مہلک مانا جاتا ہے، یہ تسلیم کر لیا جائے کہ یہ "تاثیر زہر میں خداوند عالم نے پیدا کی ہے، لیکن اس تاثیر کی صورت کیا ہوتی ہے؟ آیا خداوندی قدرت ایکمرتبہ یہ اثر زہر میں پیدا کر کے اب فارغ اور معطل ہو کر بیٹھ گئی، یا شکل یہ ہے کہ جب کسی نے مثلاً زہر کھایا تو "اب پھر حکم الٰہی ہوتا ہے اور زہر میں اس تاثیر کی قدرت کا جدید فیضان ہوتا ہے۔ اور جبتک امر الٰہی نہ ہو زہر محض بیکار رہے۔

توضیح کے طور پر یوں خیال فرمائیے کہ بجلی ایک خاص طاقت ہے جو اگر قمقمہ میں پہنچتی ہے تو روشنی کا کام کرتی ہے، اور پنکھے پہ پہنچتی ہے تو حرکت پیدا کرنے کا کام کرتی ہے جس سے ہوا پیدا ہوتی ہے، قمقمہ روشنی کیلئے ہے، پنکھا ہوا کے لئے، لیکن فائدہ جب حاصل ہوگا کہ جب بجلی آجائے۔ اس کے بغیر نہیں، تو آیا زہر کی حیثیت اسی قمقمہ جیسی ہے، یا زہر کی مثال بجلی کے مخزن کی ہے جس میں بجلی بند ہے۔

شجرہ کی صورت میں اسی مثال کو چسپاں کیجئے تو سوال یہ ہوا کہ آیا یہ شجرہ نیکی اور بدی کی پہچان کی قوت کا ایک مخزن تھا، یا قمقمہ کی طرح وہ ایک علامت تھا کہ قانون قدرت اُس کے متعلق یہ تھا کہ جب کوئی کھائے تو نیکی اور بدی کی پہچان کی قوت کا فیضان ہوتا تھا۔

یہ مسئلہ علم کلام کا وہ باریک مسئلہ ہے جسکے متعلق قرآن پاک کے نزول کے بعد بھی دو رائیں ہو گئیں، فرقہ معتزلہ کا مسلک یہ ہے کہ تمام چیزوں کی مثال بجلی کے مخزن کی ہے، "قانون قدرت نے تمام چیزوں میں تاثیر پیدا کر دی اب یہ چیزیں بذاتِ خود اثر کرتی ہیں۔ اور اہل سنت والجماعت کا مذہب حق یہ ہے کہ دُنیا کی تمام چیزیں

ایک علامت کی حیثیت رکھتی ہیں۔ یہ صورت قطعاً نہیں کہ ان چیزوں میں طاقت ودلیعت کرکے قدرت الٰہی معطل اور فارغ ہوکر بیٹھ گئی ہو بلکہ دستورِ الٰہی یہ ہے کہ موقعہ بموقعہ قدرت اور تاثیر کا فیضان ہوتا رہتا ہے جبتک قدرت کا فیضان نہ ہو ہاتھ حرکت نہیں کرسکتا۔ زبان بول نہیں سکتی، آنکھ دیکھ نہیں سکتی۔ کان سُن نہیں سکتے، اور زہر مار نہیں سکتا۔

میں یہ نہیں کہہ رہا کہ حضرت آدم علیہ السلام نے معتزلہ کے مسلک کی حمایت کی، ہرگز نہیں، ہرگز نہیں، میرا مقصد یہ ہے کہ اس مسئلہ کی پیچیدگی کا اظہار کردوں جو حضرت آدم علیہ السلام کیلئے مُغالطہ کا باعث ہوگیا

ہاں اس واقعہ سے ہمیں ایک دوسرا سبق ملتا ہے کہ کسی مسئلہ کی منطقی یا فلسفی موشگافیوں میں پڑکر یہ شکل قطعاً جائز نہیں کہ باری تعالیٰ عزّاسمہٗ کے کسی صریح ارشاد کی مخالفت کی جائے۔

(۱۰)

لنسی آدم فنسی ابنہ

آدم علیہ السلام بھول گئے تو اُن کی اولاد بھی بھولنے لگی۔۔!

ارشادِ الٰہی تھا۔

لاتقربا ھٰذہٖ الشجرۃ فتکونا من الظالمین — اس درخت کے پاس مت جاؤ کہ ظالم ہوجاؤ گے۔

مگر سیدنا آدم علیہ السلام قربِ الٰہی کے شوق جنت میں دوام اور خلود کی طمع اور پھر تاثیرِ شجرہ کے متعلق ایک عجیب و غریب پیچیدگی میں کچھ ایسے منہمک ہوگئے کہ باری تعالیٰ عزّاسمہٗ کے ارشاد کا خیال نہ رہا۔

فنسی آدم ولم نجد لہ عزما (طہٰ ع ۲) حضرت آدم علیہ السلام بھول گئے ہم نے اُنکا عزم نہیں پایا

نسیان کو عصیان کیوں کہا گیا

مگر ایک ایسے شخص سے جو نبی ہو یا نبی ہونیوالا ہو، جو تقربِ الٰہی کے اونچے مرتبہ کا مالک ہو، جسکو خطاب و کلام سے نوازا گیا ہو، ایسا انہماک و استغراق بھی ایک لغزش ہے سچ پوچھو تو یہ استغراق بھی اللہ ہی کے لئے تھا مگر افسوس کہ ارشادِ صریح کے مخالف ہوگیا، اسکی مثال ایسی خیال فرمایئے کہ نماز پڑھتے پڑھتے کوئی شخص قرآن پاک کی فصاحت و بلاغت میں ایسا محو ہوا کہ کچھ کا کچھ پڑھ گیا یا معانی قرآن کے غور و فکر میں ایسا منہمک ہوا کہ رکوع کا خیال ہی نہ رہا سجدہ میں چلا گیا

ایسی صورت میں اسکی نماز نہ ہو گی یا سجدۂ سہو لازم آئے گا۔ بلکہ حضرت امام ابو حنیفہؒ کا قول تو یہی ہے کہ نماز کی حالت میں قرآن پاک کی فصاحت و بلاغت میں محویت اس اونچے درجہ کے لئے حجاب بن جاتی ہے جو نماز سے مقصود ہے، بہرحال چونکہ یہ محویت اس اونچے مرتبہ کے مخالف تھی جو حضرت آدم علیہ السلام جیسے مقرب بارگاہ رب صمد کے لئے شایاں ہے۔ تو اسپر تنبیہ وارد ہوئی اور جس طرح حضرت آدم علیہ السلام کی جانب سے خود حضرتِ حق نے معذرت فرمادی کہ "بھول گئے تھے، نافرمانی کا عزم نہ تھا" اسی طرح اس اونچے مرتبے کا لحاظ فرماتے ہوئے یہ سخت الفاظ بھی فرمائے گئے۔

عصیٰ آدمُ ربّہ فغویٰ — آدم علیہ السلام نے نافرمانی کی پس راہ سے بہکا

حضرت علامہ استاذ مولانا انور شاہ صاحب کشمیریؒ فرمایا کرتے تھے کہ یہ الفاظ اسی دستور کے بموجب ہیں کہ۔ "جن کے رتبے ہیں سوا اُن کو سوا مشکل ہے"

مشہور ہے کہ حضرت شاہ عبدالقادر جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز سے ایک مرتبہ پیروں کی انگلیوں کا خلال (جو مستحب ہے اور جس سے عام لوگ واقف بھی نہیں ہوتے) رہ گیا۔ تو آپ اس مستحب کے ترک پر تیرہ دن تک روئے ایک بزرگ نے مسجد میں داخل ہوتے وقت داہنے پیر کی بجائے بایاں پیر رکھدیا تو معتوب ہوئے — "نزدیکاں را بیش بود حیرانی"

بہرحال اس نسیان پر فوراً تنبیہ ہوئی۔

وناداهما ربهما ألم أنهكما عن تلكما الشجرة وأقل لكما إن الشيطان لكما عدو مبين (سورۂ اعراف ع ۲ ج ۸) — اُنکو پروردگار نے ندا دی۔ کیا میں نے تمکو اس درخت سے منع نہ کر دیا تھا اور کیا یہ نہ کہدیا تھا کہ شیطان تمہارا کھلم کھلا دشمن ہے۔

(باقی آئندہ)

ورکی صدر بن عبدالاول
مرحوم ۱۵ ن ۱۸
[redacted] مرادآباد

بسلسلۂ اصحاب صفہ

گذشتہ سے پیوستہ

مہاجرین کرام یعنی دعوتِ اسلام پر سب سے پہلے لبیک کہنے والے مکہ معظمہ کے اسی حرم سے (جہاں پرندوں اور چوپاؤں کو بھی پناہ ملتی ہے مگر ان کے لئے کوئی پناہ نہ تھی۔) ہمیشہ ہمیشہ کیلئے ترکِ وطن کرکے اہل وعیال کو خدا کے نام پر چھوڑ کر مدینہ طیبہ پہنچے۔ کیا آپ کا خیال یہ ہے کہ مدینہ طیبہ لاکھ دو لاکھ کی آبادی کا شہر ہوگا، وہاں مسافر خانے، سرائے یا ہوٹل ہوں گے۔ بڑے بڑے بازار ہونگے جن میں سیکڑوں مزدور کام کرتے ہوں گے، مکانات یا کوارٹر خالی ہوں گے جنہیں کرایہ دار رہ سکیں۔ ان تمام چیزوں کو اس زمانہ کے مدینہ طیبہ سے کیا واسطہ۔ اب سوال یہ ہے کہ ان نوواردین کی بود و باش اور انکے خورد و نوش کی کیا شکل ہو۔؟ بارش آئے تو سر کہاں چھپائیں، بیمار ہوں تو کس کی ڈیوڑھی پر پڑیں۔ پھر لطف یہ ہے کہ بعض حضرات اپنے اہل وعیال کو بھی ہمراہ لے آئے تھے، اُن کے لئے دشواریاں اور بھی زیادہ تھیں، اگرچہ ایک گونہ اطمینان بھی تھا۔ ان مہاجرین میں کچھ ایسے ضرور تھے جن کے پاس کچھ اثاثہ تھا، چنانچہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اب بھی بچی کچی پونجی (جسکی مقدار پانچ ہزار درہم تھی) مسلمانوں کی ضرورتوں کیلئے لے آئے تھے۔ باقی عموماً وہی حضرات تھے جن کے مال و اسباب پر دشمنوں نے اسطرح قبضہ جمایا تھا کہ اب وہ فقرا تھے یا بلال حبشی جیسے غلام تھے جو تہی دست مفلس تھے۔

اس موقعہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خاص رشتہ قائم فرمایا۔ یعنی مواخاۃ (بھائی چارہ) جسکی رُو سے ایک کو دوسرے کیساتھ وہی تعلق ہو جو حقیقی بھائی کو حقیقی بھائی سے ہوتا ہے یعنی ایکدوسرے کی غمگساری اور امداد کرے، کاروبار مشترک کریں۔ اور اگر خدانخواستہ کسی کا انتقال ہو تو ایکدوسرے کا وارث ہو۔ اولاً ایسے مہاجرین کو منتخب فرمایا جن کے پاس کچھ اثاثہ تھا اور ہر ایک کیساتھ ایک ایسے مہاجر کا بھائی چارہ قائم فرمایا جو تہی دست اور مفلس تھا[1]۔ مگر ایسے مہاجرین کی تعداد دس پندرہ سے زیادہ نہ تھی، عام طور سے مہاجرین کا رشتہ مواخات مدینہ طیبہ کے انصار[2] کیساتھ قائم کیا گیا۔ ایک ایک مہاجر کو ایک ایک انصاری کا بھائی قرار دیا گیا

[1] فتح الباری صفحہ ۲۱۷ ج ۷، [2] مدینہ طیبہ میں پیشتر سے دو مذہب کے ماننے والے آباد تھے، مشرک، یہودی۔ مشرکین کے دو قبیلے تھے، اوس اور خزرج، یہ حضرات مشرف باسلام ہوئے اور انکو بارگاہ نبوت سے انصار کا خطاب دیا گیا یعنی مددگارانِ اسلام۔ ۱۲

انصار کا جوشِ ایثار انصارِ کرام کو مشرف باسلام ہوئے دو تین سال ہی گذرے تھے، کچھ وہ بھی تھے جو اسی سال مسلمان ہوئے تھے مگر رحمۃ للعالمین افضل الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کے فیضِ صحبت کا یہ معجزہ تھا کہ ان میں وہ قوتِ ایمان وہ جذبۂ ایثار، وہ شوقِ فدائیت وہ ولولۂ قربانی پیدا ہو جسکے تخیّل سے بھی دُنیا آجتک ناواقف تھی۔ ان انصارِ کرام نے مہاجرین کو دولتِ عظمیٰ تصور کیا، بہت سے واقعات وہ ہیں کہ اپنی ضرورت اپنے فاقہ و احتیاج، اپنی بھوک گرسنگی، اپنے بال بچوں کی بھوک پیاس کو پسِ پشت ڈالکر مہاجر کی خدمت کو سعادتِ عظمیٰ سمجھا حتیٰ کہ رب العالمین نے عرشِ معلی سے اُن کے ایثار کی شہادت دی

یؤثرون علی انفسھم ولو کان بھم خصاصۃ اپنے نفس پر مقدم رکھتے ہیں اگرچہ خود اُنکی کتنی ہی حاجت ہو

کبھی ایسا بھی ہوتا تھا کہ مہاجر آتا تو اسکی مہمانی پر انصار میں آپس میں جھگڑا ہو جاتا۔ ہر کوئی اُسے اپنے ساتھ لیجانا چاہتا، آخر قرعہ کے ذریعہ سے فیصلہ ہوتا تھا۔

حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ مہاجر تھے، آپکا رشتۂ مواخات حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ انصاری سے قائم کیا گیا۔ حضرت سعد بن ربیع نے اپنے مہاجر بھائی سے فرمایا۔ "میرے پاس انصار میں سب سے زیادہ مال ہے، میں اپنا مال نصفا نصف کئے دیتا ہوں، اور میری دو بیویاں ہیں ان میں سے جسکو آپ مناسب سمجھیں بتا دیجئے میں اسکو طلاق دیدونگا جب عدت ختم ہوجائے آپ نکاح کرلینا

کیا تاریخ عالم اس سے بڑھ کر ایثار کی کوئی مثال پیش کرسکتی ہے۔؟

مہاجرین کی خودداری اور خود اعتمادی موقعہ تھا کہ حضرت عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ اپنے انصاری بھائی کے مخلصانہ ایثار سے فائدہ اُٹھاتے مگر یہ حضرتِ سعد سے بیشتر اسلامی رنگ میں رنگے جاچکے تھے، ایک عرصہ ہوا اسلامی خصائل و اخلاق اُن کی طبیعتِ ثانیہ ہوگئے تھے۔ خود اعتمادی اور کسبِ معیشت کی وہ تعلیم جو اسلام کا درس اعظم ہے جزوِ فطرت ہوگیا تھا، آپنے انصاری بھائی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا "خدا آپکے اہل وعیال، مال و دولت میں برکت دے مجھے تو آپ بازار کا راستہ بتا دیجئے"۔

---

[1] رسالہ اصحاب الصفہ ابن تیمیہ ۱۲ [2] بخاری شریف باب مواخاۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم - آہ

چنانچہ بنی قینقاع کے بازار میں تشریف لیگئے، تھوڑا سا سوداخرید کر پھیری کی اور نفع کماکر شام کو واپس آئے۔ کچھ عرصہ بعد مالی حالت یہاں تک ترقی کر گئی کہ دولتمند حضرات میں انکا شمار سب سے پہلے ہوتا تھا

اصحاب الصفہ اسلام دن بدن ترقی کرتا رہا، سعید روحیں دور دراز مسافت پر نکہتِ اسلام سے معطر ہوئیں اور پروانہ وار شمعِ رسالت کے حرمِ پاک میں حاضر ہوکر سکون حاصل کرتیں، اور اسلامی اخوت میں داخل ہوکر اجنبیت کے بجائے اُنسیت، غربت کے بجائے وطنیت کا لطف حاصل کرتیں، چنانچہ حضرتِ علامہ حافظ ابن حجر کی تحقیق یہی ہے کہ تحریکِ مواخات پر وقتاً فوقتاً عمل ہوتا رہا۔

تاہم اسلام اور ہجرت کی روز افزوں ترقی کا نتیجہ یہ ہوا کہ بعض مہاجرین کو رہنے کے لئے جگہ نہ ملتی تھی وہ مجبوراً اس صفہ میں پناہ لیتے تھے جسکا ذکر پہلی اشاعت میں گذرا جو مسجد کے کنارہ پر واقع تھا علامہ ابن تیمیہ فرماتے ہیں۔

تمام اہل صفہ ہمیشہ اکٹھے نہیں رہتے تھے، بعض شادی بیاہ کرکے الگ ہوجاتے تھے اور گھر گرہستی بنالیتے تھے اور بعض زمانہ کی مساعدت کا بدستور انتظار کیا کرتے تھے۔ اصحاب صفہ بتدریج آتے تھے۔ اور وقتاً فوقتاً کم زیادہ ہوتے رہتے تھے چنانچہ کبھی دس یا اس سے بھی کم ہوتے تھے۔ اور کبھی بیس، تیس چالیس، ساٹھ، ستر تک پہنچ جاتے تھے۔

اختلاف تعداد اصحابِ صفہ (یعنی جنہوں نے مختلف زمانوں میں صفہ میں پناہ لی) کی مجموعی تعداد کے بارے میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں چار سو تھے، بعض اس سے کم بتاتے ہیں۔

امتحانات وایثار تمہیدی مضمون ختم ہوگیا جسکی طوالت ممکن ہے ناظرین کرام کو ناگوار بھی ہوئی ہو مگر صفہ کی حقیقت واضح کرنے کے لئے اس تفصیل کی ضرورت تھی، آج سے بفضلہ تعالیٰ اصل موضوع پر بحث شروع ہوتی ہے۔ مقصود کلام یہ ہے کہ ان مقدس مہاجرین (جنکو الفاظ حدیث میں اکثر مساکین کے لفظ سے تعبیر کیا جاتا ہے) کی مالی حالت کیا تھی پریشانیاں کسقدر تھیں، مگر اسکے باوجود جہاد، غزوات اور دیگر جنگی اور انتظامی ضروریات کے لئے کسقدر سرگرم رہتے تھے۔　　(باقی آئندہ)

۱؎ بخاری شریف ...

تاریخ اسلام

۲ — صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

والدہ ماجدہ کا قبولِ اسلام ۳۰، ۴۰ آدمی مسلمان ہو چکے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس تھوڑی سی جماعت کو لئے مکہ معظمہ کے ایک مقام پر جسکا نام دار ارقم ہے قیام فرما ہیں وہیں عبادت و تلقین میں مشغول رہتے ہیں مسلمانوں کو حکم نہیں کہ وہ مکہ کے گلی کوچوں، بازاروں اور چوکوں میں علانیہ تبلیغ اسلام کریں کیونکہ کفار کا زعم و غرور مسلمانوں کو ستانے اور تکلیف رسانی میں کوئی بھی کسر نہ اُٹھا رکھتا، رحمۃ للعالمین کی عام رحمت گوارا نہیں کرتی کہ اس تھوڑی سی بےبس اور بیکس جماعت کو ستا کر کفار مکہ اپنی شقاوت میں اضافہ کریں ۔ کیونکہ کفار مکہ بھی انسان ہیں جن کے لئے رحمت بنا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا گیا ہے ۔ لیکن سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا اصرار ہے کہ انکو علانیہ تبلیغ کی اجازت دی جائے جب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا یہ اصرار بڑھا تو اللہ والوں کی یہ چھوٹی سی جماعت بندگانِ خدا کو دعوتِ اسلام دینے کے لئے نکل کھڑی ہوئی، حرمِ کعبہ میں پہنچکر صدیق اکبر تقریر کرنے کھڑے ہو گئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپکے پاس تشریف فرما تھے، دعوتِ اسلام کے متعلق یہ پہلی تقریر تھی جو ایک اُمتی کی جانب سے علانیہ ہوئی ۔ مسکین اور ناتواں مسلمانوں کی یہ جرأت کفار مکہ کے غرور و نخوت کیلئے اور بھی زیادہ اشتعال کا باعث بن گئی کفار کی ٹڈی دل جماعت نے ان مٹھی بھر مگر مقدس بندگانِ خدا کو آ کر گھیر لیا ۔ اور خصوصیت سے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو بیان سے زیادہ زدوکوب کیا ۔ عُتبہ بن ربیعہ اپنے دوہرے تلے کے چپل لیکر کھڑا ہو گیا اور جی کھولکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخی کی، بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑے تو بدبختوں نے پاؤں سے خوب خوب روندھا، یہاں تک کہ آنکھ ناک کی تمیز مشکل ہو گئی ۔ اور یہ خیال کر لیا گیا کہ اب زندگی ناممکن ہے ۔

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے عزیز و اقربا کو خبر لگی تو وہ آئے اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو کپڑوں میں لپیٹ کر انکو گھر اٹھا لے گئے ۔ ضرب اتنی شدید ہے کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کیطرف سے سب کو مایوسی ہے

چنانچہ مسجد حرام میں آکر یہ اعلان بھی کر دیا گیا کہ اگر ابو بکر جانبر نہ ہو سکے تو انکا قصاص لیا جائیگا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تمام دن بیہوش پڑے رہے، اُن کے والد ماجد اور دوسرے عزیز و اقربا بات کرنیکی کوشش کرتے تھے مگر صدیق اکبر جواب دینے سے معذور تھے۔

جب شام کا وقت آیا تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو ہوش آیا، آنکھیں کھولیں، تو پہلا سوال یہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کیا گذری، آپ کہاں ہیں؟ کیسے ہیں؟ مگر افسوس جن سے دریافت کیا جا رہا تھا وہ سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن تھے، وہ اس سوال کے جواب کی زحمت کیوں گوارا کرتے۔ صدیق اکبرؓ کا بار بار یہی سوال تھا اور جواب میں خاموشی تھی۔ آخر کار والدہ ماجدہ اُم الخیر نے فرمایا "بیٹا خدا جانے نہیں تو خبر نہیں"

سیدنا فاروق اعظمؓ کی ہمشیرہ اُم جمیل مخفی طور سے مسلمان ہو چکی تھیں۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے والدہ ماجدہ کو اس راز سے مطلع کیا اور فرمائش کی کہ اُم جمیل سے ملکر دریافت کریں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیسے ہیں؟

اُم خیر۔ حضرت ام جمیل رضی اللہ عنہا کے پاس پہنچیں اور فرمایا کہ ابو بکرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق دریافت کرتے ہیں۔ اُم جمیل نے (اپنے راز کو چھپاتے ہوئے) نہایت ترشروئی سے جواب دیا "کون محمدؐ" کون ابوبکرؓ! میں کسی کو نہیں جانتی۔ اُم خیر خاموش رہ گئیں لیکن کچھ وقفہ کے بعد اُم جمیل نے خود ہی فرمایا، کیا آپ کی یہ منشاء ہے کہ میں آپ کے ساتھ چلوں۔

اُم خیر۔ "ضرور تشریف لے چلئے"۔

جب اُم خیر رضی اللہ عنہا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچیں تو مکان خالی تھا۔ ابوبکرؓ اور والدہ ماجدہ "اُم خیر" کے علاوہ کوئی نہ تھا۔ اُم جمیل صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی یہ حالت دیکھکر بیتاب ہوگئیں، رونا اور چلانا شروع کر دیا، اور ان ظالموں کو بُرا بھلا کہنے لگیں جنہوں نے صدیق اکبرؓ کیساتھ یہ گستاخی کی تھی۔ تھوڑی دیر بعد اُم جمیل رضی اللہ عنہا خاموش ہوئیں تو صدیق اکبر رضی اللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خیریت پوچھی۔

اُم جمیل۔ تمہاری والدہ سامنے کھڑی ہیں۔ یہ سُن لیں گی۔
صدیق اکبر۔ گھبرائیے نہیں یہ رازدار ہیں۔
اُم جمیل۔ خدا کا شکر ہے حضورؐ خیریت سے ہیں۔
صدیق اکبر۔ کہاں ہیں۔
اُم جمیل۔ دار ارقم میں۔
صدیق اکبر۔ جب تک میں خدمت مبارک میں حاضر نہ ہو جاؤں مجھ پر کھانا پینا حرام۔

اُم خیر کا بیان ہے کہ جب لوگوں کی آمد و رفت بند ہو گئی تو میں اور ابو بکرؓ روانہ ہوئے ابو بکر (رضی اللہ عنہ) میں خود چلنے کی سکت نہ تھی وہ میرے سہارے سے چل رہے تھے، بہرحال عشق صادق نے راستہ کی مشکل کو آسان کر دیا اور ہم دونوں دار ارقم میں حاضر ہو گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے ہی کھڑے ہو گئے، ابو بکر صدیقؓ کو گلے لگایا، سر اور پیشانی کو بوسہ دیا چشم مبارک پُرنم ہو گئیں۔ اور مسلمان جو وہاں موجود تھے وہ بھی آپ لپٹے سر اور پیشانی کو بوسے دیئے۔

صدیق اکبرؓ نے بارگاہ رسالت میں معذرت پیش کی۔ "یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان، مجھے اپنا تو مطلقاً خیال نہیں، افسوس اسکا ہے کہ حضورؐ کو میری وجہ سے زحمت ہوئی، یا رسول اللہ، یہ میری ماں حاضر خدمت ہیں آرزو یہ ہے کہ حضور کے طفیل سے یہ دوزخ کی آگ سے بچ جائیں۔"
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی، جسکی مقبولیت فوراً ظاہر ہوئی اُم خیر رضی اللہ عنہا مشرف باسلام ہو گئیں[۱]

حضرت اُم خیر رضی اللہ عنہا کی وفات | صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد حضرت ابو قحافہ سے پیشتر وفات ہوئی۔

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اسلام سے پیشتر

اسلام سے پیشتر آپ کے اخلاق | آپ فطری طور پر نیک نفس، ذہین، ذکی، معاملہ فہم، سنجیدہ، پاکباز رحم دل۔ مجبر مردم شناس، خود دار اور بہادر تھے۔

[۱] اصابہ صفحہ ۲۲۸ ج ۸ ملخصاً سیرت محمدیہ باب استخفاء علیہ السلام، اسد الغابہ صفحہ ۵۸۵ ج ۵ ۱۲ اصابہ صفحہ ۲۲۸ ج ۸ ۔ ۱۲

آپ کے اخلاقِ عالیہ کا اندازہ اس سے ہوتا ہے کہ "ابن دغنہ" کافر نے آپکی تعریف میں وہی الفاظ ادا کئے جن الفاظ میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف فرمائی تھی۔[1] الفاظ یہ تھے۔

انک تکسب المعدوم وتصل الرحم	آپ بے نظیر کارنامے انجام دیتے ہیں، اقارب کے
وتحمل الکل، وتقری الضیف۔ و	ساتھ اچھا سلوک کرتے ہیں، درماندہ اور بے سہارا
تعین علی نوائب الدھر۔	کے ضرورتمند کو سواریاں دیتے ہیں، مہمان نواز ہیں
بخاری شریف باب ہجرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم و	مصائب زمانہ کے وقت آڑے آکر لوگوں کی امداد کرتے ہیں

اور لطف یہ ہے کہ یہی الفاظ ابن دغنہ نے کفار مکہ کے سامنے ادا کئے جنکی کوئی شخص تکذیب نہ کر سکا[2]

یہی اخلاق واوصاف تھے کہ کفار قریش نے اسلام سے پیشتر اپنے جمہوری نظام حکومت میں حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو دیت، خونبہا اور جرمانوں کا جج بنا رکھا تھا۔[3]

قریش کے دس آدمی وہ ہیں جو زمانہ جاہلیت میں بھی معزز اور مقتدر تھے۔ اور اسلام کے بعد بھی مسلمانوں میں معزز رہے۔[4] حضرت صدیق کا مرتبہ اُن سب سے اونچا ہے۔

---

[1] فتح الباری۔ صفحہ ۱۸۱ - اصابہ صفحہ ۱۰۴ ۔ [2] واقعہ یہ ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کفار مکہ کی شرارتوں سے تنگ آکر حبشہ چلے جانے کے ارادے سے مکہ معظمہ سے روانہ ہوگئے، راستہ میں ابن دغنہ جو قبیلہ قارہ کا سردار اور قریش کا حلیف تھا ملگیا جب اسکو معلوم ہوا کہ قریش کی شرارتوں سے تنگ آکر صدیق اکبر مکہ چھوڑ رہے ہیں تو اس نے ان الفاظ میں تعریف کرتے ہوئے کہا۔ "آپ جیسا شخص ہرگز نہیں نکالا جا سکتا، چلئے میں آپکو پناہ دیتا ہوں اور پھر عمائدین قریش کے سامنے پہنچکر یہی الفاظ دہرائے اور ملامت کرتے ہوئے کہا کہ کیا ایسے شخص کو تم نکالتے ہو۔ (پورا قصہ انشاء اللہ آئندہ آئے گا) [3] اسکی تفصیل یہ ہے کہ قریش کا کوئی بادشاہ نہ تھا انہوں نے ملکر بڑے بڑے قبائل کے متعلق خاص خاص خدمات کر دی تھیں رئیس قبیلہ اُن خدمات کے ذمہ دار ہوتے تھے چنانچہ بنی ہاشم کے متعلق تھا کہ زمانہ حج میں حاجیوں کے خورد و نوش کا انتظام کریں۔ بنی عبدالدار کے متعلق یہ تین خدمات تھیں (۱) حجابہ یعنی خانہ کعبہ کی دربانی جسکا مطلب تھا کہ ان کی اجازت کے بغیر کوئی شخص خانہ کعبہ میں نہیں جا سکتا تھا۔ (۲) لوا یعنی اگر قریش کسی قبیلہ کے ساتھ جنگ کریں تو جھنڈا لہرانا ان کا کام تھا (۳) ندوہ یعنی وہ کونسل چیمبر یا کمیٹی گھر جسمیں قبائل قریش کے نمائندے جمع ہوکر مشورہ کیا کرتے تھے اور جسکا نام دارالندوہ تھا، اسکی نگرانی، تولیت اور مشورہ کے متعلق انتظام کرنا وغیرہ اُن کے ہی متعلق تھا۔ تاریخ الخلفاء صفحہ ۲۱ و ۲۲، طبقات ابن سعد صفحہ ۳۹ - تاریخ ابن خلدون -- -- یہ دارالندوہ کعبہ کے سامنے تھا اسکا دروازہ بیت اللہ کی طرف تھا۔ طبقات ابن سعد صفحہ ۳۶ قسم اول تاریخ ابن خلدون جلد دوم ۱۲ - [4] تاریخ الخلفاء صفحہ ۱۲ مجتبائی۔

وہ اور ہم!

فاعتبروا یا اولی الابصار

سمجھ والو! عبرت پکڑو

از حضرت مولانا عبد اللہ صاحب مدرس مدرسہ امدادیہ مراد آباد

ذیل میں ایک مضمون شائع کیا جاتا ہے جسمیں جامعہ احمدیہ قادیان کے پرنسپل نے مرزائی مبلغین اور علماء وطلباء کو سیاست اور حالات حاضرہ، اور علوم جدیدہ مثلاً علم الاقتصاد، علم النفس وعلم سائنس وغیرہ سے واقف کرنے کیلئے ایک لائبریری فنڈ کی اپیل کی ہے، جسکے ذریعہ سے سیاسی اور جدید معلومات کا مواد جمع کیا جاویگا۔ تاکہ مرزائی علماء ومبلغین اس سے استفادہ حاصل کر کے اجتماعات سیاسیہ مثلاً مجالس آئین ساز (اسمبلیاں) وغیر سیاسیہ میں مرزائی جماعت کا تفوق اور برتری ظاہر کر سکیں۔

معزز ناظرین کو یہ بات معلوم ہونی چاہئے کہ جماعت مرزائیہ عیاری میں قوم یہود سے کم نہیں ہے۔ چند سال قبل جب تک گورنمنٹ برطانیہ کی گرم بازاری تھی اسوقت تک اس جماعت کے نزدیک میدان سیاست میں قدم رکھنا حرام تھا اور انگریزی حکومت ان کے لئے بمنزلہ ظل اللہ تھی، اور کیوں نہ ہوتا، خود انکے پیشوا غلام احمد قادیانی نے یہ تحریر کر دیا تھا کہ میں اور میری تمام جماعت گورنمنٹ برطانیہ کی وفادار فوج ہے۔ مگر یہ وفاداری صرف اسوقت تک تھی جب تک انگریزی راج کی بنیادیں متزلزل نہیں ہوئی تھیں۔ اس وقت اس جماعت نے کبھی سیرت النبی کے جلسوں سے اور کبھی آریہ عیسائی مناظروں سے اپنے آپ کو خادم اسلام ظاہر کیا۔

اب چونکہ ہندوستان میں قومی تحریکات سرعت کیساتھ ارتقائی منازل کو طے کر رہی ہیں، اور

برطانوی عروج زوال کیساتھ تبدیل ہو رہا ہے، اسلئے مرزا غلام احمد قادیانی کی جماعت نے بھی پینترے بدلنے شروع کئے ہیں، مرزائی مبلغین اور علماء کو ملکی مسائل کے اندر دخل اندازبنانیکی کوشش کرنا بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔

بہرحال جو کچھ بھی ہو اس مضمون کو نقل کرنے سے مقصد یہ ہے کہ ہمارے محترم ناظرین خصوصًا حضرات علماء کرام اس بات پر غور فرمائیں کہ انقلاب نے تمام اقوام ہند کو کم وبیش ضرور متاثر کر رکھا ہے حتیٰ کہ قادیانی جیسے وفاداران برطانیہ بھی آج اس میدان میں آنیکی تکلیف گوارا کر رہے ہیں۔

ان حالات کے پیش نظر ہمارے ذمہ دار حضرات اپنے فرائض اور ذمہ داریوں کو جلد سے جلد محسوس کریں، اور اپنے علماء و طلباء اور مبلغین کو حالات حاضرہ اور رفتار زمانہ سے واقف کرنے کیلئے اس قسم کی لائبریریاں اور تربیت گاہیں قائم کریں۔ ورنہ میدان سیاست وغیرہ پر دوسروں کا قبضہ ہو جائیگا خصوصًا ارباب مدارس یعنی ارباب حل وعقد اپنے مدارس کے ماتحت اس قسم کے دار المطالعہ اور شعبہ ہائے تربیت قائم کریں۔ جسکے اندر طلبہ کو تحریر وتقریر سکھائی جائے۔ اور مسائل حاضرہ سے واقف کیا جائے۔

لائبریری جامعہ احمدیہ کی اپیل یہ ہے۔

"جامعہ احمدیہ قادیان سلسلۂ عالیہ احمدیہ کی اہم ترین درسگاہ ہے، جہاں سلسلۂ عالیہ احمدیہ کیلئے علماء ومبلغین تیار کئے جاتے ہیں، وہ علماء جنکی علمی وعملی جدوجہد بفضل خدا جماعت احمدیہ کیلئے شاندار مستقبل کے بواعث میں سے ایک ہو سکتی ہے، یہ وہی لوگ ہیں جنکا فرض ہے کہ اسلام اور احمدیت کی حفاظت کیلئے سینہ سپر رہیں۔ ضرورت ہے کہ ان اصحاب کے پاس ہر فن کے متعلق علمی معلومات کا خزانہ ہو تاکہ وہ ہر مبحث پر بات کرسکیں اور ہر علمی محفل کے ذوق کے مطابق اپنے علمی تجربہ کا ثبوت دے سکیں۔ اگر کہیں فلسفۂ اخلاق کا ذکر ہو، تو مغربی فلسفیوں کی تھیوریوں کو زیر بحث لاکے اسلامی نقطۂ نگاہ سے ان کا رد پیش کریں۔ اگر کہیں زمانہ حاضرہ کے مسائل سیاسیہ و اقتصادیہ کا تذکرہ ہو تو انکو اسلامی تعلیم کی روشنی میں حل کرسکیں۔ علماء مبلغین وہ معلم اسلام کی حیثیت سے اپنی شخصیت کو نمایاں اور موثر طریق پر پیش کرسکیں، تا اہل علم اصحاب اس امر کو تسلیم کرنے پر مجبور ہوں کہ احمدیہ جماعت کے مبلغین و علماء وسعت مطالعہ کی وجہ سے زمانہ حاضرہ

کے ہر قسم کے مسائل کو اچھی طرح سمجھتے ہیں، وہ ضروریاتِ عالم اور عقدہ ہائے حاضرہ سے بخوبی واقف ہیں اور ان تمام مصائب و مشکلات کا حل اسلامی تعلیمات سے پیش کر رہے ہیں۔ جب تک اہلِ علم اصحاب میں یہ احساس پیدا نہ ہو اس وقت تک علماء سلسلہ کی باتوں کو قابلِ توجہ نہیں سمجھا جا سکتا۔

ان علماء کو چونکہ بالعموم اجتماعات سے واسطہ پڑتا ہے اسلئے انہیں ایسے طریق بھی معلوم ہونے چاہئیں جن کے ذریعہ وہ تمام اجتماعات پر اثرانداز ہو سکیں اور اپنی بات منوا سکیں، زمانہ حاضرہ میں سوشل سائیکالوجی بسرعت منازلِ ارتقاء طے کر رہی ہے جو ایسے تمام مسائل پر روشنی ڈالتی ہے جنکا اجتماع سے تعلق ہو، ایسی کتب کا مطالعہ مبلغین اور علماء سلسلہ کے کام میں سہولت پیدا کر سکتا ہے۔ اور انہیں سلسلۂ عالیہ کیلئے مفید وجود بنا سکتا ہے۔

اسکے علاوہ رموزِ فطرتِ انسانیہ کو سمجھنا بھی ایک معلم اور مبلغ کیلئے نہایت ضروری ہے۔ جس کے لئے علم النفس کی کتب ممد ہو سکتی ہیں۔

روزمرہ کی سائنس کا علم اور عام معلومات میں وسعت پیدا کرنا بھی مبلغین کے لئے نہایت ضروری ہے، تاکہ وہ زمانے کی رفتار کے مطابق چل سکیں۔ اور زمانۂ حاضرہ کی ایجادات و حالات سے بخوبی واقف ہو سکیں، نیز تاریخی معلومات میں بھی انہیں کافی دسترس ہو۔

لیکن افسوس ہے کہ جہاں ہر ایک کالج کی ایک مستقل جامع لائبریری ہوتی ہے جسمیں ہر فن کی ہزاروں کتب رکھی جاتی ہیں، وہاں جامعہ احمدیہ قادیان کی لائبریری معدودے چند کتابوں پر مشتمل ہے شاید یہی وجہ ہے کہ علماء سلسلہ میں سے بعض وسعتِ معلومات میں رفتارِ زمانہ کے ساتھ چل نہیں سکتے، اور بڑے شہروں میں جہاں علمی و ادبی چرچا ہوتا ہے کامیاب نہیں ہوتے۔

ضروری ہے کہ جامعۂ احمدیہ کے طلبہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور سلسلۂ عالیہ کی کتب کے علاوہ فلسفۂ اخلاق، سائنس، روزمرہ، تاریخی، اقتصادی، سیاسی، سائنس روزمرہ، جنرل نالج سائیکالوجی، سوشیالوجی، اور دیگر اہم علوم حاضرہ کے متعلق انگریزی و عربی کتب، نیز مذہبی کتب مہیا کی جائیں جن کے مطالعہ سے روشن خیال علوم جدیدہ و قدیمہ سے اچھی طرح واقف اور حضرت مسیح موعود،

علیہ السلام کے بیان فرمودہ علوم کے خزانوں سے پوری طرح متمتع ہونیوالے مبلغین اور علما و پیدا ہوں، جو سلسلہ عالیہ کے لئے بہتر وجود بن سکیں۔

اس مقصد کے پیش نظر جامعہ احمدیہ میں طلبہ کیلئے ایک لائبریری تیار کرنیکا فیصلہ کیا گیا ہے جسکے لئے جناب ناظر صاحب بیت المال نے ڈیڑھ ہزار روپیہ تک چندہ جمع کرنیکی اجازت فرمائی ہے، سلسلہ عالیہ کے ذی حیثیت ممول اور اہل علم اصحاب کے لئے جو خدمت سلسلہ کے لئے ہر قربانی کے لئے مستعد و تیار رہتے ہیں ڈیڑھ ہزار روپیہ جمع کرنا کوئی مشکل امر نہیں، توقع ہے کہ اس مقصد کے پیش نظر جو قومی ترقی و بہبود کے لئے بہت حد تک ممد ہو سکتا ہے ذی استطاعت اور اہل علم اصحاب ہماری مدد فرمادیں گے نیز اسکے متعلق اپنے مفید مشورہ سے ہمیں مطلع فرمائیں گے۔

یہ رقوم امانت جامعہ احمدیہ لائبریری فنڈ میں جمع ہونے کے لئے، محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام پہنچنی چاہئیں۔

معطی اصحاب کی فہرست انشاء اللہ وقتاً وقتاً الفضل میں شائع کی جایا کریگی۔

پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان۔

Scanned by CamScanner

فلسفۂ ایمان

مکالمہ

کیا مذہب فطری جذبہ ہے؟

(مجلسِ اوّل)

رفیق - دنیا میں مذہب کا شور مچا ہوا ہے، سارے جھگڑوں کی جڑ مذہب ہی ہے تو ایسی جھگڑالو چیز کو ماننے یا باقی رکھنے کی ضرورت ہی کیا ہے -

خلیل - جنابِ والا! کیا مذہب کا انکار کرکے آپ مذہب کو مٹا دیں گے - ؟ یا ایک نیا مذہب اور پیدا کرلیں گے -

رفیق - یہ بھی عجیب منطق ہے، مذہب کو مٹانا نیا مذہب ہے -

خلیل - بیشک یہ منطق عجیب ہے، مگر غلط نہیں، مذہب کے لفظی معنی ہیں، راستہ، اور عموماً ان خیالات کے مجموعہ کو مذہب کہا جاتا ہے جنکو انسان اپنے اور بنی نوع انسان کی فلاح اور بہبود کی خاطر تسلیم کرے لہٰذا آپ جو راستہ بھی اپنی اور بنی نوع انسان کی فلاح وبہبود کی خاطر تسلیم کرینگے وہی مذہب کہلائے گا -

رفیق - اچھا پھر جھگڑے کیوں پیدا ہوتے ہیں، منشا تو یہ ہے کہ جھگڑا مٹے اور نوع انسان اطمینان اور چین کی زندگی بسر کرے -

خلیل - کیا جھگڑا صرف مذہب سے پیدا ہوتا ہے - آپ کے اس ضلع میں تقریباً ایک درجن ڈپٹی مجسٹریٹ اور دو درجن آنریری مجسٹریٹ ہیں اور ان سب کو مقدمات کی بھرمار سے فرصت نصیب نہیں ہوتی کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ ہزاروں، لاکھوں مقدمات میں سے مذہب کے متعلق کتنے فی صدی مقدمات ہوتے ہیں -

رفیق۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ ان مقدمات میں بہت سے بہت ایک فیصدی بلکہ ایک فی ہزار مقدمہ مذہب کے متعلق ہوتا ہوگا، مگر سوال تو یہ ہے کہ مذہب جب ایک مقدس چیز ہے تو یہ جھگڑوں کے میدان میں آتا ہی کیوں ہے؟

خلیل۔ کیا کوئی مقدس غرض جھگڑے کا باعث نہیں بن سکتی۔

رفیق۔ مقدس کو جھگڑے سے کیا تعلق؟

خلیل۔ فرض کیجئے پلیگ کا زمانہ ہے کسی شہر میں سیکڑوں آدمی روزانہ مر رہے ہیں، وبا کو دور کرنے کی تدبیریں سوچی جا رہی ہیں، مدبرین اور حکما میں ایک طریق علاج کے متعلق اختلاف پیدا ہوا اختلاف اسقدر سخت ہے کہ ہر ایک فریق دوسرے کی تجویز کو مریضوں کے لئے مہلک سمجھتا ہے۔ اب ایمانداری سے ہر فریق اپنا فرض محسوس کرتا ہے کہ دوسرے کی پوری مخالفت کرے۔ لیکن یہ اختلاف کیوں ہے؟ خدا کی مخلوق کو ہلاکت سے بچانے کیلئے! کیا اس غرض کے مقدس ہونے میں کوئی شک ہے؟

رفیق۔ اس قسم کا اختلاف ممکن بھی ہے اور ہوتا بھی ہے مگر اسکو اس طرح اٹھا دیا جاتا ہے کہ دونوں فریق کو تجربہ کا موقعہ دیدیا جائے، یا دونوں کی تجویز نظر انداز کر کے کوئی تیسری تجویز سوچی جائے، مگر مذہبی جھگڑوں میں تو تصفیہ کی کوئی صورت نکلتی ہی نہیں۔

خلیل۔ یہ شکل ممکن ہے، مگر اس صورت میں کہ ہر ایک فریق اپنی رائے اور تجویز پر کامل یقین نہ رکھتا ہو۔ لیکن اگر کسی فریق کو بھی اپنی تجویز کی کامیابی پر کامل یقین ہے اور دوسرے کی تجویز کو ہلاکت انگیز یقین کرتا ہے تو وہ اس تجربہ کو چند آدمیوں کی موت کے مرادف سمجھے گا۔ اور اگر اس فریق کے دلمیں نوع انسان کی کامل ہمدردی ہے تو وہ اپنی پوری طاقت صرف کر دیگا اور دوسرے فریق کو تجربہ کا موقع نہ دیگا، کیونکہ وہ اسمیں اپنے چند بھائیوں کی موت دیکھ رہا ہوگا۔

علاوہ ازیں مشکل یہ ہے کہ مذہبی عقائد کا تجربہ اس دنیا میں ہو نہیں سکتا۔ لہٰذا مذہبی معاملات میں نہ تجربہ کام دے سکتا ہے نہ اپنے جیسے انسانوں کا فیصلہ یا ثالثی کام آ سکتی ہے۔

رفیق۔ آپ کا منشاء بظاہر یہ ہے کہ مذہبی اختلافات کا باعث اور اصلی محرک نوعِ انسان کی ہمدردی ہے

یعنی ہر مذہب کا پیرو یہ یقین رکھتا ہے کہ انسان کی فلاح و بہبود اُسی کے مذہب میں منحصر ہے اور دوسرے کا مذہب سراسر تباہی اور بربادی کی دستاویز ہے، لہٰذا نوعِ انسان کی ہمدردی اور غمخواری کا جذبہ مجبور کرتا ہے کہ وہ دوسرے کو بھی اس فلاح اور بہبود میں شریک کرے اور جو طاقت اُسکے اس جذبہ میں حائل ہو اسکو وہ قلع قمع کر دے۔

لیکن محترم بندہ آپ معاف فرمائیں۔ میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ یہ مذہبی جذبہ اور اس قسم کے تمام تخیلات من گھڑت اور اختراعی چیزیں ہیں، اگر آپ اجازت دیں تو میں کچھ دلائل عرض کر دوں۔

خلیل۔ بیشک آپ اپنے تمام شبہات پیش فرمایئے، اور پھر اُن کے اطمینان بخش جوابات ملاحظہ فرمایئے

(باقی آئندہ انشاء اللہ)

مدلل و مکمل اشاعت اسلام

بسلسلۂ ربیع الثانی خاص رعایت ہم ربیع الثانی تک مجلد و منظم کتاب بجائے تین روپے کی بجائے ۲ علاوہ محصول

یعنی

دنیا میں اسلام کیونکر پھیلا

مولفہ فخر الہند حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب رحمۃ اللہ علیہ مہتمم دار العلوم دیوبند و مفتی اعظم عدالت عالیہ حیدرآباد دکن جسمیں اسلام کی تدریجی ترقی اور اطراف عالم میں اسکی اشاعت کی صورتیں مستند صحیح تاریخی واقعات کے ذریعہ بیان کرکے یہ مشاہدہ کرا دیا ہے کہ یہ حیرت انگیز ترقی و اشاعت محض حق تعالیٰ کے فضل سے اسلامی اخلاق اور اُنکی عالمگیر جاذبیت کا نتیجہ تھا نہ کسی جبر و قہر کا۔ یہ کتاب درحقیقت حضرات صحابہ و تابعین کے اہم کارناموں اور فتوحات اسلامیہ کی ایک مفصل مستند اور دلچسپ تاریخ ہے واعظین و مقررین کو دوسری کتب سے مستغنی کر دینے والی یہی واحد کتاب ہے جسپر اکابر علماء کی تقاریظ بھی تحریر ہیں اسمرتبہ ہم نے حسب ذیل خصوصیات کیساتھ آراستہ کرکے شائع کی ہے۔

(۱) تاریخی کتب میں جو انجانے تک جسقدر ضرورت ہے وہ محتاج بیان نہیں واقعات کے حوالجات کو اسدرجہ مکمل کر دیا گیا ہے کہ اسکا درجہ معتبر و مستند ہونے میں پہلے سے کہیں زیادہ بلند ہو گیا ہے (۲) استشہاد میں جہاں تاریخی واقعات کی ضرورت پیش آئی حاشیہ پر مفصل واقعات کا اضافہ کیا گیا ہے (۳) آیات قرآنیہ و احادیث کی تخریج و شرح بھی کی گئی ہے جو اہل علم کے لئے مزید سہولت بہم پہنچاتی ہے (۴) تصحیح جو ہر کتاب کی جان ہوتی ہے اسمیں پوری کوشش کی یعنی اوّل اصل کتاب کا مقابلہ نہایت جانفشانی کی ساتھ اسکے مسودے کے ساتھ کیا گیا ہے۔ اس مقابلہ سے پہلے اڈیشنوں کی بیشمار غلطیاں ظاہر ہوئیں (۵) کاپی اور پروف کی تصحیح میں بھی خاص اہتمام کیا گیا ہے۔ گویا جس عظیم الشان مقصد کیلئے یہ کتاب تالیف کی گئی ہے اسمرتبہ اسی کی موافق کتابت طباعت تصحیح میں کوئی دقیقہ نہیں رکھا گیا۔ کتابت طباعت دیدہ زیب ٹائیٹل خوشنما رنگین قیمت باوجود ان تمام اوصاف کے بدستور سابق صرف تین روپے (صرف ۲ روپے) رکھدی گئی ہے تاکہ ہر شخص خرید سکے۔ ملنے کا پتہ کتبخانہ فخریہ شاہی کمپنی امروہی دروازہ مراد آباد

فقہیات

المختار للفتوی عـ۵ جـ۵ سـ۵

وَالْقَیُٔ مِلْأَ الْفَمِ اِلَّا الْبَلْغَمَ وَیَنْقُضُہُ الدَّمُ وَالْقَیْحُ وَاِنْ لَمْ یَمْلَأِ الْفَمَ وَاِذَا اخْتَلَطَ الدَّمُ بِالْبُصَاقِ فَاِنْ غَلَبَہُ اَوْسَاوَاہُ نَقَضَ وَالْاِغْمَاءُ وَالْجُنُوْنُ وَالنَّوْمُ مُضْطَجِعًا اَوْمُتَّکِئًا اَوْمُسْتَنِدًا یَنْقُضُ۔ وَالنَّوْمُ قَائِمًا اَوْرَاکِعًا اَوْسَاجِدًا اَوْقَاعِدًا وَمَسُّ الذَّکَرِ وَالْمَرْأَۃِ لَایَنْقُضُ۔ وَالْقَہْقَہَۃُ فِیْ

(سلسلۂ سابق) اور وضو کو توڑ دیتی ہے قے جو منہ بھر ہو۔ بلغم کے ماسوا، اور وضو کو توڑ دیتا ہے خون اور پیپ اگرچہ منہ بھر نہ ہوں۔ اور جب خون تھوک سے مل جائے تو اگر خون تھوک پر غالب ہو یا اسکی برابر ہو تو وضو کو توڑ دیگا۔ (ورنہ نہیں) نیز بیہوشی اور جنون، اور سوجانا کروٹ سے یا تکیہ لگاکر یا سہارا دیکر (وضو کو توڑ دیتا ہے۔) اور سونا کھڑے یا رکوع یا سجدہ یا قعدہ کی حالت میں اور عضو تناسل یا عورت کو چھونا ناقض وضو نہیں۔ نماز میں کھلکھلاکر

عـ۵ ف۔ ای خلافا للشافعی قال الترمذی رح قال بعض اھل العلم لیس فی الرعاف والقیٔ وضوءٌ وھو قول الشافعی ومالک ۱۲ صفہ ۱۳ ترمذی شریف

عـ۵ ز۔ ای عند زفر یکون حدثا قل اوکثر ۱۲ بدائع الصنائع صفہ ۲۵ ج ۱

سـ۵۔ قال ابو یوسف البلغم النازل من الراس لاینقض والصاعد من الجوف ان کان ملاء الفم ینقض کغیرہ من انواع القیٔ (شرح نقایہ ازیہ صفہ ۱۱)

للعـ۵ م۔ ای خلافا لمحمد رحمہ اللہ تعالی، قال فی البدائع واما اذا قلس دما فلم یذکر فی ظاھر الروایۃ نصا وذکر المعلی عن ابی حنیفۃ وابی یوسف انہ یکون حدثا قلیلا کان اوکثیرا جامدا کان اومائعا وروی عن الحسن بن زیاد عنہما انہ ان کان مائعا ینقض قل اوکثر وان کان جامدا لاینقض مالم یملاء الفم وروی بن رستم عن محمد انہ لایکون حدثا مالم یملاء الفم کیفما کان آہ (بدائع صفہ ۱۱ ج ۱) ـہ ف۔ ای خلافا للشافعی، قال فی البدائع ولو مس امرأتہ بشھوۃ اوبغیر شھوۃ فرجھا اوسائر اعضاءھا من غیر حائل ولم ینتشر لہا لاینقض وضوءہ عند عامۃ العلماء وقال مالک ان کان مس بشھوۃ یکون حدثا وان کان بغیر شھوۃ بان کانت صغیرۃ اوکانت ذا رحم محرم منہ ۲۶

ـلہ یعنی بلغم کے سوا کھانے وغیرہ کی اتنی قے ہوگئی جس سے منہ بھر جائے یعنی اتنی مقدار ہو کہ اگر منہ بند کرنا چاہیں تو منہ بند نہ ہوسکے نہ نگلی جاسکے تو اس سے وضو ٹوٹ جائیگا۔ ۱۲ بدائع۔

ـ۵۲ مثلا مسوڑھوں سے خون نکلے یا زبان کٹ جانے کی شکل میں۔ ۱۲

ـ۵۳ نیند اس درجہ کی ہو کہ اعضاء ڈھیلے ہوجائیں اپنی قوت سے نہ بیٹھ سکے اسکی نشست سہارے سے ہو حتی کہ یہ سہارا اگر ہٹ جائے تو وہ گر پڑے ۱۲ خ

لایکون حدثا وھو احد قولی الشافعی وفی قول یکون حدثا کیفما کان بشھوۃ اوبغیر شھوۃ وھل ینتقض طھارۃ الملموسۃ لا

الصلوٰۃ بنفسہا۔ وفصل۔ فرض الغسل المضمضۃ والاستنشاق
وغسل جمیع البدن وسنتہ ان یغسل یدیہ وفرجہ ویزیل النجاسۃ
عن بدنہ ثم یتوضأ للصلوٰۃ ویفیض الماء علی جمیع بدنہ ثلثا وتوجبہ
غیبوبۃ الحشفۃ فی قبل او دبر علی الفاعل والمفعول بہ۔ وانزال المنی علی وجہ
الدفق والشہوۃ وانقطاع الحیض والنفاس۔

ہنسنا ناقض وضو ہے۔

وفصل:۔ کلی کرنا۔ ناک میں پانی دینا، اور تمام بدن کا دھونا غسل کے فرائض ہیں۔

غسل کی سنتیں۔

یہ ہیں کہ دونوں ہاتھوں اور شرمگاہ کو دھوئے اور اپنے بدن سے ناپاکی کو زائل کرے پھر نماز کی جیسی وضو کرے اور تین مرتبہ اپنے تمام بدن پر پانی بہائے۔

موجبات غسل!

حشفہ (سپاری) کا بدن کے اگلے یا پچھلے حصہ میں غائب ہو جانا فاعل اور مفعول بہ (دونوں پر) غسل واجب کر دیتا ہے، نیز منی کا انزال لذت اور کود کے ساتھ اور حیض و نفاس کا منقطع ہو جانا غسل واجب کر دیتے ہیں

عہ قال فی البدائع القہقہۃ فی صلوٰۃ مطلقۃ وہی الصلوٰۃ التی لہا رکوع وسجود فلا یکون حدثا خارج الصلوٰۃ ولا فی صلوٰۃ الجنازۃ وسجدۃ التلاوۃ وہذا استحسان والقیاس ان لا تکون حدثا وہو قول الشافعی (بدائع ص ۳۲ ج ۱) عہ۔ قال الترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ۔ اختلف اہل العلم فیمن ترک المضمضۃ والاستنشاق۔ فقالت طائفۃ لا یعید فی الوضوء ولا فی الجنابۃ لانہا سنۃ وہو قول مالک والشافعی ... عہ ن۔ ای خلافا للشافعی فی شرح النقایۃ قال مالک والشافعی غسلہما (ای الفم والانف) سنۃ۔ (... صفحہ ۱ جلد ۱)

عہ ن ... للشافعی قال فی شرح النقایۃ لو انزل من غیر شہوۃ بان حمل شیئا ثقیلا ... لا غسل علیہ وقال مالک والشافعی رحمہما اللہ علیہ الغسل اھ۔

عہ ... اگر منی خارج ہو تو غسل واجب نہ ہوگا کیونکہ یہ صورت نہیں ...

وَمَنِ اسْتَيْقَظَ فَوَجَدَ فِي ثِيَابِهِ مَنِيًّا أَوْ مَذْيًا عـ۵س فَعَلَيْهِ الْغُسْلُ وَغُسْلُ الْجُمُعَةِ وَالْعِيدَيْنِ وَالْإِحْرَامِ سُنَّةٌ وَلَا يَجُوزُ لِلْمُحْدِثِ وَالْجُنُبِ مَسُّ الْمُصْحَفِ إِلَّا بِغِلَافِهٖ عـ۵ن

اور جس شخص نے بیدار ہونے پر اپنے کپڑوں میں منی یا مذی[۵] پائی تو اسپر غسل واجب ہے۔ جمعہ اور دونوں عید اور احرام کا غسل سنت ہے بے وضو اور جنبی کے لئے جزدان[عـ۵] کے بغیر قرآن پاک کا چھونا جائز نہیں۔

عـ۵س - یعنی اذا استیقظ النائم فوجد بللۃ فان کان منیًا یجب علیہ الغسل تذکر احتلامًا او لم یتذکر وکذالک ان کان مذیًا وقال ابویوسف لاغسل علیہ ان رای مذیًا و لم یتذکر احتلامًا ۱۲ شرح نقایہ)

عـ۵ن - مس الجنب المصحف ذهب قوم الى اجازته وذهب الجمهور الى منعه وهم الذين منعوا ان يمسه غير المتوضى ۱۲ بداية المجتهد -

۵ منی سفید رنگ، گاڑھی ہوتی ہے جسکے خارج ہونے پر عضو ٹوٹ جاتا ہے۔ مذی رقیق سپید ار بھوری رنگ کی رطوبت جو جوش کے وقت خارج ہو۔ اور اسکے بعد سستی نہ پیدا ہو۔ ودی غلیظ مادہ جو پیشاب کے بعد خارج ہو۔ مذی اور ودی کے خارج ہونے پر محض وضو واجب ہوتا ہے غسل نہیں، آنکھ کھلنے کے بعد اگر کپڑے یا بدن پر تری دیکھے تو مسئلہ کی چودہ[۱۴] صورتیں ہوتی ہیں جو ذیل کے جدول سے سمجھی جا سکتی ہیں۔

	صورت مسئلہ	حکم
۱	یہ یقین ہے کہ منی ہے اور احتلام بھی یاد ہے	سب کے نزدیک غسل واجب ہے
۲	〃 〃 〃 〃 احتلام یاد نہیں	〃 〃 〃
۳	جانتا ہے کہ مذی ہے اور احتلام یاد ہے	〃 〃 〃
۴	جانتا ہے کہ مذی ہے اور احتلام یاد نہیں	غسل واجب نہیں
۵	جانتا ہے کہ ودی ہے اور احتلام یاد ہے	〃 〃 〃
۶	〃 〃 〃 احتلام یاد نہیں	〃 〃 〃
۷	شک ہے کہ منی ہے یا مذی ہے اور احتلام یاد ہے	غسل واجب ہے
۸	〃 〃 〃 〃 احتلام یاد نہیں	امام ابوحنیفہ اور محمد کے نزدیک غسل واجب ہے امام ابویوسف کے نزدیک غسل واجب نہیں
۹	شک ہے کہ منی ہے یا ودی اور احتلام یاد ہے	سب کے نزدیک غسل واجب ہے۔
۱۰	شک ہے کہ منی ہے یا ودی اور احتلام یاد نہیں	امام ابوحنیفہ اور محمد کے نزدیک غسل واجب ہے امام ابویوسف کے نزدیک واجب نہیں
۱۱	شک ہے کہ مذی ہے یا ودی اور احتلام یاد ہے	سب کے نزدیک غسل واجب ہے
۱۲	شک ہے کہ مذی ہے یا ودی اور احتلام یاد نہیں	کسی کے نزدیک غسل واجب نہیں
۱۳	شک ہے کہ منی ہے یا مذی یا ودی اور احتلام یاد ہے	سب کے نزدیک غسل واجب ہے۔
۱۴	〃 〃 〃 〃 احتلام یاد نہیں	امام ابوحنیفہ و محمد کے نزدیک غسل واجب ہے امام ابویوسف کے نزدیک واجب نہیں ۱۲ بحر الرائق ۱۲

عـ۵ جو لی جو جلد پر مڑی ہوئی ہو یا استین یا کپڑے سے قرآن شریف چھونا جنبی یا بے وضو کے لئے جائز نہیں ۱۲

وَلَا يَجُوْزُ لِلْجُنُبِ قِرَاءَةُ الْقُرْآنِ - وَيَجُوْزُ لَهُ الذِّكْرُ وَالتَّسْبِيْحُ وَالدُّعَاءُ وَلَا يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ إِلَّا لِضَرُوْرَةٍ عــه ف وَالْحَائِضُ وَالنُّفَسَاءُ كَالْجُنُبِ -

فَصْلٌ يَجُوْزُ الطَّهَارَةُ بِالْمَاءِ الطَّاهِرِ فِيْ نَفْسِهٖ الْمُطَهِّرِ لِغَيْرِهٖ كَالْمَطَرِ - وَمَاءِ الْعُيُوْنِ وَالْآبَارِ وَإِنْ تَغَيَّرَ بِطُوْلِ الْمُكْثِ وَيَجُوْزُ بِمَاءٍ خَالَطَهٗ شَيْءٌ طَاهِرٌ فَغَيَّرَ أَحَدَ أَوْصَافِهٖ كَاللَّبَنِ عــه ن وَالزَّعْفَرَانِ وَالْأُشْنَانِ وَمَاءِ الْمَدِّ -

---

جنبی کے لئے قرآن شریف پڑھنا بھی جائز نہیں، ذکر تسبیح اور دعا اسکے لئے جائز ہے - اور نہ داخل ہو مسجد میں مگر کسی مجبوری[1] کے باعث - اور حیض یا نفاس والی عورت جنبی کے مانند ہے -

فصل پاکی جائز ہے اُس پانی سے جو خود پاک ہو اور دوسری چیز کو پاک کرنیوالا ہو، جیسے بارش کا پانی، یا چشموں اور کنوؤں کا پانی اگرچہ زیادہ عرصہ رُکے رہنے کے باعث اسمیں تغیر آگیا ہو، اور ایسے پانی سے بھی جائز ہے جسمیں کوئی چیز پاک مل گئی ہو (جس سے) پانی کا کوئی وصف بدل[2] گیا ہو مثلاً دودھ، زعفران - اشنان[3] - یا سیلاب[4] کا پانی -

---

عــه ف اختلف العلماء فی دخول المسجد للجنب علی ثلثة اقوال فقوم منعوا ذالک بالطلاق وھو مذھب مالک و اصحابہ وقوم منعوا ذالک الا لعابر فیہ لا مقیم ومنھم الشافعی وقوم اباحوا ذلک للجمیع ومنھم داؤد و اصحابہ فیما احسب (بدایۃ المجتھد صفحہ ۲۹) قال فی البدائع ولا یباح للجنب دخول المسجد وان احتاج الی ذلک یتیمم ویدخل سواء کان الدخول لقصد المکث او للاجتیاز عندنا وقال الشافعی یباح لہ الدخول بدون تیمم اذا کان مجتازاً ۱۲ (بدائع صفحہ ۳۸ ج ۱) عــه ن الماء الذی خالطہ زعفران اوغیرہ من الاشیاء الطاھرۃ التی تنفک منہ غالباً متی غیرت احد وصفیہ فانہ طاھر عند جمیع العلماء غیر مطھر عند مالک و الشافعی ومطھر عند ابی حنیفۃ ما لم یکن التغیر عن طبخ ۱۲ (ہدایۃ صفحہ ۱۰)

---

[1] مگر تیمم کر لینا ضروری ہے ۱۲ بدائع - [2] مزہ بو، رنگ پانی کے وصف ملانے جاتے ہیں ۱۲ [3] ایک قسم کی گھاس ہوتی ہے جو پانی کو نکھارنے اور میل چھڑانے کے لئے استعمال کی جاتی ہے ۱۲ [4] اسمیں مٹی ملی ہوئی ہوتی ہے ۱۲

اسلام اور آئینِ حکومت

بابِ دوم

نظامِ حکومت کے اغراض و مقاصد

حکومت کیوں قائم کیجاتی ہے، عام باشندگانِ ملک کی توقعات حکومت سے کیا ہوتی ہیں، حکومت کے فرائض اور اُس کے اغراض و مقاصد کیا ہوتے ہیں؟ ان تمام سوالات کے متعلق ضرورت ہے کہ تفصیل سے، بحث کی جائے کیونکہ اسلامی آئینِ حکومت کے واضح طور پر سمجھانے کے لئے ان تفصیلات کا پیش کرنا نہایت ضروری ہے آج کی مجلس میں ہم مولانا سید طفیل احمد صاحب علیگ کی تازہ اور مشہور تصنیف "مسلمانوں کا روشن مستقبل" سے اقتباس پیش کرتے ہیں، اس کے بعد حجۃ الاسلام حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہ العزیز جیسے اساطینِ اُمت کی تصانیف سے ان مباحث پر روشنی ڈالیں گے (انشاء اللہ تعالیٰ، ہو المعین، وہو الموفق للصوب الملہم للسداد)۔—

تاریخ کے ہر دور میں انسانی افراد کا سیاسی اتحاد، چند بنیادی حقوق کی حفاظت اور اُن کے استحکام کی خاطر قائم ہوا اور قدیم سے قدیم زمانوں کی حکومتیں ان حقوق کا تحفظ اپنا فرض اور اپنے وجود کی غایت سمجھتی رہیں۔ تمدن کے ارتقاء کے ساتھ ان حقوق کی نوعیت اور تعداد بدلتی اور بڑھتی رہی لیکن اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ حکومت کی ہر شکل خواہ وہ جمہوریت ہو، یا بزورِ شمشیر قائم کی ہوئی شخصی سلطنت ہو، محکوم افراد کے چند حقوق تسلیم کرتی رہی ہے، مثلاً رعایا کے جان و مال کی حفاظت اور مظلوم کی دادرسی ہر حکومت اپنا فرض سمجھتی آئی ہے، غزنی کے سلطان محمود کو ایک ضعیفہ کا طعنہ دینا کہ دور افتادہ ممالک میں امن قائم رکھنے کی تم میں سکت نہ تھی تو اُنہیں فتح ہی کیوں کیا تھا، ظاہر کرتا ہے کہ یہ حقوق کسقدر عام مسلّمات میں داخل تھے لیکن جتنا زمانہ گذرتا گیا، حکومتوں کا دائرۂ عمل وسیع ہوتا گیا، یہاں تک کہ انسانی کاروبار اور مشاغلِ زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہ رہا جسکو حکومت کے دائرۂ اثر سے باہر کہا جاسکے، نتیجہ یہ ہوا کہ حکومتوں کی ذمہ داریاں بڑھتی گئیں، بالفاظ دیگر وہ حقوق جو محکوم حاکم سے اور رعیت، راعی سے طلب کر سکتی تھی، تعداد میں زیادہ

ہوتے گئے مثلاً جہالت، ناداری اور بیماریوں کا انسداد وغیرہ سب حاکم کے فرائض میں داخل ہوگئے۔

ان ہی حقوق کی حفاظت کا انتظام اور ان ہی فرائض کو پورا کرنیکا نام سیاست ہے، یوں تو ان حقوق کی فہرست بہت طویل ہوسکتی ہے، لیکن ہم یہاں دس منتخب حقوق کا ذکر کرتے ہیں جنکو ہم بنیادی حقوق قرار دیسکتے ہیں، ان ہی حقوق کو معیار رکھکر ہم اپنے گذشتہ اور جدید آئین کا جائزہ لیں گے۔ اور دیکھیں گے کہ ہماری جدوجہد دورِ ماضی میں ان کو محفوظ رکھنے میں کس حد تک کامیاب رہی - وہ حقوق یہ ہیں۔

۱- روٹی کا مسئلہ

اس زمانہ میں سب سے اہم روٹی کا مسئلہ ہے اور اسی لئے ایک شائستہ اور آئینی حکومت کا یہ ایک اہم فرض سمجھا جاتا ہے کہ وہ عام افراد ملک کیلئے قوت لایموت یعنی اسقدر غذا بہم پہنچائے کہ وہ اپنی روح اور جسم کا رشتہ قائم رکھ سکیں یعنیہ اسی طرح عہدِ قدیم یا زمانۂ جاہلیت میں بھی قوم کے سرداروں یا بادشاہوں کا یہ فرض سمجھا جاتا تھا کہ وہ رعایا کیلئے خوراک کا بندوبست کریں، حالانکہ آج ہم اُنہیں وحشی اور ناتربیت یافتہ قوموں کی صف میں جگہ دیتے ہیں، عہدِ قدیم میں قوم کے سرداروں کے متعلق لوگوں کا یہ عام عقیدہ تھا کہ وہ خداوند تعالیٰ کی تائید سے بارش لاتے ہیں۔ عمدہ فصلیں پیدا کرتے ہیں اور بیماریوں کو دور رکھنے کی طاقت رکھتے ہیں؛ اُنکو یہ بھی یقین تھا کہ ان پیشواؤں کو دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھنے، اور ہر قسم کی حاجت روائی کی قدرت حاصل ہے، اور ان سب امور کا سرانجام دینا اُنکا منصبی فرض ہے جسکے لئے وہ مامور ہیں اسی بناپر اُنکی پرستش خدا کی طرح کیجاتی تھی، مگر اس کیساتھ ہی یہ دستور اور رواج بھی چلا آتا تھا کہ اگر اُنکا سردار بارش کرانے اور قحط سالی دور کرنے اور اسی طرح کے دوسرے عام انسانی مصائب دور کرنے میں ناکام رہے اور اپنے فرائض ادا نہ کرسکے تو اُس کے پرستار و معتقدین ایک تاریخ معین کرکے اُسکو ہلاک کردیتے تھے، لیکن اس عقیدہ کی بنا پر کہ اُنکی ہستی مقدس اور متبرک ہے، اُسکا گوشت آپسمیں تقسیم کرکے کھالیتے تھے اور یہ سمجھتے تھے کہ انہوں نے قتل کے ذریعہ سے اپنے سردار کو عالمِ بالا میں بھیجدیا ہے جو وہاں خداوند تعالیٰ سے سفارش کرکے بارش بھیجےگا۔ اور قحط دور کریگا، یہ کوئی افسانہ یا خود تراشیدہ قصہ نہیں بلکہ زمانۂ جاہلیت کے انسانوں کے اوہام و عقائد اور غیر متمدن انسانوں کے واقعی خیالات و واقعات ہیں۔ مثلاً ملک میکسیکو کا بادشاہ تخت نشینی کے وقت قسم کھاتا تھا کہ وہ مینہ برسائے گا، دریا بہائے گا، اور اوقاتِ معین پر زمین سے پھلوں کو پیدا

کریگا۔ مغربی افریقہ میں یہ دستور ہے کہ جب بادشاہ کی خدمت میں دعائیں اور نذرانے پیش ہونے کے باوجود وہ بارش کرنے میں کامیاب نہیں ہوتا تو اسکی رعایا کے لوگ اُسے رسّوں سے باندھ کر اسکے بزرگوں کی قبروں پر لیجاتے ہیں تاکہ وہ اُنکی امداد سے بارش کرائے۔

قدیم سیہتین بھی قحط کے زمانہ میں اپنے بادشاہوں کو قید میں رکھتے تھے۔ مغربی افریقہ کی بنجر قوم کے لوگ خوشحالی کے زمانہ میں تو اپنے بادشاہ کیلئے غلّوں کا انبار لگاتے ہیں اور مویشیوں کے گلّے جمع کر دیتے ہیں، مگر جب خشک سالی یا کثرتِ بارش سے زیادہ نقصان ہوتا ہے تو اپنے بادشاہ کو اس وقت تک مارتے اور ذلیل کرتے رہتے ہیں جب تک کہ موسم بدلے۔

برگنڈی کے لوگ اپنے بادشاہ کو فصل خراب ہونے پر تخت سے اُتار دیتے ہیں، اس سے بڑھ کر یہ کہ بعض قومیں خشک سالی کے زمانے میں اپنے بادشاہوں کو مار ڈالتی ہیں، چنانچہ ملک سویڈن کے بادشاہ ڈومالڈے کے زمانے میں ایک شدید قحط پڑا جو کئی سال تک رہا۔ بالآخر مقام اُپسالا میں ایک بڑی اسمبلی کے اجلاس میں قرار پایا کہ خود بادشاہ اس قحط کا موجب ہے اسلئے اُسکی قربانی کی جائے چنانچہ اُسے قتل کر کے اُس کے خون سے دیوتاؤں کے چبوترہ کو رنگ دیا گیا۔

ابتدائی زمانہ کا یہ عقیدہ نسلاً بعد نسلٍ منتقل ہوتا چلا آیا، حتیٰ کہ شخصی سلطنتوں کے وہ بادشاہ جو آجکل کی تاریخوں میں ظالم و جابر دکھائے جاتے ہیں وہ بھی رعایا کو غذا بہم پہنچانے کے ذمہ دار سمجھے جاتے تھے اور اُن میں بعض سلاطین تو ملک کی آمدنی کو اپنی ذات پر صرف نہ کرتے تھے اور اُسے رعایا کا حق سمجھتے تھے چنانچہ عہدِ قدیم سے حکومت اور سلطنت کا ایک مسلمہ فرض مانا گیا ہے کہ وہ افرادِ قوم کیلئے غذا کا بندوبست کرے۔ اور امتدادِ زمانہ نے اس فرض کو اسقدر اہمیت دیدی ہے کہ وہ حکومت کی اہم ترین خصوصیات میں سمجھا جاتا ہے، عہدِ قدیم میں تو یہ فرض روایتی حیثیت رکھتا تھا مگر انگلستان میں ملکہ الزبتھ کے عہد میں غربا کی پرورش کیلئے ۱۶۰۱ء کا قانون بنایا گیا۔ اور رفتہ رفتہ عہدِ جدید کی تمام مہذب اور شائستہ اور سرمایہ دار حکومتوں کے نزدیک عوام الناس کو قوتِ لایموت بہم پہنچانا اساسی اور بنیادی حقوق کا جزوِ اعظم قرار دیا گیا چنانچہ امریکہ میں پریسیڈنٹ روزولٹ کے قوانین کے مطابق یہ لازمی ہے

(باقی مضمون صفحہ ۶۳ پر ملاحظہ فرمائیں)

مسلم اقتصادیات

دولتِ مسلم کا عروج و زوال

اُصولِ دولت اور احکامِ اسلام

زمین، محنت، تجارت، اور جہاد

(۱) ممکن تھا کہ انسان بھی جنگلی جانوروں کی طرح، پہاڑوں کے دروں، یا بنوں کی جھاڑیوں میں زندگی بسر کرتا، مگر قدرت نے چند چیزیں اسکی فطرت میں ایسی ودیعت کر دیں جنہوں نے اُسکو لامحالہ مدنیت پر مجبور کر دیا مثلاً۔ (۱) اُسکو بال دیئے گئے نہ پر، برہنہ پیدا کیا گیا۔

(۲) اسکو برہنگی کا احساس دیا گیا۔

(۳) مدافعت کے فطری آلات، مثلاً سینگ، پنجوں یا پھاڑنے کی طاقت سے اُسکو عاری رکھا گیا۔

(۴) زن و شو میں ایک خاص اُنسیت اور وابستگی پیدا کی گئی جسکو قرآنِ پاک میں سکن اور لباس سے تعبیر کیا گیا ہے۔

(۲)

زمین کو قدرت نے انسانی ضرورتوں کا خزانہ بنایا ہے، غلہ، روئی، سونا، چاندی، لوہا وغیرہ زمین ہی سے پیدا ہوتی ہیں، ان چیزوں کو کسطرح تلاش کیا گیا اور کس طرح اُن کے پیدا کرنے اور بنانے کا علم حاصل ہوا، اس کی تاریخ موضوع بحث نہیں۔ مقصد یہ ہے کہ سردی اور برہنگی کے احساس نے لباس پر مجبور کیا۔ مدافعت کی ضرورت نے آلاتِ حرب کی ضرورت پیدا کی، زن و شو کے تعلقات نے انسانی دماغ میں یکجا بود و باش کیلئے جھونپڑوں، قبوں، اور پھر مکانات کا نقشہ کھینچا۔

(۳)

مگر ان مختلف ضرورتوں کا پورا کرنا ایک انسان کا کام نہ تھا قدرتی طور پر تقسیم کار ہوا اور تبادلہ

کی صورت پیدا ہوئی جسکو تجارت سے تعبیر کیا گیا۔

ابتدا میں تجارت کیلئے خام اجناس ہی بدل بنا کرتی تھیں، اگر کاشتکار کو کپڑے کی ضرورت ہوئی تو غلہ دیکر کپڑا خرید لیا، مگر پھر انسانی تفتیش نے رفتہ رفتہ سونے چاندی کو جو کمیاب تھا ثمن یا عوض قرار دیا اب علم المعیشت کیلئے مال کے تین اصول مقرر کئے گئے، زمین، محنت، اور سرمایہ۔

(۴)

محنت کا مفہوم پہلے زمانہ میں وہی انفرادی دستکاری تھا جسکو صنعت و حرفت کہا جاتا ہے لیکن ترقی زمانہ نے صنعت و حرفت کو مشینوں اور ملوں کی شکل میں بدل دیا۔ اسی طرح سابق زمانہ میں جبکہ تبادلہ جنس خام سے ہوتا تھا، تو سرمایہ کا نام بھی نہ تھا۔ لیکن مدنیت کی ترقی کے ساتھ ساتھ جنس خام کی جگہ چمڑے وغیرہ کے سکوں یا سونے چاندی نے لے لی۔ اور اب جبکہ تجارتی تعلقات کی حدود بہت زیادہ وسیع ہو گئیں اور کسی ایک شخص کا مملوکہ سونا چاندی تجارت کی ضرورت کو پورا نہ کر سکا تو مشترکہ تجارت کا نظام قدرتی طور پر پیدا ہو گیا اور اب عموماً سرمایہ سے مراد وہ مشترکہ سونا چاندی ہوتا ہے جو کسی کمپنی کا راس المال ہو۔

(۵)

مال کی کمی بیشی اور نفع نقصان کا بیشتر مدار تجارت پر ہے، اور پھر جنگ یا جہاد بھی اُسمیں بہت کچھ انقلاب پیدا کرتا ہے۔ لہٰذا غیر مناسب نہو گا کہ ہم اس موقعہ پر تجارت اور جہاد کو بھی ایک ہی حیثیت دیکر اصول دولت میں شمار کر لیں ہمیں اس موقعہ پر یہ بتانا ہے کہ اسلام نے ان اصول خمسہ کے متعلق کیا تعلیم دی۔

عام تعلیم | اس سلسلہ کے سابق مضمون میں نہایت وضاحت سے بیان کیا گیا تھا کہ متعلقات معیشت کو فضل اللہ قرار دیا گیا ہے، اور اسکی تفتیش کا حکم فرمایا گیا۔ حتیٰ کہ تہجد کی نماز میں تخفیف کیگئی تو کسب معاش کی جد و جہد کو بھی تخفیف کے وجوہات میں شمار کرایا گیا۔ (ملاحظہ ہو سورہ مزمل)

زمین | قرآن پاک میں جگہ جگہ فرمایا گیا ہے

اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰہِ — زمین اللہ کی ہے۔

انسان کو خلیفہ قرار دیکر زمین میں پیدا کیا گیا یعنی زمین اور زمین کی تمام چیزوں میں حق تصرف عطا

کیا گیا جیسے خلیفہ کو حقِ تصرف حاصل ہوتا ہے ۔ مگر خلیفہ کے لئے پہلی شرط یہ ہے کہ وہ اپنے آقا کا مطیع اور فرمانبردار ہو۔ چنانچہ قرآن پاک میں بار بار ارشاد ہوا ۔

" زمین کی خلافت ان ہی کا حصہ ہے جو اللہ کے فرمانبردار ہوں ، اس کے احکام پر خود بھی عامل ہوں دوسروں کو بھی عامل بنائیں "

مسلمان کی زندگی کا مقصد یہی قرار دیا گیا کہ نا فرمانوں کے قبضہ سے (جو فتنہ اور فساد کا باعث ہے) خدا کی زمین کو نکالکر ایسے فرمانبرداروں کا اسپر تسلط کرائیں جو قانونِ الٰہی کو خدا کے ملک میں نافذ کریں اس مقصد کیلئے ہر ایک جدو جہد کو جہاد قرار دیا گیا ۔ اور جہاد کے متعلق ارشاد ہوا ۔

لغدوة في سبيل الله او روحة خير من الدنيا وما فيها ۔

ایک صبح یا شام کا راہ خدا میں چلنا ، دُنیا اور دُنیا کی تمام نعمتوں سے بہتر ہے

(تفصیلات آئندہ انشاء اللہ)

النور الفائض

علی علم الفرائض

از حضرت علامہ مولانا سید انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ

علم الفرائض کو احادیث مقدسہ میں جملہ علوم کا ثلث قرار دیا گیا ہے ۔ فرائض کے متعلق یوں سیکڑوں کتابیں ہیں ، مگر اس علم کی اہمیت کے پیشِ نظر ایک ایسے رسالہ کی ضرورت تھی جو اختصار کیساتھ کچھ ایسا انداز لئے ہوئے ہو کہ خواہ مخواہ اسکو یاد کرنے پر طبیعت راغب ہو جائے ۔

النور الفائض اس مقصد کو بہترین صورت سے پورا کرتا ہے ۔ قیمت صرف ۲ ر

پتہ :- کتب خانہ فخریہ شاہی کمپنی امروہیہ دروازہ مراد آباد

علمی و اصلاحی افسانہ۔

یتیم بچہ

گذشتہ سے پیوستہ

سرسبز سلسلۂ کوہ کے بیچ میں، شاداب سبزہ زار کے کنارے پر جہاں کبھی کبھی سمندر کی موجیں آبپاشی کرتی رہتی ہیں کالی کشتی پر گدوں، لومڑیوں اور گیدڑوں کا ہجوم ہے۔ اُف! کسی عورت کی لاش ہے، تمام بدن ان مردار خوروں نے نوچ لیا ہے، چہرہ کا کچھ نشان باقی ہے، اُئے، ہئے، یہ تو غادرہ ہے، افسوس، غادرہ، نازپرورہ غادرہ، دولت کے جھولوں میں جھولنے والی غادرہ۔ دیکھو تو، یہ اس کے پاس کیا پڑا ہے ——— خداوندا! تیری قدرت، یہ اسکا بچہ ہے، اسے چیل کوّے کیوں نہیں نوچ لیتے؟ اُوہو! یہ تو زندہ ہے۔ یہ وہی یقظان ہے۔ یقظان، کیسے زندہ ہے؟ خدا کی قدرت۔ دیکھو دیکھو وہ گیدڑ اس پر جھکا، ہے ہے، گیدڑ نے اُسکو مُنہ میں اُٹھا لیا۔ ارے کوئی ہے اس ننھے بچے کو گیدڑ سے چھڑا لے، وہ لے چلا وہ لے چلا، کشتی سے باہر نکل گیا، وہ بھاگا جارہا ہے، وہ گیا، وہ جھاڑی کے بیچ میں پہنچا ——— گیدڑ کے پہنچتے ہی جھاڑی سے چند ہرن ایکدم باہر نکل پڑے۔ گیدڑ ڈر گیا، بچہ کو جھاڑی کے سایہ میں چھوڑ کر بھاگ گیا، ہرنوں نے بچہ کو گھیر لیا، بچہ رو رہا تھا کچھ ہرنیاں اُسکی آواز سے چونکتی بھی تھیں، مگر جب کوئی ہرنی اُسکے پاس موُنھ لیجا کر سونگھتی، وہ خاموش ہو جاتا خوبصورت ہرنوں کے ننھے ننھے بچے جھاڑی سے نکلے اور یقظان کے گرد جمع ہو گئے، اب سب نے ملکر ایک ہی قسم کی کوکو شروع کر دی۔

یقظان کی پرورش ——— یقظان ——— مرگیا ہوگا ——— چالیس روز ہو گئے، بھوکا پیاسا کہاں تک زندہ رہتا۔ ارے صاحب نہیں یہ تو زندہ ہے، دیکھو اُسی جھاڑی کے نیچے ہرن کے بچوں کے بیچ میں پڑا ہوا ہے، یقظان زندہ ہے، کیسے زندہ ہے۔

اوہو۔ خدا کی قدرت، سچ ہے وہی مارتا ہے، وہی جلاتا ہے، دیکھو کیسا عجیب کرشمۂ قدرت ہے، ہرن کا

یہ بچے اُسکی برابر پڑے ہیں، اُن کے پاؤں بہت کمزور ہیں چل پھر نہیں سکتے، ہرنی آتی ہے اُنکو دودھ پلاتی ہے ایک تھن بچہ کی برابر ہوتا ہی، دوسرا تھن تیقظان کے مُنہ کے پاس رہتا ہی، تیقظان وہ تھن موئنھ میں لیتا ہی اور چوس چوس کر شکم سیر ہو جاتا ہے، ہرنیوں کے بچے تیقظان سے اور تیقظان اُن بچوں سے مایوس ہو گیا، کئی ہرنیاں آتی ہیں، باری باری اپنے بچوں کو دودھ پلاتی ہیں اور تیقظان مفت میں دودھ پیتا رہتا ہے۔ یہ ہے خدا کی قدرت، ماشاء اللہ خوب پٹھا ہے، اچھا موٹا ہو رہا ہی، یہ جنگل کی آب و ہوا کا اثر ہی، خوب ہو گیا جیسے ربڑ کا کھلونا ہو۔

یہ جھاڑ کا سایہ بھی عجیب ہے، دھوپ اور شبنم سے محفوظ رکھتا ہے، ہرنوں کی ڈار گرد اگرد اپنے بچوں کیساتھ اسکی بھی حفاظت کرتی رہتی ہی خدا کا شکر ہے کوئی سانپ بچھو ادھر نہیں آیا۔ یہ خدا کی حفاظت ہی، آخر ہرنوں کے بچے بھی تو اس جھاڑی میں پل رہے ہیں، ماشاء اللہ چھ ماہ کے ہو گئے خوب دوڑنے لگے، دیکھو اس بچہ سے کسقدر مانوس ہیں گویا اسکے ساتھی ہیں، کسطرح اسکے پاس آکر کھلاریاں کرتے ہیں، تیقظان بھی ماشاء اللہ گھٹنیوں چلنے لگا، اب وہ مٹھی میں گھاس پکڑ لیتا ہے اور خوب چوستا ہے، کوئی پھل بھی اس کے ہاتھ میں آجاتا ہی، اس جھاڑی پر انگور جیسی بیل کیسی گنجان پھیلی ہوئی ہے اسپر کسقدر پھل آرہے ہیں، یہ ہرن کے بچے بھی کسقدر مانوس ہو گئے۔ وہ گھاس چرتے چرتے جب کوئی پھل دیکھتے ہیں تو اس بچہ کے پاس منہ میں اُٹھا کرلے آتے ہیں، تیقظان بھی کیسا شریر ہے اُسکو مٹھی میں لیکر چوستا ہی، خوب ہنستا اور خوش ہوتا ہے اور کسی کو پھینک دیتا ہے۔

اب تو ماشاء اللہ تیقظان دو ڈھائی سال کا ہو گیا، وہ ہرن کے بچوں کی طرح دوڑ تو نہیں سکتا، مگر جب چاہتا ہی باہر آجاتا ہے اور جب چاہتا ہے اندر جھاڑی میں جا چھپتا ہے، وہ اس جھاڑی کے تمام پوشیدہ گوشوں سے واقف ہو گیا، جب کوئی خوفناک چیز دیکھتا ہے، جلدی جلدی گھٹنیوں یا پاؤں چلکر جھاڑی کے اندر کے گوشے میں جا چھپتا ہے، یہاں ایک بل بھی ہے اور سردی کے وقت یا زیادہ خوف کے وقت اُسمیں جا چھپتا ہے۔ ہرن کے بچوں سے بہت مانوس ہی۔ وہ اُن سے خوب کھیلتا ہے، ہرن کے بچے اسکے پاس مُنہ رکھکر سو جاتے ہیں وہ اُن کے مُنہ پر ہاتھ پھیرتا رہتا ہے، یہ سوتا ہے تو ہرن کے بچے اسکو سونگھتے ہیں اور اسکے پاس بیٹھ جاتے ہیں، اسکی برابر اپنا مُنہ رکھ لیتے ہیں، چھوٹے چھوٹے کھروں سے اس کے اوپر کی مکھیاں اُڑاتے ہیں۔

اسکے ساتھ کے بچے اب بڑے ہوگئے، مگر وہ ہر موسم کے بچوں سے دوستی پیدا کرتا رہتا ہے۔ کبھی وہ ہرن کو جھپٹ جاتا ہے ہرنی بیٹھی ہوئی ہو تو اسکی کمر پر چڑھ جاتا ہے اور وہ اسی طرح کمر سے چپٹا ہوا خوب سیر کرتا ہے، آخر انسان کا بچہ ہے ہرنوں پر ہی سواری گانٹھ لی۔

غلاوۃ کو مرے ہوئے بارہ برس گذر گئے، یقظان اب مر گیا ہوگا، مگر نہیں جب وہ چالیس روز کا نہیں مرا تھا، تو اب کیوں مر گیا ہوگا۔ مگر ممکن ہے کوئی بیماری آگئی ہو، یا شیر بھیڑیئے کی نذر ہوگیا ہو! لیکن نہیں یقظان زندہ ہے، دیکھو وہ جھاڑیوں کے بیچ میں گھوم رہا ہے، ایک ڈنڈا اسکے ہاتھ میں ہے، مگر ماشا اللہ نہایت ہوشیار ہے، اس نے جنگل کے تمام جانوروں پر نظر کی۔ کسی کو دیکھا کہ اسکے پنجے تیز ہیں، کسی کے دانت تیز ہیں کسی کے لمبے لمبے سینگ ہیں، یہ اُن سے اپنی حفاظت کرتے ہیں، کسی میں بھاگنے اور جھاڑیوں اور بلوں میں گھسنے کی طاقت اسقدر زبردست ہے کہ وہ ہر مصیبت سے اپنی اس طاقت کے باعث محفوظ رہتے ہیں، مگر یقظان کے پاس اُن میں سے کوئی چیز نہیں تھی، اُس نے ایک ڈنڈا ہاتھ میں لے لیا اور اُسکو پتھروں سے گھس کر اور چھیل کر نوکیلا کرلیا۔ وہ نیزے کی طرح اُس کے پاس رہتا ہے اور جس جانور سے وہ خفا ہوتا ہے اُسکے نوک چبھا کر اپنا غصہ اُتارتا ہے، اُس نے اپنی حفاظت کیلئے پہاڑ کی ایک کوہ محفوظ کرلی ہے۔ اُسکے سامنے پتھروں کی آڑ کرلی ہے وہ ضرورت کے وقت اُسمیں جا گھستا ہے۔

یقظان کا لباس یقظان ماشاءاللہ سِن شعور کو پہنچ گیا۔ تیرہ چودہ سال کی عمر ہوگئی، اُسکی غذا پھل اور ترکاریاں ہیں وہ اپنے نوکیلے دانتوں سے کبھی کسی جانور کو بھی بھنبوڑ لیتا ہے، وہ تمام جانوروں میں عجیب الخلقت ہے گھاس پات پھل پھلاری بھی کھاتا ہے اور قدرت نے اُسکو گوشت کھانے کی بھی طاقت دی ہے، مگر عموماً سڑے ہوئے گوشت پر اُسکا قابو چلتا ہے جسکی بو سے بھی اُسکو گھن آتی ہے، ہرنوں سے اُسکو خاص دوستی ہے، اُنکو کھا کر وہ ناراض کرنا نہیں چاہتا۔ لومڑی وغیرہ کے گوشت سے اُسکو قدرتی نفرت ہے، ایک پرندہ ایکمرتبہ پکڑ لیا تھا، بھوک کے وقت اُسکو بھنبوڑ لیا، مگر پرندے اسکے قابو کے نہیں۔

(باقی آئندہ)

ادبیات

اٹھو فاقہ مستو زمیں کو الٹ دو

کتابِ بغاوت کے پیشو ورق کو
تمہیں اب بدلنا ہے باطل سے حق کو
اٹھو اور یہاں سے یہیں کو الٹ دو
اٹھو فاقہ مستو زمیں کو الٹ دو

زمانہ میں مٹتے نہیں گھر جو تم کو
نہیں جھونپڑے تک میسر جو تم کو
تو محلوں کے ہر اک مکیں کو الٹ دو
اٹھو فاقہ مستو، زمیں کو الٹ دو

جو بھی وقت اب تک برائے غلامی
جہاں جذب ہیں اشک ہائے غلامی
بپھر کر اسی آستیں کو الٹ دو
اٹھو فاقہ مستو، زمیں کو الٹ دو

مٹے جو یہاں زرپرستوں کی راہ میں
جو حائل ہوا انقلابِ جہاں میں
وہ باطل ہے اس کیش و دیں کو الٹ دو
اٹھو فاقہ مستو، زمیں کو الٹ دو

نظر میں نہ لائے تمہاری جو ہستی
جہاں کھائے دل نشۂ زرپرستی
وہ سر توڑ دو، اس جبیں کو الٹ دو
اٹھو فاقہ مستو، زمیں کو الٹ دو

جو چاہے تمہاری نہ کے آہ و زاری
نہ ملتی ہو فریاد سے جو تمہاری
تم اس سانگی "بھیروں" کو الٹ دو
اٹھو فاقہ مستو، زمیں کو الٹ دو

نتیجۂ فکر مولانا محمد حسن صاحب بدر سنبھلی

شاہکار از محمد حسن بدر فاضل دیوبند

۱۹ ۶ ۳۰

نہایت خوشنما جریدۂ ماہوار

۱۹ ۶ ۳۰

تاریخ القائد از محمد حسن بدر سنبھلی

۱۹ ۶ ۳۰

چھپ کے دورِ رسالہ یہ قائد کیا خوب — ملک و ملت کا ہو حامی تو جہاں کا رہبر
چشمِ افلاک نے دیکھا نہیں اسکا ثانی — دورِ ایام نے پایا نہیں اس سے بہتر
اس کے عنوان ہیں یا گلشنِ افکار کے پھول — اس کے الفاظ ہیں یا آبِ معانی کے گہر
اس کی ہر سطر ہے یا چرخِ ہنر کا کہکشاں — اس کا ہر لفظ ہے یا دُرِ ثمک سے بہتر
قدر کرتے ہیں وہی اسکی جو ہیں اہلِ کمال — اسکو پڑھتے ہیں وہی لوگ جو ہیں اہلِ نظر
سالِ اجرا کی مجھے فکر ہوئی جب بدرؔ — آئی آواز فلک سے کہ نہ ہو یوں مضطر

اپنے اوصاف میں قائد ہے جو بے مثل و نظیر
ہو تاریخ بھی کیوں "تحفۂ نادر منظر"
۱۹ ۶ ۳۸

سیاسی روزنامچہ

۳۰ اپریل ۱۹۳۸ء۔ ڈبلن آئرش پارلیمنٹ نے برطانیہ اور آئرلینڈ کا معاہدہ منظور کرلیا۔

۳ مئی۔ لندن دار العوام نے ۱۸۰ ووٹوں کے مقابلہ میں ۳۱۶ ووٹوں سے اٹلی اور برطانیہ کے درمیان معاہدہ منظور کرلیا۔

۳ ″ ″ ہر ہٹلر ڈکٹیٹر جرمنی روم پہنچے وہاں مسولینی کیطرف سے انکا شاہانہ استقبال کیا گیا جسمیں تقریبًا ۵ کروڑ روپیہ صرف ہوا اٹلی کی سرحد سے پایۂ تخت تک ریلوے لائن کے دونوں طرف زرق برق فوجی سپاہی کاندھے سے کاندھا ملائے کھڑے تھے۔ سرحد سے پایۂ تخت تک ۴۸۰ میل کا فاصلہ ہے، ہٹلر کا استقبال جس شان سے کیا گیا وہ تاریخ میں یاد رہنے والی چیز ہے۔

۳ ″ ″ کٹک اڑیسہ اسمبلی نے بل پاس کیا ہے کہ چھوٹے کاشتکاروں سے بقایا لگان پر بجائے ساڑھے بارہ فیصدی کے صرف چھ فیصدی سود لیا جایا کریگا اور جو زمیندار یا کاشتکار اس کے خلاف کریگا اسکو چھ ماہ قید یا پانچسو روپیہ تک جرمانہ ہوسکے گا۔ اور زرعی قرضداروں کو ایک سال تک قانونی مہلت دی گئی

۴ ″ ″ پیرس۔ فرانس میں جنگ کی تیاریوں کے سلسلہ میں ٹیکسوں میں ۸۰ فیصدی کا اضافہ کیا گیا

۴ ″ ″ ٹوکیو جاپانی فوج نے کونٹسچنگ پر قبضہ کرلیا۔

۴ ″ ″ ناگپور حکومت سی پی نے فیصلہ کیا ہے کہ ۲۵ سال بعد سب سرکاری ملازم رٹائر ہوجایا کریں گے۔

۴ ″ ″ ناگپور۔ حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ رہی سہی آنریری مجسٹریٹیوں کے بھی عہدے توڑ دیئے جائیں۔

۸ر مئی - ہر ہٹلر نے ایک تقریر کے دوران میں وعدہ کیا کہ آڑے وقت میں جرمنی اٹلی کی امداد کریگا
۹ر " لندن حکومت اسپین کی درخواست صلح کے جواب میں جنرل فرانکو نے مطالبہ کیا کہ غیر مشروط اطاعت قبول کرو -
۱۰ر " دہلی - گاندھی جی نے فرمایا کہ کانگریسی جھنڈے کیساتھ لبرل یونین نہ لہرایا جاوے -
۱۰ر " کراچی، حکومت ہند نے حکومت سندھ کو مطلع کیا ہے کہ حکومت نے مولانا عبید اللہ صاحب سندھی پر سے پابندی اُٹھالی ہے -
۱۱ر " ٹوکیو، جاپانی فوجوں نے جنوبی چین میں گھمسان لڑائی کے بعد شہر موئی پر قبضہ کرلیا -
۱۲ر " زنجبار کی حکومت اور ہندوستانیوں میں لونگوں کے متعلق سمجھوتہ ہوگیا - شرائط سمجھوتہ حسب ذیل ہیں -

(۱) کاشتکاران لونگ کی ایسوسی ایشن کو لونگوں کی خرید کے بارے میں ابھی تک جو اجارہ حاصل تھا وہ اب حاصل نہیں رہیگا -

(۲) جو لوگ لونگ کی برآمدی تجارت کریں گے اُنکے لئے لائسنس سسٹم جاری کیا جاویگا -

(۳) کاشتکاران لونگ کی ایسوسی ایشن کو ماسوائے کم سے کم قیمت مقرر کریں گے اور کوئی اختیار نہ ہوگا

(۴) ایسوسی ایشن کو براہ راست سمندر پار کی منڈیوں کیساتھ لونگیں فروخت کرنیکا اختیار نہ ہوگا جب تک کہ برآمدی تجارت حسب معمول قائم رہیگی، لیکن اسکے ساتھ ایک شرط ہے وہ یہ کہ برآمدی تجارت کرنیوالے کو ۵۰ فی صدی لونگ خرید نا ہوگی -

(۵) کاشتکاران لونگ کی ایسوسی ایشن نہ ہی لونگوں کی خرید کیلئے ایجنٹ رکھیگی اور نہ لونگوں کی خرید کے لئے قرضہ دیگی اور نہ گوداموں کی موجودہ تعداد میں اضافہ کریگی -

۱۴ر مئی - کلکتہ علاقہ سندربن کے زمینداروں نے گورنر بنگال کو ایک طویل عرضداشت بھیجی ہے کہ بنگال کے زرعی قانون ۱۹۳۸ء کو منظور نہ کیا جائے -
۱۸ر " لندن دارالامرا میں کنٹربری کے لارڈ پادری نے لارڈ موگاڈ کی اس تجویز کی حمایت کی

کہ سائنور مسولینی سے سفارش کیجاوے اور نیلی سلیمانی (سابق شاہ حبش) کو حبش میں ایک علاقہ دلدیا جائے جو اٹلی کے ماتحت ہو۔

۱۸ مئی ۔ یروشلم وسطی اور شمالی فلسطین کے چند علاقوں پر برطانوی فوجی کنٹرول کو اور زیادہ سخت کرنیکی اسکیم تیار کی گئی ہے جسکا کل اعلان ہو جائیگا۔ اس اسکیم کا مقصد یہ ہے کہ باغی عربوں کا قطعی طور پر خاتمہ کردیا جائے۔

۱۹ ر ر ملایا کے ہندوستانی باشندوں نے حکومت چین کو ایمبولینس کار بھیجی ہے، کار میں ایک پلیٹ لگی ہوئی ہے جسمیں سہ رنگے قومی جھنڈے کا نشان ہے۔

۱۹ ر ر بریلی، فرقہ وارانہ فسادات کے بند کرنیکی سلسلہ میں حکومت یوپی نے پولیس کے نام سرکلر جاری کیا ہے کہ آئندہ فرقہ وارانہ لیڈروں کی تقریریں نوٹ کی جائیں۔ اگر ضرورت ہو تو افسران ضلع سے کارروائی کرنیکی سفارش کی جاوے نیز افسران ضلع سے ایسے لوگوں کی فہرست مانگی ہے جو عوام میں اشتعال انگیز پروپیگنڈا کریں وہ لوگ خواہ ہندو ہوں یا مسلمان۔

۱۹ ر ر شملہ حکومت ہند نے جس قرضہ کا اعلان کیا تھا وہ دس بجے لینا شروع کیا گیا۔ ۵ منٹ میں مطلوبہ رقم وصول ہوگئی۔

۲۰ ر ر زیکوسلاویکیا کی جرمن سرحد پر جرمن فوجیں ایک بڑی تعداد میں جمع ہوگئیں اس اجتماع کا مقصد سرہنلین لیڈر جرمن پارٹی (زیکوسلاویکیا) کے میونسپل انتخاب کے سلسلہ میں لوگوں پر زور ڈالنا ہے۔

۲۰ ر ر روم ۔ معلوم ہوا ہے کہ گذشتہ ۳ سال میں حبش کی جنگ اور اسکی ترقی پر اٹلی ۸۳ کروڑ پونڈ صرف کرچکا ہے۔

۲۰ ر ر سندھ اسمبلی کا فیصلہ ہوا کہ غیر حاضر رہنے والے ممبروں کی تنخواہ کاٹ لی جایا کرےگی۔

(باقی آئندہ)

قائد عربی

السياسة في الاسلام

(بقية السابق)

للعلامة الاديب مولانا عبد الحق المدنی مدير الجامعة القاسمية فی مراد آباد

ولد صلى الله عليه وسلم يتيما - ونشاء عليما - ثم ملك الاملاك - وتخطى الافلاك - قام بين ظهرانی قومه بكلمة لم تقرع اسماعهم - وما الفتها طباعهم - فردوا ايديهم فی افواههم - وقالوا ماسمعنا بهذا فی الملة الآخرة - وهو عاض بنواجذه على دعواه - غير مكترث بمن خالفه وناواه - كلما ازداد اصرارا - زادوا انكارا - فلم يزدهم دعاءه الا فرارا - فمكث فيهم ثلثة عشرة سنة - وجعل يتحمل منهم كل شدة وعنف ويعاملهم بكل رافة ولطف - ومع ذلک هو على ثقة من ربه لو دعاء عليهم دعوة لاطبق عليهم الاخشبين - ولكنه لم يسلک بهم ذلک المنهج - الذی يناقض شرف النبوة ويبائن معنى الانسانية - بل اخذهم بالسياسة التی درسها فی مدارس النبوة - لدى رب العزت -

فجعل يدينهم ويقصوه - و يواليهم و يقطعوه - يقابل ظلمهم بالحلم و العدل واساءتهم بالعفو والفضل حتى اذا انتهز فرصة بامر ربه فرعنهم فرار الكمی يريد الكر - فكانت هجرة مسنونة لمن ارادها من الاصحاب بل اوجبها

عليهم وامرهم بها فتشتتوا فى البلدان وخرجوا عن ديارهم واموالهم يبتغون فضلاً من الله ورضواناً وتلك اول سياسة ساس بها القوم - وهم فى غفلة عما سطره التقدير - واضمره التدبير - يظنون انهم فازوا بمرادهم، وسادوا بعنادهم واحتفظوا فى بلادهم - وكفوا شر ذلك الخير الذى ارادهم ولم يريدوه والسعد الذى طنّب عليهم خيامَهُ ولم يقصدوه -

ثم اقام بالمدينة دار الهجرة - ومهبط الوحى - برهة من الزمان فقصدوه بغياً وعدواناً - ولم يزالوا يشنوا عليه الحروب والغارات - فيقابلهم بالدفاع الذى لامحيص عنه - وكما يدين الفتى يدان -

ولو شاء لقطع دابرهم من اول الامر - واجتاح شافتهم يوم بدر الا انه كان بمعزل عن جفاوة الجاهلية الاولى -

كيف؟ وقد بعثه الله تعالى رحمة للعالمين - فلازال يساجلهم فى تلك المدة ويسوسهم بالسياسات البالغة

حتى عزم فى السنة السادسة ان يعتمر باصحابه ووصل الحديبية فصدّوه عن المرام - وحالوا بينه وبين البيت الحرام - وشنوا عليه الغارة فقابلهم بالسلم - وقبل منهم كل قضيه - ورجع القهقرى - ورضى بالدنية وسمى ذلك صلحاً وان كان فى الحقيقة فتحاً -

وكان فى ذالك مستبد ابرائه السديد - وناهيك بها من سياسة هى اعظم من الاولى لم يدركها اصحابه وكانوا فى حيرة اىّ حيرة -

مع ما كانوا فيه من القوة على البطش والفتك - لا قلة بهم ولا وهن ولكن لم يسعهم سوى التسليم لامره والانقياد لحكمه - لما علموا من سداد رائه وسلامة عقله وتنور قلبه وله بين هاتين السياستين سياسات

شتی یطول الشرح بذکرها لا تخفا علی من تصفح کتب السیر وسردا ورا فہا فزجر باصحابه غیر مکترث بما اخذ علیه من الشروط الشدیدة التی لا یرضاها من له ادنیٰ منعة ولکنه قد علم ما انیح له وراءها فی ستور الغیب من الفتح المبین والنصر العزیز۔ فعاد فرحًا مسرورًا ۔ فاتحا منصورا ۔ و فی بادی الرائے لدی الاعداء مقهورا ۔ ثم انه فی السنة السابعه رجع باصحابه لقضاء تلک العمرة مقیما علی الشروط موفیا بالعهود ۔ ففاز بالمرام وعاد بالسلام وهاتان السیاستان هما مقدمتا النتیجة التی ظهرت فی السنة الثامنة "عام الفتح"

(لها بقیة)

قصیدۂ بہیّہ

اللاحقة بالسابقه

ولولا دفاع الله للناس بعضهم ببعض لاضحی الدین بیتا مهدّما

اگر خدا ایک گروہ کو دوسرے گروہ کے ذریعہ سے نہ ہٹاتا تو مذہب ایک شکستہ مکان ہوجاتا

ولکن یتیح الله قوما لدینه یذبون عنه کل کید تسنما

لیکن اللہ تعالیٰ کسی ایک گروہ کو اپنے دین کیلئے مقرر کردیتا ہے جو دین سے ہر ایک مکروفریب کو جو سر اٹھائے ہٹاتے رہتے ہیں

فیا قوم ما للدین اصبح ضائعًا لدیکم ولیل الجهل بالبغی اعتما

اے لوگو! کیا بات ہے کہ دین آج تمہارے سامنے برباد ہو رہا ہے اور جہالت کی رات ظلم وتعدی کیساتھ چھا رہی ہے

نبذتم کتاب الله خلف ظهورکم واسستم القانون دینا محکما

تم لوگوں نے کتاب الٰہی کو پس پشت ڈال دیا اور سرکاری قانون کو زبردستی دین بنا کر مضبوط کر لیا

وواليتم الاعداء حتی انصرتم بهم فی امور ما ترکها کان اقوما

تم لوگوں نے دشمنان اسلام سے موالات کی یہاں تک کہ تم ان سے مدد لیتے ہو ایسے امور میں جنکا ترک ہی درست تھا۔

تمرنجتم خَلْقاً وخُلقا و هَیئۃً واُشرِبَ حب الفسق فیکم وبئسما

تم صورت سیرت اور ہیئت میں فرنگی بن گئے فسق و فجور کی محبت تمہارے دلوں میں گھر گئی کتنی بری بات ہے

فبالحلق والتقصیر رمتم معزۃ لدی فئۃ کم انہرت منکم الدما

تم (داڑھیاں) منڈوا کر سر کے بال (مخصوص انداز پر) کٹوا کر عزت کے خواہاں ہوا ایسی جماعت کی نظر میں جس نے بارہا تمہارے خون بہائے

فما انکروا لتحلیق منکم او لو النہی ولا البصر التقصیر امر امذ مما

(یہ فرنگی خصلتیں اتنی رواج پکڑ گئیں) کہ اہل عقل داڑھی منڈانے کو کوئی بری چیز نہیں جانتے، اور نہ بال ترشوانے کو کوئی بری

فکشفن عن ستر الحیاء وقاحۃ لنساء کم وجھا وکفا و معصما

تمہاری عورتوں نے نہایت بیحیائی سے پردۂ حیا اتار کر چہرہ، ہتھیلیاں اور کلائیاں کھول ڈالیں

تبرجن بین الناس فی کل محفل بوجہ کسی ثوبا من الذل اسحما

لوگوں کے درمیان، ہر ایک محفل میں بنا سنوار کر چہرہ کھولتی ہیں جس پر حقیقت میں ذلت کا کالا کپڑا پہنایا گیا ہے

فما انتم ذا الیوم الا کمضغۃ علی وضم یحتزھا القتل کیفما

تمہاری مثال اس زمانہ میں پارچہ گوشت جیسی ہے جو تختہ پر رکھا ہوا ہو جسکو کاٹنے والا جسطرح چاہتا ہو کاٹتا ہو

تداعت علی اتلافکم کل امۃ کمادبۃ من رادھا حاز مقسما

ہر ایک گروہ تمہاری بربادی پر ایک دوسرے کو دعوت دے رہا ہے جیسے دسترخوان پر (بلایا جائے) کہ جو چاہے اپنا حصہ لے لے

وقد ازمعت بحتا حکما ای جوحۃ فلم تترکن للدین فیکم ولا سما

ہر ایک گروہ پوری طرح تمہاری بیخکنی کا پختہ ارادہ کرچکا پس نہ دین چھوڑا تمہارے اندر نہ دین کا نام

یمنیکم الامال تغریکم بہا فتوردکم حوضا من المہلک مفعما

غلط آرزوؤں میں تمکو مبتلا کر رہی ہیں اور انکا لالچ دلا کر تمکو دھوکا دے رہی ہیں، پس تمکو ہلاکت کی لبریز جھیل میں دھکیل رہی ہیں

تمزقکم ایدی سبا و تذیقکم کؤوس صغار ینقع السم علقما

قوم سبا کی طرح تمکو تتر بتر کر رہے ہیں، اور تمکو ذلت کے وہ پیالے پلا رہی ہیں جو مقطر تلخ زہر ہیں

فھل بعد ھذا الذل یا قوم ذلۃ تزادبکم من خالق الارض والسما

اے قوم! کیا اس ذلت کے بعد بھی کوئی ذلت ہے جو زمین و آسمان کے خالق کیطرف سے تمہارے لئے چاہی جا

وھلا اعتبرتم والحوادث جمۃ وحتام لا تجری ماقیکم دما

اور تم کیوں نہیں عبرت پکڑتے حالانکہ مصائب کا جمگھٹ ہے تمہاری آنکھیں کب تک خون کے آنسو نہ بہائیں گی -

(ستتلو الباقیۃ فی الآتیۃ)

لـہ مردوں اور عورتوں دونوں سے متعلق ہے ۱۲

سیاسیاتِ حاضرہ پر ایک نظر

از آنریبل حافظ محمد ابراہیم صاحب وزیر اوقاف

بسلسلہ روئداد جلسہ سالانہ جامعہ قاسمیہ شاہی مراد آباد

سپاسنامہ کا جواب دیتے ہوئے حافظ صاحب نے نہایت فصیح و بلیغ معنی خیز اور بصیرت افروز تقریر فرمائی، سلسلۂ تقریر ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہا، تقریر کا ایک ایک لفظ گویا دُرِّ ناسفتہ تھا۔ عجوبہ چیز یہ تھی کہ ایڈریس یا برٹش کے سوائے کوئی ایک لفظ بھی انگریزی کا تقریر میں پیش نہ آیا۔

آغازِ تقریر میں حافظ صاحب نے فرمایا:-

"انسانوں کی زندگی میں اس قسم کے مجمع بہت کم میسر ہوتے ہیں۔ یہ ایسے حضراتِ علماء کا مجمع ہے جو ہمیشہ قوم کو صحیح اور مفید راستہ ہی کی ہدایت کرتے ہیں ایسے مجمع کی حاضری بہت بڑی سعادت ہے اس قسم کے چند لمحے مجھے اپنی زندگی میں ہمیشہ یاد رہیں گے۔

سپاسنامے کا جواب دیتے ہوئے آپ نے فرمایا۔

یہ سپاسنامہ ان بزرگ ہستیوں کی طرف سے ہے جو خود ہم سے سپاسناموں کے مستحق ہیں اور جنکی خدمت ہمارے لئے باعثِ سعادت ہے۔ بڑوں کی جانب سے چھوٹوں کیلئے اس قسم کے خیالات درحقیقت چھوٹوں کی خوش قسمتی ہے جو بحمد اللہ آج مجھے حاصل ہے۔ میں باشندگان مراد آباد کو مبارکباد دیتا ہوں کہ یہ مدرسہ اُنکی بستی میں موجود ہے جو نہ صرف مراد آباد بلکہ مختلف مقامات کے تشنگان کو سیراب کر رہا ہے۔

یہ بزرگ جو اس مدرسے کے ذمہ دار ہیں اور آپکے سامنے موجود ہیں اُنکی منزلت اور عظمت سے بہت کم لوگ واقف ہیں۔ افسوس کہ بہت کم لوگ اُن تاریخی واقعات سے واقف ہیں جن سے ان جیسے علماء کی قدر پیدا ہو۔

جب اسلامی حکومت کو ہندوستان سے تباہ و برباد کیا گیا اور برٹش کا اقتدار قائم ہوا تو ہماری بزرگوں میں ایسے افراد رونما ہوئے جنہوں نے ندا دی کہ آؤ اور جدید علوم کو حاصل کرو، تمہاری ترقی اور فلاح اسی میں ہے، ان علوم کے پڑھنے کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ لوگ وطنیت اور ملت کے احساس سے کوسوں دور ہو گئے۔ ان بدترین نتائج پر جن لوگوں نے ابتداء ہی میں تنبیہ کی وہ یہی بزرگ تھے۔

حقیقت یہ ہے کہ ان بوریا نشینوں نے ملک و ملت کی وہ خدمات انجام دیں جو آپ کی یونیورسٹیاں اور کالج انجام نہیں دے سکے جن پر آپ نے کروڑہا روپیہ خرچ کیا۔

ان بزرگوں کی خدمات ملت اسلامیہ کے لئے خدا کی بے پایاں نعمتیں ہیں جن کی قدر کرنا اور جن کا شکریہ ادا کرنا ہم پر واجب ہے۔ اگر ہم ایسا نہ کریں تو ہم خداوند عالم کے کسی انعام کے مستحق نہیں۔

ممکن ہے کہ آپ حضرات ان مدارس کی قدر سے واقف نہ ہوں۔ مگر وہ ارباب بصیرت جو نتائج پر نظر رکھنے والے ہیں۔ بخوبی جانتے ہیں کہ اس قسم کے مدارس کے ذریعہ سے کتنی خدمت آپ کی ہوئی۔

کیا ان لوگوں نے محض عبادات کی تعلیم دی تھیں بلکہ ہر موقعہ پر اس جماعت نے آپ کی صحیح رہنمائی کی اور صحیح نمایندگی کے فرائض انجام دیئے۔

کیا یہ صحیح نہیں کہ جب جنگ آزادی شروع ہوئی تو اسی مخلص اور تہی دست جماعت نے دوسری قوموں کے دوش بدوش جدوجہد میں حصہ لیکر تاریخ ہند میں مسلمانوں کا نام روشن کیا۔ اور تحفظ ملت کا جھنڈا میدان انقلاب میں نصب کر دیا۔

کیا آپکو معلوم نہیں کہ جمعیتہ علماء کے ارکان نے کس مصیبت سے آپکی امداد اور قیادت کی۔ یہ بندگان خدا بال بچوں کو اللہ کے نام پر چھوڑ کر فاقہ برداشت کرتے ہوئے جیلخانوں میں گئے۔ اور مسلمانوں کی تاریخی خدمات انجام دیں۔ اس جماعت کے ذریعہ سے نہ صرف اسلام بلکہ پورے ملک کی سچی خدمت ہو رہی ہے۔

شرکت کانگریس پر بحث کرتے ہوئے حافظ صاحب نے فرمایا:۔

ایک طویل داستان ہے کہ گل صنوبر چہ کرد۔ اس تمام داستان کو بیان کرنا اسوقت ممکن نہیں۔ حالات کا تقاضا یہ ہے کہ مسلمان دوسروں کے فائدے کیلئے نہیں خود اپنے فائدے کے لئے۔ اپنی بقاء اور تحفظ کیلئے کانگریس میں داخل ہوں۔

آج مسلمان تباہ اور مفلس ہیں۔ تباہی کا باعث عام طور پر عیاشی خیال کیا جاتا ہے مگر یہ صحیح نہیں بہت کم گھرانے ایسے ہوں گے جو اس مرض کا شکار ہوئے مگر عام مسلمانوں کی تباہی کے اسباب دوسرے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ برٹش اقتدار سے پہلے صنعت، تجارت، ملازمت، اور زراعت پر مسلمانوں

کا تسلط تھا۔ یہی چیزیں دولت کا ذریعہ ہیں۔ دولت کمانے سے پیدا ہوتی ہے کمائی کی صورتیں یہی ہیں۔
عام طور پر زبان زد ہے کہ نوکریوں پر ہندوؤں نے قبضہ کرلیا۔ مگر دریافت یہ کرنا ہے۔ کہ وہ نوکریاں ہمارے قبضہ سے کس طرح نکلیں۔ سرکاری زبان فارسی تھی جس کے ماہر مسلمان یا کایستھ ہوتے تھے۔ یہی لوگ دفاتر پر قابض تھے۔ مگر نہ صرف یہ کہ فارسی کے بجائے سرکاری زبان انگریزی قرار دے کر مسلمانوں کی قسمت میں انقلاب پیدا کیا گیا۔ بلکہ بہت سی سندیں اس بات کی پیش کی جا سکتی ہیں کہ اُن لوگوں نے جن کے ہاتھ میں مسلمانوں کی قسمت تھی کوشش کی کہ مسلمانوں کو ملازمت سے نکالا جائے اور ہندوؤں سے اُن جگہوں کو پُر کیا جائے۔

پھر یہ بھی غور کیجیے کہ محض ملازمت کے سلسلہ میں ہی نہیں کہ ہندو مسلمان کا جھگڑا ہے بلکہ برہمن کھتری کے حق میں اور کایستھ اور دوسروں کے حق میں تنگ نظر بنا ہوا ہے۔ اگر کسی جگہ پر برہمن کا قبضہ ہے تو وہ یہی چاہتا ہے کہ برہمن ہی کو یہ جگہ ملے۔ کایستھ یا کھتری کو نہ ملے، اس کا باعث ہندو مسلم نظریہ نہیں بلکہ اس کا سبب افلاس ہے۔ اور تمام ذرائع معاش کا انسداد۔ جس کے باعث ہر موقعہ پر نفسی نفسی پڑی ہوئی ہے۔

صنعت وحرفت۔ اس صوبہ میں بھی جہاں مسلمانوں کی اقلیت ہے تناسب مردم شماری کے لحاظ سے صنعت وحرفت میں مسلمانوں کی کثرت ہے لیکن اسکا کیا علاج کہ یورپ کی صنعت نے ہندوستانی صنعت کو تباہ کردیا۔ ہندوستان کا کپڑا تھا جسکو یورپ کی شہزادیاں فخر سے پہنا کرتی تھیں لیکن اس طرح بند کیا گیا کہ سو روپے کے کپڑے پر ایک ہزار روپے ٹیکس لگایا گیا! ذرا سے مقابلہ میں یورپ کا بنا ہوا کپڑا سستا بِک گیا! اسکے علاوہ جو زیادتیاں صناعوں کیساتھ کی گئیں، اُن کا نتیجہ یہ ہوا کہ پارچہ بافی وغیرہ کی صنعتیں تباہ ہوگئیں۔

سود۔ کہا جاتا ہے کہ ہندوؤں نے سود لیکر مسلمانوں کی جائدادیں ختم کردیں۔ لیکن ہندوؤں کو یہ موقعہ کس نے دیا۔ ہندوستان میں ہمیشہ سے دام دوپٹ قانون رائج تھا۔ ایک پیسہ کا سو ایک پیسہ سے زائد نہیں ہوسکتا تھا لیکن انگریزی دور کی تمام بندشیں اٹھا لی گئیں۔ سود در سود جائز قرار دیا گیا۔

جس کا نتیجہ   سو روپے کے بجائے پانچہزار روپیہ وصول کیا گیا۔ یہ قانون اسوقت بنایا گیا کہ تم میں سے کوئی بھی قانون بنانے والوں کا مشیر نہ تھا۔ تم بتاؤ کہ اس کا الزام کس کو دوں۔

زمیندارا - آج کانگریس کے متعلق کہا جا رہا ہے۔ کہ وہ زمینداروں کو ختم کر رہی ہے۔ مگر یہ بتایا جائے کہ برٹش نے ہندوستان میں کونسا ایسا قانون نہیں بنایا جس سے زمیندار تباہ نہ ہوں۔

صنعت و تجارت وغیرہ کی تباہی کا نتیجہ یہ ہوا کہ ذریعہ معاش عام طور سے کاشت کو قرار دیا گیا چنانچہ ۹۰ فیصدی زراعت پیشہ ہوگئے

جب کسی کاروبار کو ہر شخص کرنا چاہتا ہے تو اس کا نفع لامحالہ گھٹ جاتا ہے اس کا نتیجہ یہ ہے کہ آج ہندوستانی کاشتکار اور اسکے گھر کے تمام آدمی رات دن پریشان رہتے ہیں مگر سب کی حالت یہ کہ کپڑے پھٹے ہوئے۔ پیٹ خالی۔ رہنے کو جھونپڑی بھی نہیں۔

علی گڑھ کالج میں میرے اوستادوں نے مجھے پڑھایا۔ اور مجھ سے پہلے بہت لوگوں کو یہی پڑھایا ہوگا۔ اور میرے بعد بھی بہتوں کو یہی رٹایا گیا کہ ہندوستان زراعتی ملک ہے۔ اس میں صنعت و حرفت کی صلاحیت ہی نہیں۔ مگر کیا اس کا مقصد دھوکا دینا یا اخفائے جرم کی کوشش کرنا نہیں؟

ترقی تمہارے سامنے ترقی کا نام لیتے ہوئے صدیاں گزر گئیں۔ مگر کیا آپ دیکھتے نہیں کہ آپکو ہمیشہ بربادی کی طرف لیجایا گیا۔ ترقی کی صورت یہ ہوتی ہے کہ جاپان نے پچاس سال میں وہ قوت حاصل کر لی کہ برٹش بھی اس سے گھبراتا ہے۔ جس کی سلطنت کی وسعت میں آفتاب نہیں غروب ہوتا۔ لیکن ترقی جب ہی ہو سکتی ہے کہ اپنا قانون اپنے ہاتھ میں ہو۔

مسلمانوں کو چھوڑیئے۔ آپ ہندوؤں کو لیجیے۔ جنکو کہا جاتا ہے کہ ۹۰ فیصدی کانگریس میں داخل ہیں۔ کتنا عرصہ ہو گیا کہ اسکے سامنے سودیشی کا وعظ کہا جاتا ہے۔ مگر آجتک اس پر کتنے عمل کر رہے ہیں؟ لیکن اگر قانون پر مکمل اختیار ہو تو ایک نوک قلم سے بدیشی کی بندش کی جا سکتی ہے۔ ایک قانون بنا دیا جائے کہ جو شخص بدیشی کپڑا پہنے اسکو اتنے ماہ کی سزا۔ پھر دیکھئے کھدر کے سوا بدیشی کا نام بھی نہ رہے۔

آج کانگریس کی جدوجہد وزارت ملنے سے ختم نہیں ہوئی۔ آج کی وزارت اس قسم کا قانون نہیں بنا سکتی

کانگریس کی جد وجہد کا مقصد ہے اس قسم کے قانون پر حاکمانہ اقتدار حاصل کرلینا۔ مگر جب اس قسم کا اقتدار حاصل ہو جائیگا تو تم ہی بتاؤ کہ تمہارے ملک کے پارچہ بافوں اور دیگر پیشہ ور اقوام کی کیا حالت ہوگی۔

صفائی سے کہا جا سکتا ہے۔ کہ جس قدر تباہی آئی وہ مسلمانوں پر۔ کیونکہ یہی صناع تھے۔ اور یہی زمیندار اور یہی تاجر۔ دوسروں کیلئے نہ ہو تو خود اپنے لیئے ضروری ہے کہ اس تباہی کو اوٹھاؤ۔ ملک میں جس چیز کی بھی ترقی ہوگی مسلمانوں کو اس سے حصہ ملیگا۔ کیا تم نے کبھی دیکھا کہ بازار میں غلہ ہندوؤں کے لیئے ارزاں ہو اور مسلمانوں کیلئے گراں ہو۔

ایک بات کا اور خیال کرلو، جو تمہارے ذاتی جذبات سے تعلق رکھتی ہے۔ مسلمان مرنے کے بعد بھی ہندوستان سے نہیں جاتا۔ پسماندگان اوسکی قبر کی ایسی حفاظت کرتے ہیں جیسے اوسکی جان کی۔ اونکو اپنے بزرگوں کے قبرستان بھی محبوب ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمارے بزرگوں کے ہڈ وار ہیں۔ اگر ایک قبرستان کے معمولی سے حصہ پر کوئی قبضہ کرلے تو مسلمان اوسکے آزاد کرانے پر ہائیکورٹ تک مقدمہ لڑاتے ہیں۔ کہ بزرگوں کا ہڈ وار ہے آج پورے ہندوستان کا چپہ چپہ مسلمانوں کے بزرگوں کا ہڈ وار ہے۔ وہ ہندوستان سے خود کو بے تعلق کیسے کرسکتے ہیں۔

ہندوؤں کا وطن جبتک ہے جبتک وہ زندہ ہیں مسلمانوں کا وطن ہمیشہ ہمیشہ کے لیئے ہے۔ مذہبی طور پر روایت یا فتوے کا مجھے حق نہیں لیکن میں یہ ضرور جانتا ہوں کہ مذہب اس قسم کے جذبات کی مخالفت نہیں کرتا۔

دوسری قوموں کی طرح مسلمان بھی اسی سرزمین میں پلے۔ اون کا بدن یہیں کے آب ودانہ سے یہیں کی ہوا میں رہکر بڑھا۔ اسی زمین کے ذرات اونکے بدن کے حصے ہیں۔ پھر وہ مادر وطن سے کسطرح غداری کرسکتے ہیں۔

فرق صرف مندر اور مسجد کا ہے مگر یہ فرق تو وہ ہے کہ مسلمانوں کی ایک ہزار سالہ حکومت بھی اوسکو نہ مٹا سکی۔

تم نے یہ بھی دیکھا کہ انگریزی حکومت کو ڈیڑھ سو برس نہیں ہوئے کہ ہر ہندوستانی اس سے بیزار ہوگیا

مسلمانوں نے ایکہزار سال حکومت کی۔ مگر کیا باشندگان ملک ونکی حکومت سے بیزار ہوئے۔

مسلمان سمجھیں کہ آج دنیا اسلام اونکے باعث غلام یا مبتلائے مصائب ہے۔ کیا اون کا فرض نہیں ہے کہ وہ آزاد ہوکر دنیائے اسلام کی امداد کریں جسکی ہمدردی کا گیت وہ ہمیشہ گاتے رہتے ہیں۔

آج کانگریس کے سوا کونسی جماعت ہے جس نے قربانیاں پیش کی ہوں۔ آپ خواہ غلط سمجھیں مگر بہرحال ایک خاص نصب العین کے ماتحت جس جماعت نے قربانیاں پیش کیں وہ کانگریس ہی ہے۔

آج مسلمان اپنی اقلیت سے گھبرا رہے ہیں۔ مگر خدارا بتاؤ کہ تم اکثریت میں کب رہے تمہارے نبی تو تنہا ہی سے۔ ایک ہی پیدا ہوئے۔ اگر اکثریت اقلیت کو کھا جاتی تو اسلام کا بڑھنا اور ترقی کرنا ممکن تھا۔ آج آپ دیکھتے ہیں کہ انگریزوں کی اقلیت آپ پر حکومت کر رہی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اقلیت یا اکثریت بقا یا فنا کی علامت نہیں۔ جو چیز قوموں کو باقی رکھتی ہے اور انکو ترقی کی اونچی سطح پر پہنچاتی ہے۔ وہ ایک خاص جوہر ہوتا ہے۔ اگر آپ اسکو حاصل کرلیں تو آپ کو کوئی نہیں مٹا سکتا۔ کہا جاتا ہے۔ اول تنظیم پھر تحریک آزادی۔ یہ تنظیم کا راگ اوسی وقت سے شروع ہوا جب سے انگریزوں کے قدم آئے۔ مگر آجتک بے سود۔ اصل یہ ہے کہ تنظیم اسوقت ہوسکتی ہے جب دل میں ایمان ہو۔ اور پیٹ میں ٹکڑا۔ بھوکوں کی تنظیم ہی کیا = مجھے حضرت مولانا حسین احمد صاحب کا جملہ بہت پسند ہے کہ ہندو تو درکنار۔ اگر کتے اور بھیڑیئے بھی آزادی کیلئے جد و جہد کریں تو ہم اون سے بھی آزادی کی راہ میں تعاون کرینگے۔

ایڈریس کے مطالبات کے متعلق حافظ صاحب نے فرمایا کہ اوقاف کے متعلق انشاء اللہ تین چار ماہ میں کام شروع ہوجائیگا۔ عربی مدارس کے متعلق حکومت خود غور کر رہی کہ اُن کے تعلیم یافتہ فضلاء کی خدمات حاصل کیجائیں۔ اور انکو گریجویٹ کی حیثیت دی جائے۔ اسی طرح تعلیم کا پروگرام اور کورس نئی طرح ترتیب دیا جا رہا ہے۔ جس کے لئے ایک کمیٹی بنادی گئی ہے۔

خط وکتابت کے وقت اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھیئے۔

(بقیہ صفحہ ۴۱)

کہ ہر کاریگر کو کم سے کم ۳ پونڈ اور ۵ شلنگ فی ہفتہ اُجرت ملے جسکے حساب سے چھ روپے روزانہ ہوتے ہیں اسی طرح دیگر ممالک میں بیکاروں کے باقاعدہ رجسٹر مرتب رہتے ہیں اور اُن کے بیمہ خوراک و علاج کا باقاعدہ انتظام حکومت کیطرف سے کیا جاتا ہے، اور ضعیفی کا زمانہ گذارنے کیلئے آشرم بنائے جاتے ہیں

۲ - حفاظت جان و مال

روٹی کے مسئلہ کے بعد انسانوں کی جان و مال کی حفاظت کا مسئلہ ہے جسمیں رفتہ رفتہ ملک کی حفاظت بھی شامل ہو گئی - عہد جاہلیت اور زمانۂ قدیم کی سوسائٹی کا ایک آئین یہ بھی تھا کہ ہر فرد و بشر کو یہ حق حاصل تھا کہ وہ اپنی جان و مال کی حفاظت اور دشمنوں کی مدافعت کیلئے ضروری سامان رکھ سکے تاکہ بروقت ضرورت اُس کے ذریعہ سے خود اپنے مخالفوں اور وحشی درندوں کے حملوں کی مدافعت کی جا سکے، اسکا پتہ وحشی اقوام کے آلاتِ حرب اور اسلحہ سے چلتا ہے جو آثار قدیمہ کے طور پر عجائب خانوں میں محفوظ ہیں - یا جنھیں وہ بعض مقامات پر اب تک استعمال کرتے ہیں -

چنانچہ ہندوستان کی شمالی سرحد پر وہاں کے چرواہے بکریوں اور دوسرے مویشیوں کیساتھ بندوقیں اور تلواریں ہاتھوں میں لئے پھرتے ہیں، یہ رواج نسلِ انسانی میں زمانۂ جاہلیت یعنی ہزار ہا سال سے چلا آتا ہے - اس ابتدائی حالت کا نشو و نما پھر اسطرح ہوا کہ رعایا کے لوگوں کو باقاعدہ فوجی تربیت دی جانے لگی - تاکہ ضرورت کے وقت ملک کے تمام جوان العمر لوگ اپنی قوم و ملت کی حفاظت کر سکیں، تا آنکہ یہ امر انکے بنیادی حقوق میں شامل ہو گیا - مثلاً یہ کہ امریکہ کے آئین ۱۷۹۱ء کے بنیادی حقوق کی دفعہ ۲ کا یہ مضمون ہے کہ :-

" چونکہ آزاد سلطنت کی حفاظت کیلئے یہ ضروری ہے کہ ایک مرتب شہری فوج رہے، اسلئے عوام الناس کے اس حق کی کہ وہ ہتھیار رکھیں کبھی خلاف ورزی نہ کی جائے گی "

خود ہندوستان میں باوجود غیر ملکی سلطنت ہونے کے روشن خیال انگریزوں نے ہندوستانیوں کے اس حق کو تسلیم کیا ہے چنانچہ سر ولیم دلسنٹ ممبر اگزیکٹو کونسل وائسرائے نے کونسل کی ایک تقریر میں فرمایا تھا - کہ :-

" اگر میں اسمبلی کا غیر سرکاری ممبر ہوتا تو ہمیشہ اسبات پر زور دیا کرتا کہ ہندوستانی فوج کو ترقی دیکر کہ افسر

ہندوستانی مقرر کئے جائیں کیونکہ حقیقتاً ملک کی آئندہ سیاسی زندگی کا انحصار بہت کچھ اسی پر ہے"

۳۔ عدل و انصاف اہمیت کے اعتبار سے تیسرے نمبر پر عدل و انصاف کا انتظام ہے زمانۂ قدیم کی سوسائٹی میں یہ دستور تھا کہ جب دو شخص آپسمیں لڑائی جھگڑا کرتے تھے تو جو شخص اس جماعت میں سب سے زیادہ طاقتور اور باقتدار ہوتا وہ ظلم اور زیادتی کرنیوالے کو سزا دیتا تھا، گویا رفتہ رفتہ یہ چیز طاقتور کے فرائض منصبی میں داخل ہوگئی کہ وہ ہر مظلوم و ستم رسیدہ کی حمایت اور فریادرسی کرے، اور ظالم و جابر کو اسکی بداعمالی اور ظلم و ستم کی سزا دے، اور اسمیں اپنے اور غیر میں فرق نہ کرے۔ اسکے بعد سوسائٹی کی نشوونما ہونے پر پنچائیتیں قائم ہوئیں۔ اور انصاف کے دوسرے طریقے رائج ہوئے۔ یہ سلسلہ برابر جاری رہا یہاں تک کہ آج "انصاف" لوگوں کے بنیادی حقوق میں داخل ہے اور اسکے لئے باقاعدہ محکمے اور عدالتیں قائم ہیں اور اکمیں کسی مجرم کو باقاعدہ مقدمہ چلائے بغیر سزا نہیں دی جاسکتی۔ مثلاً انگلستان میں رعایا کے اس حق کی حفاظت کیلئے ہیبیس کارپس ایکٹ ہے جو رعایا نے اپنے بادشاہ سے بجبر منظور کرایا تھا اور جسپر انگریزوں کو بڑا فخر ہے، امریکہ کے آئین ۱۷۹۱ء کی دفعہ ۵ کی روسے صرف زمانۂ جنگ میں فوجی ملازموں پر مقدمہ قائم کیا جاسکتا ہے۔

لیکن معمولی حالات میں کسی شخص پر خواہ فوجی ہو یا عوام میں سے ہو اگر فوجداری کا مقدمہ چلایا جائے تو اسکا ایک بڑی جوری کے سامنے پیش ہونا ضروری ہے، اسی طرح دفعہ ۷ کی روسے دیوانی کے معاملات کی سماعت جبکہ جائداد متنازعہ فیہ کی مالیت ۲۰ ڈالر یعنی ۵۰ روپیہ سے زیادہ ہو۔ صرف جوری کے سامنے ہوتی ہے۔

(باقی آئندہ)

تبلیغ الحق

کتب خانہ فخریہ شاہی کمپنی مراد آباد کی مختصر فہرست

حمائل شریف (عکسی) مترجم

ترجمہ از حضرت شیخ الہند مولٰنا محمود حسن صاحبؒ تفسیر از حضرت علامہ مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی یہ ترجمہ اور چند پاروں کے فوائد سیدنا شیخ الہندؒ نے اسارت مالٹا کے زمانہ میں مرتب فرمایا تھا۔ پھر اوسکی تفسیر حضرت علامہ عثمانی نے مرتب فرمایا تھا۔ پھر اس کی تفسیر حضرت علامہ عثمانی نے مرتب کی ہے۔ یہ ترجمہ اور تفسیر اپنے عام فہم مفید اور مستند ہونے میں یکتا مانا گیا ہے۔ اس کی مقبولیت کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ پہلے ایڈیشن کے پانچ ہزار قرآن شریف تھوڑے دنوں میں ہاتھوں ہاتھ ہدیہ ہو گئے۔ اب کی ترتیبہ نہایت خوبصورت طور پر لکھوا کر فوٹو لیکر بلاک تیار کرائی گئی ہیں جن کے ذریعہ طباعت ہوتی ہے۔ بہر حال اپنی ظاہری اور باطنی خوبیوں میں بے مثل ہے۔ ہدیہ کاغذ اول مجلد ۱۶ غیر مجلد ۱۵ کاغذ قسم دوم مجلد ۱۲ غیر مجلد ۱۱

تعلیمِ ہند

(سو فیصدی ہندوستانی تعلیم یافتہ تھے) حضرت شیخ الہند مولانا حسین احمد صاحب کی سیاسی اور تاریخی واقفیت شہرہ آفاق ہے یہ کتاب ہندستان کی تعلیمی حالت کے متعلق حضرت موصوف کی یادداشتوں کا مجموعہ ہے اس کتاب کے پڑھنے سے مسلمان اپنے بادشاہوں کے متعلق بدگمانی کے گناہ سے بھی بچ جائینگے۔ کیونکہ معتبر حوالوں سے بیان کیا گیا ہے کہ مسلمان بادشاہوں کے زمانے میں ۱۰۰ فیصدی ہندوستانی تعلیم یافتہ ہوتے تھے طباعت کتابت نہایت اعلیٰ قیمت ۱۲ار

معرفۃ التجوید

قرآن پاک مسلمان کی باطنی غذائے روح ہے۔ جملہ عبادات کا مدار ہے۔ اس کے ہر حرف پر دس نیکیوں کا ثواب ملتا ہے۔ مگر افسوس مسلمان اس کو اس طرح پڑھتے ہیں کہ ثواب کے بجائے عذاب کا خطرہ رہتا ہے کیونکہ وہ حروف کو صحیح طور پر ادا نہیں کرتے اس رسالے میں نہایت آسان اور مختصر طور پر حروف کی ادائیگی کا صحیح طریقہ بتایا گیا ہے۔ ہر شخص کو اس کا مطالعہ اور ہر بچہ کو اس کا پڑھانا ضروری ہے۔ الہ آباد۔ لکھنؤ کانپور مراد آباد، وغیرہ کے مدارس میں داخل درس ہے۔ قرآن شریف کے ساتھ ساتھ بچوں کو پڑھایا جاتا ہے قیمت ار چالیس نسخوں تک محصول ڈاک ۸ر

دین و آئین

(تصنیف مولانا سید محمود علی صاحب پروفیسر رندھیر کالج کپورتھلہ)

اس کتاب میں اسلامی احکام کو عقل کے قریب کر کے اور زمانہ موجودہ کے اعتراضات کو دور کرنے میں مسلمات جدیدہ اور سائنس جدیدہ سے کام لیا گیا ہے جو تمام شبہات اور تردداٰت کی دلدل سے نکال کر راہِ مستقیم پر پہنچا دیتی ہے۔ اور مسلمانوں میں زندگی کی تازہ ...... روح پیدا کر دیتی ہے مسلمانوں کے ہر طبقہ کے لئے کارآمد ہے بالخصوص علماء طلباء مناظرین اور نو تعلیم یافتہ ... کے لیے

ملنے کا پتہ: منیجر کتب خانہ فخریہ شاہی کمپنی امروہہ دروازہ مراد آباد

بہت ہی ضروری ہے۔ کتاب اعلیٰ طباعت و کتابت اور نفیس جلد سے مزین ہے تین قسم کے کاغذ پر طبع ہوئی ہے اعلیٰ ایڈیشن مجلد صہ قسم اول مجلد للعہ قسم دوم مجلد ۱۲ محصولڈاک ۱۱ر

نور الاصباح جدید ترجمہ نور الایضاح

نور الایضاح فقہ عربی کی نہایت مستند کتاب ہے مبتدی طلبہ کو جب پہلے یہی کتاب پڑھائی جاتی ہے۔ مگر چونکہ مختصر ہے اور جامع ہے اس لئے ابتدائی طلبہ کے لئے پڑھنے اور سمجھنے میں بہت دشواری ہوتی ہے۔ مولانا محمد میاں صاحب نے اپنی طالبعلمی کے آخری سال میں اس کا ترجمہ کیا تھا۔ جو حضرت مولانا المولوی مولوی محمد اعزاز علی صاحب استاذ ادب و شیخ الفقہ دارالعلوم دیوبند کے زیر نگرانی طبع ہوا۔ اور بہت زیادہ مقبول ہوا مگر چند وجوہات سے وہ نظر ثانی کا محتاج تھا۔ مولانا موصوف اب پھر دوبارہ نظر فرما کر مفید فوائد اور حواشی کا اس طرح اضافہ فرما رہے ہیں کہ وہ ترجمہ کے ساتھ ایسی شرح بھی ہوگی جو متفرق شروح کے مضامین پر حاوی ہوگی۔ امید ہے کہ انشاء اللہ محرم الحرام ۱۳۵۰ھ تک شائع ہو جائیگی۔

فلسفۂ ایمان

زمانہ قدیم میں جبکہ فلسفہ قدیم کا حملہ اسلام کے بنیادی عقائد و احکام پر تھا تو حضرت علماء امت نے اپنا علم و فلسفہ کے بموجب اسلامی عقائد و احکام کے دلائل پیش کرکے اس حملہ کی کامیاب مدافعت کی تھی اور حاضر میں سخت ضرورت تھی کہ فلسفہ جدید کے اعتراضات کا جواب اسی کے بموجب تشفی بخش انداز سے پیش کیا جائے۔ مولانا سید محمد میاں صاحب اس رسالہ کو ایسی طرح مرتب فرما رہے ہیں کہ متقدمین کے جوابات کے ساتھ سائنس جدید کے پیش نظر جدید جوابات بھی کافی اور شافی ہوں پوری کتاب کا نام **عقل اور دین** ہوگا جس کے پہلے حصہ (فلسفہ ایمان) میں عقائد اسلام کا فلسفہ بیان کیا گیا ہے۔ دوسرے حصہ میں احکام اسلام کی سیاست بیان کی جائے گی (انشاء اللہ تعالیٰ) یہ کوشش یقیناً مستحق تحسین ہے کہ انداز بیان نہایت دلچسپ ہے۔ اور زبان ایسی سلیس ہے کہ بچے اور عورتیں بھی بآسانی سمجھ سکیں۔

(واللہ المستعان)

گلدستۂ تعلیم اسلام

از مولانا محمد عماد الدین صاحب انصاری شیرکوٹی

امیر نظارۃ المعارف القرآنیہ یہ مسلمان بچوں اور بچیوں کے لئے مذہبی، اخلاقی، معاشرتی اور تاریخی تعلیم کا جدید اور نہایت مفید سلسلہ نصاب تعلیم اس زمانہ میں تصنیف ہوا ہے اسی لئے جابجا مدارس اور اسکولوں میں داخل درس ہو چکا ہے اس کا مقصد قرآن مجید کی تعلیم اور اسلامی معلومات و ضروریات کا اس قدر بہم پہنچانا ہے کہ صرف اس سلسلہ کو پڑھ کر اچھا خاصا عالم ہو جاتا ہے قیمت تفصیل ذیل ہے گلدستہ تعلیم اسلام کا عربی قاعدہ [illegible]

[illegible]

گلدستۂ تعلیم اسلام کا اردو قاعدہ ۱ر

" " پہلا حصّہ ۴ر

" " دوسرا حصہ ۵ر

" " تیسرا حصہ ۶ر

گلدستۂ تعلیم اسلام کا چوتھا حصہ قیمت ... ۶ر

یکجائی قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے ؏ہ

رہنمائے تعلیم

اس کا نام شیطان کا نفرنس بھی ہے۔

بچوں کو علم کا شوق دلانے والی جس کے پڑھنے سے بد تمیزی کے تمام عیب دور ہو کر پڑھنے کا شوق ہو جاتا ہے۔ بچوں ہی کیلئے نہیں بلکہ بڑوں کے لئے بھی مفید ہے بُرے اخلاق سے نفرت اور عمدہ اخلاق کی رغبت پیدا کرتی ہے۔ یہ ہمارا ذمہ ہے کہ اگر پڑھ کر ناپسند ہو۔ یا شروع کر کے بغیر ختم کئے چھوڑ دیں تو بے تکلف واپس کر دیں۔ قیمت آٹھ آنے ۸ر

نظام تجارت

(از مولانا سید محمود علی صاحب پروفیسر) زمانہ موجودہ کی تجارت اور مسلمانوں کی دقتوں کا حل۔ بنکوں کے سود کا مسئلہ اور اس کے تمام پہلوؤں پر غور کے بعد عقلی حل جو قرآن و حدیث کے عین مطابق اور تمام اختلافات کا استیصال ہو گیا مسلمانوں کے لیے تجارتی رکاوٹوں سے نجات مل گئی قیمت ۶ر

چچا ٹام

اقوام یورپ اور اقوام ہند کے جذبات و احساسات کا مقابلہ کیا گیا ہے اور مسلمانوں کے جذبات کو ابھارا گیا ہے قوم کے نوجوان پڑھیں اور آگے بڑھیں۔ قیمت ۱ر

اتالیق نسواں

عورتوں کی دینوی اور معاشرتی حالت درست کرنے اور ان کی خانگی حالت سنوارنے اور میکے اور سسرال میں رہ کر سب کو خوش رکھنے کے بہترین طریقے بچوں کی تربیت کے عمدہ طریقے اور بچوں کی بیماری کے مجرب علاج درج ہیں تمام لڑکیوں اور عورتوں کو پڑھانے کے قابل اور جہیز میں دینے کے لائق قیمت قسم اول ۵ر قسم دوم ۴ر

تاریخ الاسلام

نمبر ۱ و ۲ و ۳ - مولانا سید محمد میاں صاحب فاضل دیوبند نے استاذ الحاج علامہ محمد اعزاز علی صاحب استاذ فقہ و ادب و مفتی اعظم دار العلوم دیوبند کے حسب ارشاد مسلمان بچوں اور بچیوں کی مذہبی و اخلاقی تعلیم کے لئے شروع کیا ہے یہ تینوں نمبر اسی مبارک سلسلہ کی ابتدائی کڑیاں ہیں۔

پہلے حصہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مکی زندگی مبارک درج ہے۔ ہدیہ چھ آنے .. ۶ر

دوسرے حصہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدنی زندگی مقدس اور غزوات اور جہاد کے متعلق مفید ترین بحث ۱۲ر

تیسرے حصہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سراپا ہے یہ حصہ بجائے خود ایک مستقل کتاب ہے اس حصہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیۂ مبارک حضور کے اخلاق کریمہ عادات شریفہ۔ طرز معاشرت، آداب مجلس، نظام الاوقات ازواج مطہرات، اثاث البیت، ترکہ، غزوہ وغیرہ جملہ اشیاء کا نہایت دلچسپ طور پر ذکر ہے قیمت ۶ر

کم از کم ۱۰؍ کے ٹکٹ ارسال فرماکر آپ تیسرے حصہ کو ملاحظہ فرمایئے اور اس سے باقی حصوں کا اندازہ لگایئے۔

تعلیم الاسلام کامل

مصنفہ حضرت علامہ مولٰنا محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند۔ اس کتاب کے چار حصے ہیں۔ یہ کتاب بچوں کی ابتدائی تعلیم کے لئے بیحد مفید ہے اس میں دلچسپ سوال وجواب کے طریقہ پر اسلامی مسائل اور عقائد کا بیان ہے۔ زبان نہایت پیاری اور سہل ہے بچوں کو ان حصوں کے پڑھانے سے پڑھنا بہت جلد آجاتا ہے اور ساتھ ہی ساتھ مسائل بھی دلنشین ہو جاتے ہیں۔ یہ کتاب لاکھوں کی تعداد میں شائع ہو کر تمام مدارس دینیہ میں داخل ہو چکی ہے اس لئے اس کے متعلق مزید تحریر بیکار ہے۔ ہر چہار حصوں کی قیمت حسب ذیل ہے۔

حصہ اول ۱۰؍ دوم ۲؍ سوم ۴؍ چہارم ۵؍ قاعدہ ۱؍

نصیحۃ الشیعہ

یہ کتاب شیعہ مذہب کی تحقیق اور شیعہ اعتراضات کے تحقیقی اور الزامی جوابات کے متعلق مستند اور بہترین ذخیرہ تسلیم کی گئی ہے۔ عرصہ سے نایاب تھی۔ اس کی حسن و خوبی کی روشن دلیل یہ ہے کہ رد شیعہ کے مجتہد وقت جناب مولانا عبدالشکور صاحب سابق مدیر النجم لکھنؤ نے (جو رد شیعہ میں مجتہدانہ اور مجددانہ شان رکھتے ہیں) اس کتاب کو نہایت اہتمام سے طبع کرایا ہے۔ یہ کتاب رد شیعہ کی بہت سی کتابوں سے مستغنی کر دیتی ہے۔ طباعت کتابت نہایت موزوں، کاغذ عمدہ سفید صفحات تقریباً ۵۰۴
قیمت ہر دو حصہ مکمل ۳؍

بلاغ مبین

(از حضرت الحاج مولانا ابوالقاسم محمد حفظ الرحمٰن صاحب سیوہاروی) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عہد مبارک میں تمام دنیا کے بادشاہوں کے پاس دعوت اسلام کے فرامین ارسال فرمائے تھے۔ اس کتاب میں ان تمام فرامین کی نقل لیجانے والے صحابہ اور ان بادشاہوں نیز ان ممالک کے حالات بہترین طرز پر جمع فرمائے ہیں۔ جابجا سیاسی اور تاریخی مباحث نے اس کتاب کو بہت زیادہ قیمتی کر دیا ہے۔ طباعت کتابت نہایت اعلیٰ قیمت ۲؍

رسول کریم

صلی اللہ علیہ وسلم۔ حضرت موصوف کی لکھی ہوئی ایک جامع اور مستند سیرت ہے جو اپنی بے نظیر خوبیوں کے باعث بہت زیادہ مقبول ہوئی اور سرکاری اسکولوں کے کورس میں داخل کی گئی ضخامت تقریباً ۔۲۰۰ صفحات ۱۲؍

اس مختصر فہرست میں تمام کتابوں کا ذکر نہیں کیا گیا۔ آپ تصانیف مجلس علمی ڈابھیل، تصانیف علماء دیوبند، سہارنپور، و تصانیف علامہ شبلی و مولانا ابوالکلام آزاد و مصنفات دارالمصنفین اعظم گڈھ جملہ مطبوعات کانپور، دہلی، لاہور، لکھنؤ وغیرہ وغیرہ بہ کفایت کتب خانہ فخریہ شاہی کمپنی مرادآباد سے طلب فرمایئے:۔

دیوانِ حماسہ عربی

بحاشیہ جدیدہ از سیتاالادبا حضرت

الحاج الحافظ مولانا اعزاز علی صاحب شیخ الفقہ و استاذ الادب دار العلوم دیوبند

دیوان حماسہ عربی درسیات کی مشہور کتاب ہی جس کو ادب عربی کی معیاری کتاب مانا جاتا ہی۔ شدید ضرورت تھی کہ اس کا حاشیہ اس طرح کیا جائے کہ حل لغات کے ساتھ اشعار کے مضمون کو بھی واضح کرے۔ حضرت الاستاذ مولانا محمد اعزاز علی صاحب مدظلہ العالی نے عرصہ ہوا اس خدمت کو انجام دیکر اساتذہ اور طلبہ ادب پر احسان عظیم فرمایا تھا جو نہایت مقبول ہوا اور دیوان حماسہ کی طرح مشہور اور مستند معیاری حاشیہ بن گیا اور بار بار طبع ہوکر ہاتھوں ہاتھ فروخت ہوا۔ مگر کارپردازان کے قلب اعتنار کے باعث طباعت اور کتابت کی خامیوں سے کسی مرتبہ بھی پاک نہ ہوا۔ نیز حاشیا گرچہ افادات کا ذخیرہ تھا۔ مگر تاہم مزید اضافہ کا محتاج تھا۔ اس مرتبہ حضرت موصوف مدظلہ العالی نے حاشیہ پر نظر ثانی فرماکر قیمتی فوائد کا اضافہ فرمایا ہی اور کتب خانہ اعزازیہ نے اس کو نہایت اہتمام سے طبع کراکر اصل کتاب اور حاشیہ کے گرانقدر حقوق کو پوری طرح ادا کیا ہی۔ چنانچہ جس طرح یہ کتاب یکتا تھی اور اس کا حاشیہ عدیم المثال تھا۔ اسی طرح اس کی طباعت وکتابت بھی بے نظیر ہوئی۔ قیمت ان تمام خوبیوں کو باوجود حسب سابق کاغذ قسم اول مبلغ صہ قسم دوم للعہ

اپریل ۱۹۴۶ء تک عہ کی رعایت۔

مختصر فہرست قرآن شریف

موجودہ

تجارتی کتبخانہ فخریہ شاہی کمپنی مُراد آباد

(آرڈر دینے کے وقت نام کیسا نمبر بھی درج فرمایئے)

(۱) حمائل شریف عکسی مترجم

بترجمہ حضرت شیخ الہندؒ و تفسیر

برحاشیہ از حضرت موصوف و از حضرت علامہ مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی۔ ملاحظہ ہو صـ فہرست ہذا۔

ہدیہ قسم اول مجلد مغہ غیر مجلد بیـ قسم دوم مجلد سے غیر مجلد سے

(۲) حمائل شریف مترجم مطبوعہ تاج کمپنی لاہور

عکسی ہفت رنگ بدہ زیب طلائی نقش و نگار صحیح ترین اس کی زیارت سے اسلامی آنکھوں میں نور اور دلوں میں سرور پیدا ہو رہا ہے یہ صحیح ترین اور قابل دید حمائل معنوی محاسن اور ظاہری خوبیوں کی حامل ہی جس کی نظیر گذشتہ تیرہ صدیوں کے چشم فلک نے نہیں دیکھی۔

ہدیہ کپڑے کی جلد بمہ ۱۵ ہدیہ عہ ۱۴ مبلغ ہدیہ چرمی جلد مجلد ارکناے سنہری مبلغ ہدیہ

(۳) عکسی قرآن شریف مطبوعہ انجمن حمایت اسلام لاہور

عہ زنکو فوٹو پریس کے ذریعہ اسکو طبع کرایا گیا ہی خط نہایت پاکیزہ یہ قرآن شریف اگرچہ غیر مترجم ہی مگر اپنی نظیر صرف آپ ہی ہے یہ کاغذ بہتر اور اعلیٰ۔ تقطیع نہایت موزوں حاشیہ پر خوبصورت بیل جلد نہایت خوبصورت ہدیہ قسم خاص صہ قسم اول صہ قسم دوم (سے)

ملنے کا پتہ:۔ مینیجر کتب خانہ فخریہ شاہی کمپنی امروہیہ دروازہ مراد آباد

(۴) پانچ ترجموں والا بینظیر قرآن شریف

جس کو سلطان العلوم والی دکن حضور نظام حیدرآباد نے اپنی تلاوت کیلیے منتخب فرمایا ہے۔ سائز کلاں، خط و طباعت اور کاغذ نہایت اعلیٰ، جلد مضبوط اور خوبصورت ہدیہ مجلد چرمی نسخہ [illegible] رعایتی [illegible]

(۵) معجز نما قرآن شریف

مولوی نور محمد والا۔ دو ترجمہ والا کلاں سائز۔ خط نہایت جلی اور نہایت صحیح۔ کاغذ خوبصورت اور مضبوط۔ حاشیہ پر نہایت سلیس اور عام فہم تفسیر۔ واقعی معجز نما ہے۔ ہدیہ مجلد چرم [illegible]

(۶) معجز نما متوسط دو ترجمے والا۔

مولوی نور محمد صاحب والا قرآن شریف نمبر ۵ کے جملہ اوصاف موجود ہیں صرف سائز میں کمی ہے اور اوس کے بموجب خط میں بھی فرق ہے مگر نہایت واضح اور خوبصورت خط ہے بے نظیر چیز ہے۔ ہدیہ مجلد [illegible] عمدہ کاغذ [illegible] رعایتی [illegible]

(۷) نورانی قرآن شریف مترجم۔

مطبوعہ جید برقی پریس دہلی۔ یہ قرآن شریف بھی نہایت صحیح صاف اور خوبصورت ہے کاغذ عمدہ ہدیہ مجلد پارچہ [illegible]

(۸) قرآن شریف چوبی قلم کلاں سائز

(۲۰×۳۰) ۴ ورقی مترجم مطبوعہ لاہور نہایت خوبصورت اور دیدہ زیب ہدیہ [illegible]

(۹) قرآن شریف چوبی قلم کلاں سائز

مطبوعہ لاہور ۲۲×۲۹ ۴ ورقی مترجم خوابصورت اور صاف ہدیہ [illegible]

(۱۰) قرآن شریف متوسط

خط واضح سائز ۲۲×۲۹ ۸ ورقی مطبوعہ لاہور مترجم خوبصورت بہت صاف [illegible]

ترجمہ حضرت شاہ عبدالقادر صاحب ہدیہ مجلد پارچہ [illegible]

(۱۱) قرآن شریف کلاں مصری

(۲۰×۳۰) ۴ ورقی تعلیق کے قلم سے لکھا گیا ہے بہت واضح خط ہے کم زور بینائی والوں کے لئے نہایت مفید ہے۔ مطبوعہ لاہور ہدیہ فی جلد دو روپیہ بارہ آنے (۲عہ)

(۱۲) قرآن شریف کلاں مصری

جملہ اوصاف کے ہیں صرف سائز کا فرق ہے ۲۲×۲۹) ۴ ورقی ہدیہ [illegible]

(۱۳) قرآن شریف چوبی قلم مصری

مطبوعہ لاہور سائز نہایت موزوں یعنی فلسکیپ ہدیہ [illegible]

(۱۴ الف) نقل نظامی

کانپور۔ اپنی صحت اور حسن تحریر خوبی خط موزونیت سائز کے لحاظ سے مشہور قرآن شریف ہے، ہر پارہ علیحدہ ہر صفحہ آیت پر ختم۔ ہر سورت نمایاں طرز سے شروع۔ کاغذ سفید عمدہ۔ ہدیہ مجلد پارچہ مبلغ [illegible] رعایتی ([illegible])

(۱۴ ب) نقل نظامی مترجم

اپنی تمام خوبیوں بینظیر قرآن شریف ہے ہدیہ مجلد پارچہ ([illegible])

(۱۵) قرآن شریف بطرز یسرنا مصری

مطبوعہ کانپور۔ کاغذ نہایت اعلیٰ قاعدہ بغدادی پڑھا ہوا بچہ بھی اس طرز کے قرآن شریف کو آسانی سے پڑھ سکتا ہے۔ یہ ہدیہ مجلد پارچہ کاغذ عمدہ [illegible] کاغذ معمولی [illegible]

(۱۶) قرآن شریف مصری نورانی

مطبوعہ جید پریس دہلی نہایت صحیح قرآن شریف ہے۔ صحت وحسن خط میں مشہور سائز ۲۰×۲۶) ۸ ورقی ہدیہ مجلد پارچہ ایک روپیہ (عہ)

(۱۷) خوشنما قرآن شریف مترجم یہ قرآن شریف اپنی تمام خوبیوں میں معجز نما متوسط لمبا جیسے کاغذ چکنا سفید مجلد چرمی ہدیہ رعایتی للعہ

(۱۸) قرآن شریف مثل نظامی مطبوعہ کانپور لعینہ نقل نظامی عہ الف جیسا ہے ہدیہ بھی اس سے کم ہے۔ یعنی بلکہ چرم للعہ رعایتی ستے)

عجیب و غریب حمائلیں

(۱۹) حمائل شریف معجز نما مترجم مشہور حمائل شریف ہے۔ مولوی انور محمد صاحب کی چھاپی ہوئی جو حسن طباعت میں بے نظیر ہے مترجم ہے۔ ہدیہ قسم اول مجلد چرم للعہ قسم دوم مجلد پارچہ (عہ) دو روپیہ چار آنے

(۲۰) حمائل شریف عکسی کلاں مطبوعہ لاہور نہایت ہی عجیب حمائل شریف ہے۔ سائز بھی نہایت خوبصورت یعنی (۱۸×۲۲) ۸ ورق۔ فوٹو لیتھو سے طبع کرائی گئی ہے اس کی قلم سے تعریف مشکل ہے۔ کاغذ نہایت عمدہ، طباعت نہایت عمدہ اور خوبصورت جلد نہایت نفیس ہدیہ مجلد عہ

(۲۱) حمائل شریف عکسی خورد اپنی تمام ادھائیوں میں ۳۲ جیسی ہے البتہ سائز کارڈ کی برابر ہے۔ نہایت خوبصورت صحیح جلد نہایت خوبصورت ہدیہ مجلد ۱۲ر

(۲۲) حمائل شریف لاکٹ والی مع آئی گلاس یعنی قرآن شریف تعویذ کی برابر جس کو ڈبیہ میں رکھا جاتا ہے اور تعویذ کی طرح بازو پر باندھا جاتا ہے۔ اس کے ڈھکنا ایک آئینہ بھی ہوتا ہے جس کے ذریعہ سے یہ حمائل شریف پڑھی جا سکتی ہے ہدیہ (عہ)

تاج کمپنی لمیٹڈ لاہور کی

نہایت شاندار عکسی رنگین و مطلا اسلامی مطبوعات

جو اعلیٰ خوشنویسی عمدہ رنگین عکسی چھپائی نفیس کاغذ اور مطلا جلد بندی کا خاص الخاص دیدہ زیب نمونہ ہیں۔ ان کی ظاہری و باطنی خوبیاں دیکھنے ہی سے تعلق رکھتی ہیں

یازدہ سورہ شریف مع درود تاج، درود لکھی، وعہد نامہ مترجم مجلد قسم اول عہ قسم دوم ۱۲ر

یازدہ سورہ شریف مع دعائے گنج العرش مترجم مجلد قسم اول عہ قسم دوم ۱۲ر

یازدہ سورہ شریف مع دعائے گنج العرش و درود تاج۔ درود لکھی وعہد نامہ مترجم قسم اعلیٰ مجلد عہ

یازدہ سورہ شریف مترجم جیبی سائز قسم اول مجلد عہ قسم دوم ۱۰ر

دوازدہ سورہ شریف مع دعائے گنج العرش بلا ترجمہ مجلد قسم اول عہ

دلائل الخیرات مجلد قسم خاص عہ قسم دوم عہ

نماز مترجم قسم اول ۵ر دوم ۲ر

سورۂ یٰسین مترجم قسم اول ۵ر دوم ۲ر

دعائے گنج العرش مترجم ۵ر " ۲ر

سورہ کہف مترجم قسم اول ۵ر قسم دوم ۲ر مجلد ۶ر

درود تاج درود لکھی وعہد نامہ قسم اول ۵ر قسم دوم ۲ر

درود مستغاث قسم خاص ۴ر

مسدس حالی قسم خاص ۶ر قسم اول ۲ر قسم دوم ۱؎

شکوہ، جواب شکوہ و ترانہ اقبال قسم خاص ۱ر
قسم دوم ۱۲ر قسم سوم ۲ر

تصانیف سید الطائفہ حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی

مصفی و مسوی شرح موطا امام مالک ۱۲؎

الخیر الکثیر عجیب و غریب حقائق کائنات عالم کے اسرار و طریقت و شریعت یا اہل باطن اور اہل ظاہر کے فرق پر الہامی مباحث سے کتاب کو مزین فرمایا گیا ہے ۱۲؎

عقد الجید بیان سبب اختلاف صحابہ و ائمہ ۸ر

الفوز الکبیر فارسی اصول تفسیر میں قیمت ۸ر

القول الجمیل ترجمہ اردو شفاء العلیل جس میں حضرت شاہ صاحب نے اپنی خاندان طریقت کی اعمال اور وظائف نیز تعویذات مجرب تحریر فرمائے ہیں اور علماء کو ان کے فرائض بتلائے ہیں قیمت ۸ر

تصانیف حضرت استاذ الہند مولانا شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی

تفسیر عزیزی اردو سورہ بقرہ ... ۱۲؎
" پارہ عم اردو " ۱۲؎
" پارہ تبارک الذی " ۱۲؎

عجالہ نافعہ در اصول حدیث بزبان فارسی ۲ر

مجموعہ فتاوی شاہ صاحب فارسی ۱۲؎

مجموعہ فتاوی کامل اردو قیمت ۱۲

تصانیف حضرت مولانا شاہ محمد اسمعیل صاحب شہید دہلوی

تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان اردو ۱۲؎

صراط مستقیم۔ فارسی ۱ر

منصب امامت مع ترجمہ اردو درجات امامت قیمت ۱۲ر

تصانیف حضرت سیدنا شیخ العجم والعرب حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر

ارشاد مرشد۔ لاجواب کتاب ہے قیمت ۱ر

تصفیۃ القلوب ترجمہ اردو ضیاء القلوب ۵ر

تحفۃ العشاق ۲ر جہاد اکبر ۲ر

رسالہ درد نامہ غمناک ۱ر

ضیاء القلوب ۵ر غذائے روح ۵ر

کلیات امدادیہ جس میں آپ کے کل رسائل یکجا جمع کر دیئے گئے ہیں۔ قیمت ... ۱۲ر

گلزار معرفت اردو منظوم .. ۲ر

شمائم امدادیہ۔ سوانح عمری حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر۔ .. ۱۲؎

تصانیف حضرت حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم صاحب

الدلیل المحکم در مخالفت قرأت فاتحہ خلف الامام قیمت ۱۲ر

اسرار قرآنی اس میں چند مکاتیب و بعض آیات قرآنی کی تفسیر لکھی گئی ہے۔ .. ۱۰ر

انتصار الاسلام - اس میں پنڈت دیانند سرسوتی کے دس اعتراضات کے جواب دیئے ہیں ۱۶ر

قبلہ نما - حصہ دوم انتصار الاسلام قیمت ۸ر

تقریر دلپذیر اس میں دلائل حقانیت دین اسلام عقلی طور پر بیان کئے ہیں عموماً تمام مذاہب باطلہ کا رد ہے۔ قیمت .. .. عہ

تحذیر الناس عن اثر ابن عباسؓ تطبیق فیما بین اثر ابن عباس رضی اللہ عنہ، وارشاد" ولکن رسول اللہ خاتم النبیین"، وتحقیق غریب معنی خاتم النبیین ہے۔ اس کے ضمن میں اور بھی مضامین علمیہ آگئے ہیں۔ قیمت ۳ر

تصفیۃ العقائد جس میں وہ دلچسپ مراسلت ہے جو حضرت مولانا رح اور سرسید احمد خاں صاحب بانی علیگڈھ کالج کے درمیان عقائد ملت اسلام اور اصول شریعت حنفیہ کی تحقیق و تنقیح کے متعلق چند روز تک ہی تھی

توثیق الکلام در ثبت قرأت فاتحہ خلف الامام قیمت ۱۰ر

الحق الصریح فی بیان تراویح بیس تراویح ہونے کا بیان ہے۔ قیمت ۱۰ر

جمال قاسمی اس میں آپ کے عمدہ مکتوبات متعلق سماع موتیٰ وحیات النبی وغیرہ درج ہیں۔ قیمت ۱ر

جواب ترکی بترکی اسمیں آریہ سماج کے اعتراضات کا جواب ہے۔ قیمت ۴ر

حجۃ الاسلام آپکے علم لدنی کا اثبات و توحید و رسالت کے بیمثل مضامین مع دیباچہ قیمت ۸ر

رسالہ تحفہ لحمیہ اس میں مختصر طور سی گوشت خوری کا جواز بلکہ استحسان بدلائل عقلیہ ثابت کیا ہے۔ قیمت ۱ر

فیوض قاسمی قیمت ۳ر

لطائف قاسمی قیمت ۲ر

قصائد قاسمیہ قیمت ۳ر

تصانیف حضرت امام ربانی مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رح

اوثق العریٰ دیہات میں جمعہ جائز ہونیکا ثبوت احادیث صحیحہ سے ۱۰ر

براہین قاطعہ بجواب انوار ساطعہ تمام ناجائز رسوم اور بدعات خصوصاً میلاد و فاتحہ کی تردید اور جملہ اعتراضات کا جواب بار دوم قیمت عہ

الرائی النجیح اساد میں شیعہ جمیں زائد روایت ہونا اور صلوٰۃ تراویح کا بیس رکعت علیحدہ علیحدہ ہونا بیان فرمایا ہے قیمت ۱ ار

سبیل الرشاد تقلید کا ذکر صحابہ کے اختلافات کا حال قیمت ۳ ار

فتاوی میلاد شریف میلاد کے متعلق بزرگوں کے فتوے ہیں قیمت ۱ ار

فتاوی رشیدیہ حصہ اول ۱۲ ار

" " " حصہ دوم ۱۲

" " " حصہ سوم ۱۲ ار

قطوف دانیہ ذکر اہست جماعت ثانیہ فارسی ۲ ار

مکاتیب رشیدیہ آپ کے مکتوبات جن میں بیش بہا نکات اور فوائد اور سوالات و شبہات کے جوابات درج ہیں قیمت ۶ ار

ہدایۃ المعتدی فی قراۃ المقتدی ۳ ار

تذکرۃ الرشید مولانا کی مفصل سوانح عمری حصہ اول زیر طبع حصہ دوم ایک روپیہ آٹھ آنے (عہ)

فتوی احتیاط الظہر قیمت ــ ار

تصانیف حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن صاحب رح

الیضاح الادلہ قسم اول ۱ قسم دوم ۶

ابواب التراجم تراجم بخاری شریف کے ۱۶ ابواب کی عجیب و غریب تحقیق اور ابواب بخاری کے متعلق بہت سے فوائد جس کو آپ نے مالٹا میں بزمانہ اسیری تحریر فرمایا قیمت ۱۲ ار

ادلۂ کاملہ قیمت ۲ ار

مکتوبات شیخ الہند رح ار

مختصر سوانح عمری شیخ الہند ار

حیات شیخ الہند

یعنی

سفر نامہ اسیر مالٹا

حضرت کی قید مالٹا و سفر و سفر حجاز کے مفصل حالات جس کو مولانا حسین احمد صاحب مہاجر مدنی صدر المدرسین دارالعلوم دیوبند نے اپنی دوسری قید کراچی میں لکھا ہے قیمت ۱۰ ار

تصانیف حضرت سید المحدثین مولانا انور شاہ صاحب کشمیری

اکفار الملحدین فی ضروریات الدین

مسئلۂ تکفیر پر محققانہ محاکمہ، علماء سلف کی نقول اور ان پر تبصرہ ہے جن کا حاصل یہ ہے کہ جس طرح مجتہد فیہ مسائل میں تکفیر سخت مذموم ہے اسی طرح ضروریات دین اور اصول شرع کے انکار کے باوجود تکفیر نہ کرنا اس سے زیادہ مذموم ہے قیمت ۱۲ ار

نیل الفرقدین فی مسئلۃ رفع الیدین

مسائل مختلف فیہا میں رفع یدین کو ایک خاص اہمیت حاصل ہے اور اسی لئے ہر زمانہ کے مصنفین اس مسئلہ پر اپنی اپنی آراء کا اظہار کرتے چلے آئے ہیں۔ حضرت شاہ صاحبؒ نے یہ رسالہ تحریر فرمایا ہے اور یہ وثوق کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ اس موضوع پر اس سے قبل ایسا رسالہ تصنیف نہیں ہوا۔ محققانہ اور محدثانہ رنگ میں قابل دید علمی تصنیف ہے (عربی) قیمت ۱۲ر

اللمعۃ فی صلوٰۃ الجمعۃ

(عربی) یہ بھی حضرت شاہ صاحبؒ کی نادرہ ترین تصنیف ہے جس میں حضرت موصوف نے جمعہ فی القریٰ کے متعلق نہایت اہم علمی تحقیقات درج فرمائی ہیں۔ قیمت ۸ر

عقیدۃ الاسلام فی حیوٰۃ عیسیٰ علیہ السلام

ردِ قادیانیت میں

حضرت شاہ صاحبؒ کی مشہور و معروف تصنیف ہے جس میں علاوہ دیگر تحقیقاتِ علمیہ کے حیاتِ عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو نہایت مدلل طور سے ثابت کیا گیا ہے (عربی) عہ

فصل الخطاب فی مسئلۃ ام الکتاب

اس رسالہ میں قرأت خلف الامام پر روایۃً و درایۃً ہر پہلو سے شافی بحث کی گئی ہے (عربی) قیمت ۱۲ر

کشف الستر عن صلوٰۃ الوتر

وتر کا مسئلہ گو عوام میں چنداں مشہور نہ ہو۔ لیکن حدیثی اعتبار سے نہایت قابل توجہ تھا۔ حضرت علامہ موصوف نے اس مسئلہ کے متعلق مورد نزاع اور منشاء اختلاف کو متعین فرما کر اس باب کی جملہ احادیث کی اس طور پر شرح کی ہے کہ جس کو مطالعہ کے بعد کسی حدیث میں تعارض باقی نہیں رہتا اور ہر ہر حدیث اپنے موقع پر درست نظر آتی ہے۔ اس کے ساتھ ہی مذہب حنفی کی مکمل تائید ہوتی ہے (عربی) قیمت چھ آنے ۶ر

ضرب الخاتم علیٰ حدوث العالم

مسئلہ حدوث عالم و اثبات واجب میں ایک محققانہ بلند پایہ عربی نظم ہے قیمت ۲ر

العرف الشذی علیٰ جامع الترمذی

حضرت شاہ صاحب قبلہ کے درس ترمذی شریف کی تقریر مرتبہ حضرت مولانا محمد چراغ صاحب پنجابی للعہ

صدع النقاب عن جساسۃ الپنجاب

حضرت شاہ صاحب کی عربی نظم ہے جس میں فتنہ قادیان کے متعلق پرزور اور موثر انداز میں مسلمانوں کو متوجہ کیا ہے مع اردو ترجمہ قیمت ۲ر

تحیۃ الاسلام عقیدۃ الاسلام پر حضرت موصوف نے مزید فوائد بطور حاشیہ تحریر فرمائے ہیں (عربی) ۱۲/ر

التصریح بما تواتر فی نزول المسیح ۴/ر
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تشریف آوری کے متعلق قرآن پاک کی آیات اور احادیث کا لطیف و عجیب مجموعہ (عربی) قیمت ۴/ر

بسط الیدین لنیل الفرقدین
نیل الفرقدین پر فوائد نفیسہ کا اضافہ بطور تحشیہ (عربی) قیمت چھ آنہ ۶/ر

مرقاۃ الطارم لحدوث العالم
حدوث عالم کے دلائل اور مخالفین کی اعتراضات بلند پایہ فیصلہ کن جوابات کا قیمتی مجموعہ جو رسالہ حزب الخاتم کے لئے شرح کی حیثیت رکھتا ہے (عربی) ۶/ر

تصانیف حضرت علامہ مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی

الاسلام اس میں ثابت کیا ہے کہ اگر دنیا میں کوئی مذہب عقل سلیم اور فطرت صحیحہ کے موافق ہے تو تنہا ایک مذہب اسلام ہے قیمت ۶/ر

تحقیق الخطبہ جس میں محققانہ طور پر دکھلایا گیا ہے کہ سوائے عربی زبان کی اور کسی زبان میں خطبہ جمعہ نہ ہونا چاہئے مع خطبہ جمعہ و عیدین و نکاح قیمت ۲/ر

سجود الشمس ار **الروح فی القرآن** ۲/ر

خوارق عادات قیمت ۴/ر

العقل والنقل اس میں ثابت کیا گیا ہے کہ شریعت حقہ کے احکام ہرگز بھی عقل سلیم کے اقتضاء سے تجاوز نہیں کر سکتے ۱/ر

ہدیہ سنیہ مذاہب اربعہ میں دائرہ ہے یا مذاہب واحد میں منحصر ہے۔ قیمت ۲/ر

اعجاز القرآن قابل دید کتاب ہے ۸/ر

تصانیف حضرت حکیم الامۃ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی

اغلاط العوام	قیمت	۱/ر
اصلاح الرسوم	"	۵/ر
اعمال قرآنی کامل ہر سہ حصہ		۱۲/ر
اوراد رحمانی (مجیدی)		۰۲/ر
اصلاح ترجمۂ مرزا حیرت		۱/ر
اصلاح ترجمہ ڈپٹی نذیر احمد		۵/ر
اکسیر در بیان تقدیر و تدبیر		۱۰/ر
اصلاح الخیال		۳/ر
اشرف المواعظ اول مجیدی		۰۳/ر
" دوم "	"	۰۳/ر
" سوم "	"	۰۳/ر
" چہارم		۰۳/ر

ارشاد الہام قیمت ۱؍
امداد الفتاویٰ کامل مع تتمہ (مجتبائی) ۶ عـہ
اخبار الزلزلہ قیمت ۔؍
القول الصواب " ۱؍
القول البدیع بیان جمعہ ۲؍
الخطب الماثورہ خرد ۲؍
الاقتصاد ۳؍ الخطاب الملیح ۲؍
التکشف عن المہمات التصوف ۵
آداب المعاشرت ۲؍
الانتباہات المفید ۹؍
بہشتی زیور اول تا دہم فی حصہ ۴؍
بہشتی زیور مدلل ومکمل قسم اول ۵
" " کاغذ رف ۸
بہشتی گوہر (مجیدی) ۱۰؍
تعلیم الدین (مجیدی) ۸؍
تفسیر بیان القرآن اول ۱۴؍
" دوم ۱۴؍
" سوم ۱۲؍
" چہارم ۱۲؍
" پنجم ۸؍
" ششم ۱۰؍
" ہفتم ۸؍
" ہشتم ۸؍
" نہم ۱۰؍
" دہم ۸؍

تفسیر بیان القرآن یازدہم ۱۲؍
" دوازدہم ۱۲؍
تتمہ امداد الفتاویٰ (کانپور) ۸؍
تحذیر الاخوان ۳؍
تجوید القرآن (مجیدی) ۱؍
تحقیق التعلیم (انگریزی) ۔؍
تنبیہات وصیت قیمت ۳؍
جزاء الاعمال " ۲؍
حق السماع ۱؍ حقوق العلم ۵؍
رونمائے مثنوی ۱؍ سبق الغایات ۸؍
شوق وطن ۳؍ صفائی معاملات ۲؍
طریقہ مولود شریف ۱؍ علاج القحط والوباء ۱؍
فتاویٰ اشرفیہ اول ۳؍ دوم ۵؍ سوم ۱؍
" " کامل ۹؍
قصد السبیل ۱؍ کرامات امدادیہ مجیدی ۶؍
کمالات امدادیہ قیمت ۷؍
کلید مثنوی دفتر اول کا حصہ اول ۶
" " " حصہ دوم ۶
کلید مثنوی دفتر دوم کامل ۷؍
" " ششم کامل ۵؍
مناجات مقبول مجیدی ۸؍
مواعظ اشرفیہ قیمت ۱؍
مکتوبات امدادیہ " ۲؍
مجموعہ رسائل مفیدہ " ۱؍
نشر الطیب رنگین ٹائیٹل " ۴؍

تصانیف مورخ الاسلام حضرت مولانا اکبر شاہ خان صاحب

آئینۂ حقیقت نما تاریخ سلاطین ہند قیمت ۴؎ ۸ر

مقدمہ تاریخ ہند قدیم ؍؍ ۸ر

فصل الخطاب اسلامی امارت اور اوس کی شانِ حکومت الٰہی کا نقشہ ۱۲ر

حجۃ الاسلام اسلام اور عقائد اسلام کے متعلق فلسفی دلائل قیمت عہ

مسلمانان اندلس ؍؍ ۳ر

نواب امیر خاں ؍؍ ۵ر

احقاقِ حق ؍؍ ۵ر

حج بیت اللہ ؍؍ ۳ر

باطل شکن ؍؍ ۴ر

لا الٰہ الا اللہ ؍؍ ۵ر

جنگِ انگورہ ؍؍ ۴ر

سفوف سرخ

سوزاک جریان پتھری وغیرہ کے لئے بینظیر ہے خوراک ۶ ماشہ تا ایک تولہ قیمت ار فی تولہ

سفوف سفید

جریان سیلان الرحم کیلئے تریاق ہے خوراک ایک تولہ ہمراہ شیر بز قیمت ار فی تولہ

سفوف راحت

علاوہ معدہ تمام اعضاء خصوصاً درد سر و پیر کے لئے اکسیر ہے بخار اتارتی اور پسینہ لانیکی واحد دوا ہے قیمت ار فی ماشہ خوراک ۱ ماشہ

ملتِ بیضا مفت

حضرت علامہ مولانا سید امین الحسینی مدنی نے زیارت ہندوستان کے بعد ملت اسلامیہ پر ایک بصیرت افروز تبصرہ فرمایا تھا۔ ملتِ بیضاء اسی عجیب و غریب تبصرہ کا فصیح و بلیغ ترجمہ ہے، جو حامیان ملت، علماء کرام اور طلبہ کے لئے بہترین شاہکار ہے مندرجہ ذیل کتابوں میں سے کم از کم ۸ر کی کتابوں کو خریدار کی خدمت میں یہ رسالہ مفت پیش کیا جائیگا

النور الفائض قیمت ۲ر بر صـ فہرست ہذا

القول الجامع قیمت ۴ر بر صـ

تبلیغ الحق ۲ر بر صـ اسلامی تعلیمات کا تبلیغی مرقع ۳ر صـ اربعین ۶ر صـ

انگ سُدھار (رجسٹرڈ)

یہ چورن جگر کے فعل کو صحیح کرتا ہے جگر کی حرارت کو دفع کرتا ہے ہاضمہ کی خرابی کو دور کرکے قبض میں موثر ہے دستونکی حالت میں بھی فائدہ مند ہے مختصر یہ کہ پیٹ کی بیماریوں کیلئے خاص چیز ہے قیمت فی تولہ ۲۰ تولہ کی رعایتی قیمت عہ علاوہ محصولڈاک وغیرہ ترکیب استعمال بچوں کو ۳ ماشہ تک دودھ یا عرق بادیان کے ساتھ استعمال کرائیں خواہ بیک وقت یا متفرق طور سے پوری خوراک یعنی بڑی آدمی کی خوراک ایک تولہ تک ہے معمولی حالت میں ۶ ماشہ یا ۹ ماشہ کافی ہوتا ہے اس کو کھاکر دو گھونٹ تازہ پانی یا عرق بادیان یا اگر خرابی ہضم کی زیادہ شکایت ہے تو عرق پودینہ وغیرہ

ملنے کا پتہ: مینیجر انصاری دواخانہ، فیلخانہ مراد آباد، یو پی

رجسٹرڈ

ٹریڈ اسٹنڈرڈ مارک

یو، پی گورنمنٹ سے منظور شدہ

(۱) **بلو بلیک پرمانٹ**:- یہ پکی روشنائی ہے جو ہر قسم کی تحریر کے لئے کام آسکتی ہے اس کی رنگت نیلی ہے سو کھکر کالی ہو جاتی ہے پانی وغیرہ کے پڑنے سے تحریر خراب نہیں ہوتی۔

(۲) **سرخ روشنائی**:- یہ نہایت عمدہ چمکدار سرخ روشنائی ہے جو حسابات جانچ پڑتال کے کام آتی ہے۔

(۳) **ربڑ اسٹامپ انک**:- یہ عام طور پر کاغذ پر خشک ہو جاتی ہے اور پیڈ پر خشک نہیں ہوتی۔ یہ کالا، پیلا۔ ہرا اور اودے رنگوں میں تیار ہوتی ہے۔

(۴) **مارکنگ انک**:- رجسٹروں پر لکھنے کی روشنائی لکھے ہوئے کپڑے کو اگر دھویا جائے تو اس کی رنگت میں فرق نہیں آسکتا۔

(۵) **روشنائی کی گولیاں**:- پانی میں گھولنے پر عمدہ چمکدار روشنائی ہو جاتی ہے۔ سرخ، نیلی:-

(۶) **روشنائی سفوف**:- جو صرف پانی میں ڈالتے ہی روشنائی تیار ہو جاتی ہے گرم پانی، یا چھاننے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ روشنائی نہایت عمدہ اور چمکدار، سرخ، نیلی، ہری، اودی۔ ملنے کا پتہ:- کتب خانہ فخریہ شاہی کمپنی، مراد آباد، یو، پی

مترجم اور غیر مترجم ہر قسم کے قرآن شریف، حمائل شریف، پنجسورے، پارے، تعویذات عکسی اور رنگین۔ تاج کمپنی، پیکو آرٹ، اور انجمن حمایت الاسلام لاہور، کی عکسی مطبوعات۔ اور ہر علم وفن کی اردو، فارسی، عربی، کتابیں ہر قسم کا کاغذ اور تختی، قلم، دوات وغیرہ سامان تاجرانہ اور خوردہ۔ بکفایت اور ارزاں ملنے کا پتہ:-

کتب خانہ فخریہ، شاہی کمپنی۔ امروہیہ گیٹ مراد آباد۔

بہترین طباعت کیلئے یاد رکھئے۔ شاہی برقی پریس نئی سڑک مراد آباد

علمی، ادبی، اقتصادی، سیاسی اور اصلاحی ماہنامہ

قائد

مراد آباد یوپی

اہم مقاصد

(الف) سید الکونین رحمۃ للعلمین صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام اور بالخصوص اصحاب صفہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مبارک اور مستند حالات پیش کرکے مسلمانوں کی مذہبی سیاسی اور اقتصادی یعنی مالی اور تجارتی اصلاح (ب) تاریخ عالم اور اقوام دنیا کے عروج وزوال کے فلسفہ اور وجوہات پر بحث کرکے مسلمانوں میں جذبات ترقی وعروج پیدا کرنا (ج) عربی طلبہ میں عربی زبان کا مذاق پیدا کرنا (د) ہندوستان و حجاز میں صحافتی رابطہ قائم کرنا۔

سرپرست

(۱) سیدنا شیخ الہند حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند

(۲) حضرت علامۃ الحاج مولانا محمد اعزاز علی صاحب شیخ الفقہ دارالعلوم دیوبند

اراکین تحریر۔ حضرت علامہ مولینا سید فخرالدین احمد صاحب شیخ الحدیث جامعہ قاسمیہ حضرت علامۃ الحاج مولانا عبدالحق صاحب مدنی مدیر جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مرادآباد حضرت علامہ ابوالقاسم مولینا حفظ الرحمٰن صاحب سیوہاروی۔ مولانا الحاج محمد اسمٰعیل صاحب ایم۔ ایل۔ اے۔ قائد التحریر مولانا محمد میاں صاحب استاذ الادب جامعہ قاسمیہ ناظم جمعیۃ علماء مرادآباد۔ مولینا محمد فاضل صاحب محمودی۔ مولانا سعید احمد صاحب پروفیسر اکبرآبادی۔ مولینا محمد ادریس صاحب میرٹھی۔